



آسان نیکیاں

2 ہر نیکی اہم ہے

4 عذاب سے چھٹکارے کے اسباب

14 اچھی اچھی نیتیں کرنے کا طریقہ

69 گلوکار کی توبہ

131 عبادت کے مدنی پھول

151 قرض لوٹانے کی دلچسپ حکایت

161 صبر کر کے ثواب کمانے کے بعض مواقع



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرود شریف کام آگیا

قیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو سُرورِ کائنات، شاہِ موجودات، مَحْبُوبِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ وہ غرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرودِ پاک ہے جو تُو نے مجھ

پر پڑھا تھا۔ (موسوعۃ ابن ابی دنیا فی حسن الظن باللہ ج ۱ ص ۹۱ حدیث ۷۹)

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرود اس نے کبھی

یہ اُس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

(سامان بخشش، ص ۱۲۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

صرف ایک نیکی چاہئے

حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: قیامت کے دن

ایک شخص اپنے باپ کے پاس آ کر کہے گا: اَبو جان! کیا میں آپ کا فرماں بردار نہ

تھا؟ کیا میں آپ سے مَحَبَّت بھرا سلوک نہ کرتا تھا؟ کیا میں آپ کے ساتھ بھلائی نہ کرتا تھا؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہوں! مجھے اپنی نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی عطا کر دیجئے یا میرے ایک گناہ کا بوجھ اٹھا لیجئے۔ باپ کہے گا: ”میرے بیٹے! تو نے مجھ سے جو چیز مانگی وہ آسان تو ہے لیکن میں بھی اُسی چیز سے ڈرتا ہوں جس سے تم ڈر رہے ہو۔“ اس کے بعد باپ بیٹے کو اپنے احسانات یاد دلا کر یہی مطالبہ کرے گا تو بیٹا جواب دے گا: آپ نے بہت تھوڑی چیز کا سوال کیا ہے لیکن مجھے بھی اسی بات کا خوف ہے جس کا آپ کو ڈر ہے۔

(تفسیر قرطبی، ج ۷، الجزء ۱۴، ص ۷۲۷)

قیامت کی گرمی میں سایہ عطا ہو کرم سے ترے عرش کا یا الہی
خُدا یا مجھے بے حساب بخش دینا مرے غوث کا واسطہ یا الہی
جوار اپنی جنت میں مجھ کو عطا کر

ترے پیارے محبوب کا یا الہی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
ہر نیکی اہم ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قیامت کے دن جب نفسا نفسا
اور سخت پریشانی کا عالم ہوگا تو دنیا میں بیٹے کی ہر فرمائش پوری کرنے کا جذبہ رکھنے والا
باپ بھی اُسے اپنی ایک نیکی دینے یا اس کے ایک گناہ کا بوجھ اٹھانے سے صاف انکار

کردے گا، اسی طرح دنیا میں باپ کے ہر حُکم کی تعمیل کے لئے کوشاں رہنے والا بیٹا اُسے اپنی ایک نیکی دینے یا باپ کا ایک گناہ اپنے ذمے لینے سے مُنع کر دے گا۔ اُس وقت ہمیں نیکیوں کی صحیح قدر و قیمت اور گناہ سے بچنے کی اہمیت معلوم ہوگی۔ بہر حال کوئی نیکی چھوٹی سمجھ کر چھوڑنی نہیں چاہئے اور کسی گناہ کو معمولی سمجھ کر کرنا نہیں چاہئے تاکہ میدانِ محشر میں پچھتاوے سے بچا جاسکے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بروزِ قیامت نیکی خوشخبریاں سنائے گی

قیامت کے دن نیکیاں کرنے والے شاداں و فرحاں جبکہ برائیوں کے عادی حیران و پریشان ہوں گے، رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت نیکی اور بدی کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ نیکی اپنے کرنے والوں کو بشارتیں دے گی اور اُن سے بھلائی کا وعدہ کرے گی جبکہ بُرائی کہے گی: مجھ سے دُور ہو جاؤ، مگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے بلکہ برائی کے ساتھ چمٹیں گے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ج ۷، ص ۱۲۳، الحدیث: ۱۹۵۰۴ ملخصاً)

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مرا خُشر میں ہوگا کیا یا الہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی کُرم ہو کُرم یا خدا یا الہی

(وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیر دھاڑتے وقت کیا کہتا ہے؟

حضرت سپدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رُءُوفٌ رَّحِيمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمہیں معلوم ہے شیر دھاڑتے وقت کیا کہتا ہے؟“ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔“ ارشاد فرمایا: شیر کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے کسی نیک شخص پر مُسَلَّط نہ فرما۔

(الفردوس بماثور الخطاب، باب التاء، ج ۷، ص ۲۹۷، الحدیث: ۲۱۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ جانو

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلَقَّى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ یعنی نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو چاہے وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔ (مسلم، کتاب البر، الحدیث: ۲۶۲۶، ص ۱۳۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس وقت کسی نیکی کی توفیق ملے موقع غنیمت جان

کر ثواب کمانا چاہئے، کیا بعید وہی نیکی ہمارے لئے ذریعہ نجات بن جائے۔ چنانچہ

عذاب سے چھٹکارے کے اسباب

ایک طویل حدیث مبارک میں مُتَعَدِّ دایسے لوگوں کا بیان ہے کہ کسی نہ کسی نیکی

کے سبب رحمتِ خداوندی نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا، چنانچہ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضور اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ ﴿﴾ ایک شخص کی روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اطاعت کرنا سامنے آ گیا اور وہ بچ گیا۔ ﴿﴾ ایک شخص پر عذابِ قبر چھا گیا لیکن اُس کے وضو (کی نیکی) نے اُسے بچا لیا۔ ﴿﴾ ایک شخص کوشیاطین نے گھیر لیا لیکن ذکرِ اللہ (کرنے کی نیکی) نے اُسے بچا لیا۔ ﴿﴾ ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نماز نے بچا لیا۔ ﴿﴾ ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے روزے آگئے اور (اس نیکی نے) اُس کو سیراب کر دیا۔ ﴿﴾ ایک شخص کو دیکھا کہ جہاں انبیائے کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا غسلِ جنابت آیا اور (اس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔ ﴿﴾ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے حج و عمرہ آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی

میں پہنچا دیا۔ ﴿ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو صلہ رحمی﴾ (یعنی رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔ ﴿ایک شخص کے جُسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا صدقہ آگیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُسکے سر پر سایہ فگن ہو گیا۔﴾ ﴿ایک شخص کو زبانیہ﴾ (یعنی عذاب کے مخصوص فرشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا اُمْرِبِاْلْمَعْرُوفِ وَنَهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ آیا (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔ ﴿ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان حجاب﴾ (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا حُسنِ اخلاق آیا اس (نیکی) نے اُس کو بچا لیا اور اللہ تعالیٰ سے ملا دیا۔ ﴿ایک شخص کو اُس کا اَعْمَالِنا مہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُس کا خوفِ خدا آگیا اور﴾ (اس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ ﴿ایک شخص کی نیکیوں کا وِزن ہلکا رہا مگر اُس کی سَخاوت آگئی اور نیکیوں کا وِزن بڑھ گیا۔﴾ ﴿ایک شخص جہنم کے کنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا خوفِ خدا آگیا اور وہ بچ گیا۔﴾ ﴿ایک شخص جہنم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خدا میں بہائے ہوئے آنسو آ گئے اور﴾ (ان آنسوؤں

کی برکت سے) وہ بچ گیا۔ ﴿﴾ ایک شخص پُلن صراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسن ظن (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان کہ وہ ضرور رحمت فرمائے گا) آیا اور (اس نیکی نے) اُسے بچالیا اور وہ پُلن صراط سے گزر گیا۔ ﴿﴾ ایک شخص پُلن صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا کہ اُس کا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُس کو کھڑا کر کے پُلن صراط پار کروادیا۔ ﴿﴾ میری اُمت کا ایک شخص جنت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اُس پر بند تھے کہ اس کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دینا آیا اور اُس کے لئے جنتی دروازے کھل گئے اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (شرح الصُّدور ص ۱۸۲)

اس ضَمَن میں اور بھی کثیر احادیث وارد ہیں۔ مثلاً ﴿﴾ ایک عورت کو صرف اس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۴۰۹ حدیث ۳۳۲۱) ﴿﴾ ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان بھی ملتا ہے کہ ایک شخص نے راستے میں سے ایک درخت کو اس لئے ہٹا دیا تاکہ لوگوں کو اس سے ایذا نہ پہنچے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خوش ہو کر اُس کی مغفرت فرمادی۔ (صحیح مسلم ص ۱۴۱۰ حدیث ۱۹۱۴) ﴿﴾ ایک صحیح حدیث میں تقاضے میں مُرَمی (یعنی فُرَض کی وُصُولی میں آسانی) کرنے والے ایک شخص کی نجات ہو جانے کا واقعہ بھی آیا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲ حدیث ۲۰۷۸) سچ تو یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے واقعات جمع کرنے جائیں تو

اتنے ہیں کہ ہم جمع ہی نہ کر سکیں۔

مُودہ باد اے عاصیو! ذاتِ خدا غفار ہے

مُہنّیت اے مجرّمو! شافعِ شرّ ابرار ہے

وہ مالک و مختار ہے

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد

الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اسی طرح کی روایات کو نقل کرنے کے بعد لکھتے

ہیں: بہر حال یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کے معاملات ہیں۔ وہ مالک و مختار ہے۔

جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عدل ہی عدل ہے۔

جہاں وہ کسی نیکی سے خوش ہو کر اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے وہیں کسی ایک گناہ

پر جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کا قہر و غضب جوش پر آ جاتا ہے اور پھر اُس کی

گرفت نہایت ہی سخت ہوتی ہے۔ لہذا عقلمند وہی ہے کہ بظاہر کوئی چھوٹی سی بھی

نیکی ہو اُسے ترک نہ کرے کہ ہو سکتا ہے یہی نیکی نجات کا ذریعہ بن جائے اور بظاہر

گناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہر گز ہر گز نہ کرے۔ (ماخوذ از فیضان سنت ج ۱ ص ۸۹۳)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ

گناہوں سے ہر دم بچا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی دو قسمیں

نیکیاں دو قسم کی ہوتی ہیں: ﴿ایک﴾ وہ جن کا کرنا ہم پر فرض یا واجب ہوتا ہے جیسے نماز، روزہ وغیرہ تو ایسی نیکیاں ہر صورت کرنی ہی ہوں گی کیونکہ ان کی ادائیگی پر ثواب اور عدم ادائیگی پر عتاب و عقاب (یعنی ملامت کرنے کے ساتھ ساتھ سزا بھی) ہے اور ﴿دوسری﴾ وہ نیکیاں جو مُسْتَحَبَّات کے درجے میں ہیں جیسے نوافل وغیرہ یعنی اگر کریں تو ثواب اور نہ کریں تو گناہ نہیں لیکن ثواب سے بہر حال محروم رہیں گے۔

کیا نیکی کمانا مشکل کام ہے؟

ہماری اکثریت اس وَسْوَسے کا شکار ہو کر نیکیوں کی طرف قدم نہیں بڑھاتی کہ ”نیکیاں کمانا بہت مشکل ہے“ مگر حیرت اُس وقت ہوتی ہے کہ جب یہی لوگ دنیاوی مال و دولت کمانے کے لئے مشکل سے مشکل کام پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے بھوک، پیاس، دُھوپ، ذلت، تھکاوٹ، کیا کچھ برداشت نہیں کرتے! حتیٰ کہ اپنی جان بھی خطرے میں ڈال دیتے ہیں، صرف اس وجہ سے کہ ان کا ذہن بنا ہوتا ہے کہ اس پریشانی کے صلے میں انہیں تھوڑی بہت رقم مل جائے گی جس سے وہ اپنی ضروریات و خواہشات پوری کر سکیں گے، لیکن افسوس کہ جب ایسوں کے سامنے آخرت میں ملنے والے انعامات و آسائشات کا تذکرہ کر کے نیک کاموں کی ترغیب دی جائے تو انہیں یہ کام بہت مشکل دکھائی دیتے ہیں اور وہ راہ فرار اختیار کرنے کے لئے حیلے بہانے بنانے لگتے ہیں۔

ہر نیکی مشکل نہیں ہوتی

سچی بات تو یہ ہے کہ ”ہر نیکی مشکل نہیں ہوتی ہمارا نفس انہیں مشکل سمجھتا ہے۔“ البتہ کچھ نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں تھوڑی بہت محنت مُشَقَّت کرنی پڑتی ہے لیکن اگر ہمت کر کے انہیں شروع کر دیا جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ آسانی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً نیند قربان کر کے تہجد پڑھنا بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے لیکن جو اس کا معمول بنا لے اس کے لئے نماز تہجد کی ادائیگی قدرے آسان ہو جاتی ہے۔ بہر حال کوئی نیکی دُشوار بھی ہو تو چھوڑنی نہیں چاہئے اور مُشَقَّت نہیں انعام کو پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ عارضی مُشَقَّت ختم ہو جائے گی جبکہ اس کا انعام اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ آپ کے پاس رہے گا۔

جتنی مُشَقَّت زیادہ اتنا ثواب زیادہ

اپنا مَدَنی ذہن بنا لیجئے کہ نیکی میں جتنی مُشَقَّت زیادہ ہوگی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا جیسا کہ منقول ہے: **أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَرُهَا** یعنی اَفْضَل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زیادہ ہے۔ (کُفْتُ الْخِطَاءِ وَمُزَيْنُ الْإِنْبَاسِ ج ۱ ص ۱۴۱ حدیث ۴۵۹) امام شَرَف الدِّین نووی (ن۔ و۔ وی) علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عبادات میں مُشَقَّت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۳، جز ۸، ص ۱۵۲) حضرت سیدنا ابراہیم بن اَدِہم علیہ رَحْمَةُ اللہ الاکرم کا فرمانِ معظّم ہے: دُنیا میں جو نیک عمل جتنا دُشوار ہوگا قیامت کے روز نیکیوں کے پکڑے میں اتنا ہی زیادہ وُزَن دار ہوگا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۹۵)

آسان نیکیاں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بے شمار نیکیاں ایسی بھی ہیں جن میں محنت بے حد کم مگر ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن توجہ نہ ہونے یا لاعلمی کی وجہ سے ہم ان ثوابات کے حصول کے کئی مواقع ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجہ کر لی جائے تو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** ہمارے نامہ اعمال میں بے شمار نیکیاں جمع ہو سکتی ہیں۔

عمل شروع کر دیجئے

جس پر ایک ایک نیکی جمع کرنے کی دھن سوار ہو جائے، آسان ہو یا مشکل! وہ نیکی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ لہذا نیکیوں کا خزانہ جمع کرنے کے لئے آج اور ابھی سے نیت کر لیجئے کہ میں فرائض و واجبات کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ جب بھی کسی مُسْتَحَب عمل کی فضیلت کے بارے میں پڑھوں یا سنوں گا تو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** موقع ملتے ہی اس پر عمل کرنے اور استقامت پانے کی کوشش کروں گا کیونکہ جس طرح ریل کی پٹری بچھانا ایک کام ہے اور اس پر ٹرین چلانا دوسرا کام! بالکل اسی طرح کسی عمل کی فضیلت جان لینا ایک کام ہے مگر اس فضیلت کو حاصل کرنا دوسرا کام ہے۔ نیکیوں میں مصروف رہنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ گناہ کرنے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ**

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم

کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب (وسائلِ بخشش، ص ۹۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

83 آسان نیکیاں

﴿اچھی اچھی نیتیں کرنا﴾ ہر جائز کام ”بسم اللہ“ سے شروع کرنا
 ﴿ذکر اللہ کرنا﴾ بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ﴿تلاوت کرنا﴾ قرآن
 مجید دیکھ کر پڑھنا ﴿دُرود پاک پڑھنا﴾ مختلف سنتوں پر عمل کرنا ﴿توبہ کرنا﴾
 ﴿عمامہ شریف باندھنا اور کھولنا﴾ اذان دینا ﴿اذان کا جواب دینا﴾ اذان
 کے بعد کی دُعا پڑھنا ﴿وضو کے شروع میں بِسْمِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا﴾ وضو
 کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا ﴿باوضو رہنا﴾ باوضو سونا ﴿مسجد میں آباد کرنا﴾
 ﴿مسجد سے محبت کرنا﴾ عمامے کے ساتھ نماز پڑھنا ﴿نماز سے پہلے مسواک
 کرنا﴾ پہلی صف میں نماز پڑھنا ﴿صف میں داہنی طرف کھڑے ہونا﴾ صف
 میں خالی جگہ پر کرنا ﴿نماز کے انتظار میں بیٹھنا﴾ سلام میں پہل کرنا ﴿سلام
 کے الفاظ بڑھانا﴾ خندہ پیشانی سے سلام کرنا ﴿مصافحہ کرنا﴾ خندہ پیشانی سے
 ملاقات کرنا ﴿دُعا کرنا﴾ قبرستان والوں کے لئے دُعا کرنا ﴿آیت یاسّت
 سکھانا﴾ نیکی کی دعوت دینا ﴿جمعہ کے دن ناخن کاٹنا﴾ صالحین کا ذکرِ خیر کرنا
 ﴿شعائرِ اسلام کی تعظیم کرنا﴾ ایثار کرنا ﴿خاموش رہنا﴾ مسلمان کے دل میں
 خوشی داخل کرنا ﴿زَمَّ گفتگو کرنا﴾ مسلمان بھائی کو تکلیہ پیش کرنا ﴿مسلمان بھائی

کے لئے مسکرانا ﴿اِقَالَہ کرنا﴾ (یعنی بچی ہوئی چیز واپس لینا) ﴿قَبْلَہ رَخ بیٹھنا﴾ مجلس
برخواست ہونے کی دُعا پڑھنا ﴿مُسْلِمَان سے محبت رکھنا﴾ راستے سے تکلیف دہ چیز کو
دور کرنا ﴿جَانُورُون پر رحم کھانا﴾ مریض کی عیادت کرنا ﴿مُسْلِمَان کی حاجت روائی﴾
کرنا ﴿جَائِز سَفَارَش کرنا﴾ جھگڑے سے بچنا ﴿اعْتِکَاف کرنا﴾ تعزیت کرنا
﴿تَنَگ دَسْت فَرَض دار کو مہلت دینا یا اس کے فَرَض میں کچھ کمی کرنا﴾ رشتے دار پر
صَدَقَہ کرنا ﴿تَنَگ دَسْت کا بقدرِ طاقت صَدَقَہ کرنا﴾ چھپا کر صَدَقَہ دینا ﴿اہل خانہ پر
خَرِج کرنا﴾ سوال نہ کرنا ﴿فَرَض دینا﴾ ادا کرنے کی نیت سے فَرَض لینا ﴿یَتِیْم
کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا﴾ تَلْیِیہ پڑھنا ﴿بِیْت اللہ میں داخل ہونا﴾ آبِ زَم
زَم پینا ﴿مُصِیْبِیْت چھپانا﴾ صَبْر کرنا ﴿عَفْو و دَر گزر کرنا﴾ صلح کرنا ﴿شُکْر کرنا﴾
﴿اپنی آخرت کے بارے میں غور و فکر کرنا﴾ ماں باپ کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا
﴿والدین کی قبروں پر جمعہ کے دن حاضری دینا﴾ نمازِ جنازہ پڑھنا ﴿عَاجُوزی کرنا﴾
﴿نیک مسلمان سے حَسَن ظَن رکھنا﴾ عیب پوشی کرنا ﴿اِیصالِ ثواب کرنا﴾
﴿دوسروں کے لئے دُعاے مَغْفِرَت کرنا﴾ دینی اجتماعات میں شرکت کرنا۔

یاد رہے! یہاں صرف وہ نیکیاں بیان کی گئی ہیں جن میں محنت و مشقّت نہ
ہونے کے برابر ہے یا پھر قدرے کم ہے۔ اب آسان نیکیوں کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

(۱) اچھی اچھی نیتیں کرنا

بلاشبہ اچھی نیت کرنا ایک ایسا عمل ہے جو محنت کے اعتبار سے بے حد خفیف (یعنی چھوٹا)، لیکن اجر و ثواب کے لحاظ سے حد درجہ عظیم ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (الْبَيْعُ النَّيِّرُ ص ۸۱ حدیث ۱۲۸۲) نیت، دل کے پختہ ارادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو اور شریعت میں (نیت) عبادت کے ارادے کو کہتے ہیں۔ (نُزْہَةُ الْقَارِي ج ۱ ص ۱۶۹)

کسی بھی نیک عمل کو کرتے وقت اچھی اچھی نیتیں کر لی جائیں تو اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے، عارفِ باللہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ایک عمل میں جتنی نیتیں ہوں گی اتنی نیکیوں کا ثواب ملے گا، مثلاً محتاجِ قربت دار کی مدد کرنے میں اگر نیت فقط لَوْجِہِ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے) دینے کی ہوگی تو ایک نیت کا ثواب پائے گا اور اگر صلہ رحمی کی نیت بھی کرے گا تو دو ہر ثواب پائے گا۔ (امعة المعات، ج ۲، ص ۳۶) میرے آقا امامِ اہلسنت شاہ مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۶۷۳ میں لکھتے ہیں: بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

اچھی اچھی نیتیں کرنے کا طریقہ

شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نیت کے بارے میں ہمارا مَدَنی ذہن بناتے

ہوئے ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 116 پر لکھتے ہیں: اچھی اچھی نیتیں کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ذہن حاضر رہے، جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں ہے اُسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت بنانی پڑے گی لہذا ابتداءً اس کیلئے سر جھکائے، آنکھیں بند کر کے ذہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے یکسو ہو جانا مفید ہے۔ ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے، بدن سہلاتے گھباتے ہوئے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے ہوئے یا جلد بازی کے ساتھ نیتیں کرنا چاہیں گے تو شاید ہونہیں پائیں گی۔ نیتوں کی عادت بنانے کیلئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔

ایک دم سے کام شروع نہ کر دیجئے

جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو ایک دم شروع مت کر دیجئے، پہلے کچھ ٹھہر جائیے اور ذہن پر زور دیکرا چھی اچھی نیتیں کر لیجئے۔ (ماخوذ از ”نیکی کی دعوت“ ص ۱۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مَدَنی انعامات اور اچھی اچھی نیتیں

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی انعامات“ بصورتِ سوالات مُرتب کیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طلبہ بر علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، مَدَنی مَنُوں اور مَدَنی مَنُوں کیلئے 40 جبکہ خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے

بہروں) کے لئے 27 مَدَنیِ انعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ مَدَنیِ انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فکرِ مدینہ کرتے ہوئے“، یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنیِ انعامات کے جیسی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنیِ انعامات کو اخلاص کے ساتھ اپنالینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ ان مَدَنیِ انعامات میں سے ایک مَدَنیِ انعام اچھی اچھی نیتیں کرنا بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنیِ انعامات“ کے صفحہ 3 پر مَدَنیِ انعام نمبر 1 ہے: ”کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی؟“^۱

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امی جانِ صحت یاب ہو گئیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنیِ قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنیِ انعامات کا رسالہ پُر کر کے

مدینہ

۱: نیت کی اہمیت و فضیلت کی مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 109 تا 129 کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِطَفِيلِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُرّی نیتوں سے نجات اور اچھی نیتوں کی عادات نصیب ہوں گی۔ کورنگی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میری فوج میں ملازمت تھی اور میں ماڈرن نوجوان تھا، البتہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ امی جان کی بیماری کے باعث سخت تشویش تھی، ایک اسلامی بھائی نے انہرادی کوشش کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دی، میں نے معذرت چاہتے ہوئے اُن سے کہا: امی جان سخت بیمار ہیں ایسی حالت میں انہیں چھوڑ کر سفر نہیں کر سکتا۔ انہوں نے مشورہ دیا: ”آپ صرف مَدَنی قافلے میں سفر کی میت کر لیجئے کہ جب بھی موقع ملا کر لوں گا اور آج نماز تہجد ادا کر کے گڑ گڑا کر امی جان کی صحت یابی کیلئے دُعا فرمائیے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ضرور کرم ہوگا۔“ انہوں نے یہ بات کچھ ایسے دلنشین انداز میں کہی کہ دل کو لگ گئی اور میں نے سفر کی میت کر لی۔ رات اُٹھ کر تہجد ادا کر کے خوب رورو کر دُعا مانگی، پھر نماز فجر کیلئے مسجد کا رخ کیا، واپسی پر جب گھر پہنچا تو حیرت سے کھڑے کا کھڑا ہی رہ گیا! کیا دیکھتا ہوں کہ میری وہ زار زار (یعنی کمزور) اور سخت بیمار امی جان جو خود اُٹھ کر بیٹ اُٹلا (یعنی واش روم) بھی نہیں جاسکتی تھیں بیٹھی اطمینان سے کپڑے دھو رہی ہیں! میں نے عرض کی: امی جان! آپ آرام فرمائیے کہیں طبیعت زیادہ نہ بگڑ جائے، میں خود کپڑے دھولوں گا۔ اس پر فرمایا: بیٹا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج مجھے نہ کوئی دزدہ نہ تکلیف، میں اپنے آپ کو بہت ہلکی پھلکی محسوس کر رہی ہوں۔ یہ سُن کر میری

آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے، میرے دل میں ایک اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی کہ سفر کی مِیت کی بَرَکت سے دُعا کو مقبولیت مل گئی ہے۔ اسلامی بھائی سے ملاقات پر تفصیل عَرَض کی، تو اُنہوں نے خوب حوصلہ بڑھایا اور ہمدردانہ مشورہ دیا کہ بلا تاخیر مَدَنی قافلے میں سفر کر لیجئے۔ لہذا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر اور اس دوران عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ہمارے گھر میں مَدَنی ماحول بن گیا، مجھ جیسا ماڈرن نوجوان داڑھی اور عمامہ سجا کر سنتوں کی خدمت میں لگ گیا، امی جان اور میرے بچوں کی ماں دونوں اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کرتی ہیں۔ غور فرمائیے! میں نے صَرَف مَدَنی قافلے میں سفر کی مِیت کی اور اس کے سبب بَرَکت ہی بَرَکت ہو گئی تو نہ جانے مَدَنی قافلوں میں سنتوں بھرے سفر کی کیا کیا مَدَنی بہاریں ہوں گی! کاش ہر اسلامی بھائی ہر ماہ کم از کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا عادی بن جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۱۱۹)

اچھی مِیت کا پھل پاؤ گے بے بدل سب کرو نیتیں قافلے میں چلو

دُور بیماریاں اور ناداریاں ہوں ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) ہر جائز کام ”بسم اللہ“ سے شروع کرنا

روزمرہ کے ہر جائز کام کو (جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو) بسم اللہ شریف سے

شروع کرنا اپنا معمول بنالیا جائے تو ہزاروں نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کیا جاسکتا ہے، چنانچہ تاجدارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ فرحت نشان ہے: **جو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے گا اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ ہر حرف کے بدلے اُس کے نامہ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا، چار ہزار گناہ بخش دیگا اور چار ہزار درجات بلند فرمائے گا۔** (فردوس الاخبار، ج ۲، ص ۲۳۹، الحدیث ۵۵۷۳)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! اپنے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قربان ہو جائیے!! ذرا حساب تو لگائیے **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** میں 19 حروف ہیں۔ یوں ایک بار **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھنے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ چند سیکنڈز میں 76 ہزار نیکیاں ملیں گی، 76 ہزار گناہ معاف ہونگے اور 76 ہزار درجات بلند ہونگے۔

بِسْمِ اللہِ پڑھے جائیے

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ”فیضانِ بسمِ اللہ“ کے صفحہ 1 پر لکھتے ہیں: کھانے کھلانے، پینے پلانے، رکھنے اٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے، اٹھنے اٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتی جلانے، پنکھا چلانے، دسترخوان بچھانے بڑھانے، بچھونا پلینے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے، عر لگانے، بیان کرنے، نعت شریف سنانے، جوتی پہننے، عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلْغَرَضُ ہر جائز کام

کے شروع میں (جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی عادت بنا کر اس کی برکتیں لوٹنا عین سعادت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰهِ دُرُست پڑھئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے میں دُرُست مَخَارِج سے حُرُوف کی ادائیگی لازمی ہے۔ اور کم از کم اتنی آواز بھی ضروری ہے کہ رُکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں سے سُن سکیں۔ جلد بازی میں بعض لوگ حُرُوف چُبا جاتے ہیں، جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا ممنوع ہے اور معنی فاسد ہونے کی صورت میں گناہ۔ لہذا جلدی جلدی پڑھنے کی عادت کی وجہ سے جو لوگ غَلَط پڑھ ڈالتے ہیں وہ اپنی اصلاح کر لیں نیز جہاں پوری پڑھنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو اور جلدی بھی ہو وہاں صَرَف ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کہہ لیں تب بھی حرج نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زہر قاتل بے اثر ہو گیا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مجوسیوں (یعنی آگ پوجنے والوں) نے عرض کی کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمیں کوئی ایسی نشانی بتائیے جس سے ہم پر اسلام کی حَقَائِیْتُت واضح ہو۔ چُناںچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زہر قاتل منگوایا اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اُسے کھالیا۔ ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کی

برکت سے اُس زہر قاتل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ یہ منظر دیکھ کر محبوس (یعنی آتش پرست) بے ساختہ پکار اٹھے: دین اسلام حق ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۱ ص ۱۵۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

گھریلو جھگڑوں کا علاج

مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: گھر میں داخل ہوتے

وَقْتُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخل کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہیں۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتداء میں پہلی بار گھر میں داخل ہوتے وَقْتُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اِتِّفَاق بھی رہتا ہے اور روزی میں برکت بھی۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۹) ^۱

کروں نام اقدس سے تیرے خدایا میں آغاز ہر کام کا یا الہی بنا دے مجھے اپنا ذا کر بنا دے مجھے شوق دے نعت کا یا الہی

ترے نام پر جان قربان کر دوں

تُو کر ایسا جذبہ عطا یا الہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

۱۔ دینہ

۱۔ تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضان سنت“ جلد اول کے باب ”فیضان بسم اللہ“ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

(۳) ذکر اللہ کرنا

ذِکْرُ اللّٰہ بھی ایسی آسان عبادت ہے کہ اُسے انسان تھوڑی سی توجّہ سے کسی بھی وقت انجام دے سکتا ہے۔ اس کے فضائل اور فوائد بے شمار ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لَوْلَاک، سَيَّاحِ افْلَاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اگر ایک شخص کی جھولی درہموں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کر رہا ہو تو ذِکْرُ اللّٰہ کرنے والا افضل ہوگا۔“ (طبرانی اوسط، من اسمہ محمد، الحدیث ۵۹۶۹، ج ۴، ص ۲۷۷)

افضل درجے میں ہوگا

ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے کہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا گیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے افضل درجے والے کون لوگ ہونگے؟“ ارشاد فرمایا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذکر کرنے والے۔“

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۵، الحدیث ۳۳۸۷، ج ۵، ص ۲۴۵ ملخصاً)

تمہاری زبان ذکر اللہ سے خرابا کرے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسلام کے احکام مجھ

پر بہت ہیں، مجھے کوئی ایک بات ایسی بتادیں جسے میں مضبوط تھام لوں؟ ارشاد فرمایا:

لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ یعنی تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے تر رہا

کرے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الذكر، الحدیث ۳۳۸۶، ج ۵، ص ۲۴۵)

ذکر کی اقسام

بیٹھے اسلامی بھائیو! اکثر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ زبان سے سُبْحَنَ

اللہ، الحمد للہ وغیرہ ادا کرنے کا نام ہی ذکر ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی

ذکر ہے مگر کلامِ عرب میں ذکر کا لفظ بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ

صدرُ الافاضل حضرت مولانا مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی سورۃ

بقرہ کی آیت نمبر 152: فَادْكُرُوْنِيْ اَدْكُرْكُمْ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے

ہیں: ذُرْ تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) لِسَانِي (یعنی زبان سے) (۲) قَلْبِي (یعنی دل

سے) (۳) بِالْجَوَارِحِ (یعنی اعضائے جسم سے) ﴿ذِكْرُ لِسَانِي﴾: تسبیح، تقدیس، ثناء

وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ، توبہ، استغفار، دُعا وغیرہ اس میں داخل ہیں ﴿ذِكْرُ قَلْبِي﴾:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اُس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائلِ قدرت میں

غور کرنا، علماء کا استنباطِ مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہیں ﴿ذِكْرُ بِالْجَوَارِحِ﴾

یہ ہے کہ اعضاء طاعتِ الہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح

میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تسبیح و تکبیر ثناء و قراءت تو ذکرِ لسانی ہے اور خشوع و خضوع، اخلاص ذکرِ قلبی اور قیام، رُکوع و سُجود وغیرہ ذکرِ بالجوارح ہے۔ (خزائن العرفان)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مجھ پر رحمت کی نظر رکھنا

ایک بار صحابی رسول حضرت سیدنا ابو فرّوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک میل تک سفر کر گئے مگر اس دوران ذکر اللہ نہ کیا، لہذا واپس آئے اور وہ مسافت ذکر اللہ کرتے ہوئے دوبارہ طے کی، جب طے کر چکے تو عرض کی: یا الہی عَزَّوَجَلَّ! ابو فرّوہ پر رحمت کی نظر رکھنا کیونکہ یہ تجھے نہیں بھولتا۔ (کتاب اللع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۱۸)

میری گواہی دیں

حضرت سیدنا ابو الملیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تو (خوشی سے) جھوم جاتے اور فرماتے: میرا یہ جھومنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی وجہ سے ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے: فَادْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ اور جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی راستے پر چلتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا بھول جاتے تو واپس آ کر پھر اُسی راستے پر چلتے اور اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے اگرچہ ایک دن کا سفر ہو، اور فرماتے: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں جس زمین سے گزروں وہ

لینہ

۱۔ ترجمہ کنز الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ ۲، البقرة: ۱۵۲)

تمام حصہ زمین قیامت کے دن میرے ذکرُ اللہ کی گواہی دے۔

(تنبیہ الخیرین، الباب الثانی، ص ۱۰۴)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہم پر عظیم احسان ہے کہ

اُس کا ذکر ہم ہر جگہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے کوئی خاص مقام اور وقت مُقرر نہیں

فرمایا۔ جہاں جائیں، جدھر جائیں، اللہ اللہ کر سکتے ہیں، جیسا کہ حضرت سیدنا حسن

بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فرمانِ عظیم: ”قَدْ كُرُوْنِيْ

اَدْ كُرُوْكُمْ“ سے ہم پر آسانی کر دی ہے اور اپنے ذکر کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں

فرمائی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے لیے ذکر کرنے کی کوئی جگہ مخصوص فرمادیتا تو ہمارا وہاں جانا

واجب ہو جاتا خواہ وہ مقام ایک صدی کی مسافت پر ہی کیوں نہ ہوتا جیسا کہ حج کے

لیے لوگوں کو کعبہ میں بلایا ہے۔ (تنبیہ الخیرین، ص ۱۰۳)

مَدَنی انعامات اور ذکرُ اللہ

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ ”مَدَنی انعامات“ میں

سے ایک مَدَنی انعام ”ذکرُ اللہ“ کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے

مدینہ

۱۔ ترجمہ کنز الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ ۲، البقرة: ۱۵۲)

اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 3 پر مَدَنی انعام نمبر 3 ہے: ”کیا آج آپ نے نماز پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پڑھی؟ نیز رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سن لی؟“ اور صفحہ 4 پر مَدَنی انعام نمبر 8 ہے: کیا آج آپ نے آئینہ کی ہر جائز بات کے ارادے پر معنی پر نظر رکھتے ہوئے اِنْ شَاءَ اللہ اور مزاج پُرسی پر شکوہ کرنے کے بجائے الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور کسی نعمت کو دیکھ کر مَا شَاءَ اللہ کہا؟

رہے ذکر آٹھوں پہر میرے لب پر

ترا یا الہی ترا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اذکار و اوراد اور ان کے ثواب پر

مشمول 16 فرامینِ مصطفیٰ ﷺ

100 حج کا ثواب

✽ جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ سُبْحَنَ اللہ پڑھا تو وہ سو حج کرنے

والے کی طرح ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۳، ج ۵، ص ۲۸۸، الحدیث: ۳۲۸۲)

برائیاں مٹا کر نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں

✽ جو بندہ دن یا رات کی کسی ساعت میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہتا ہے تو اس

کے نامہ اعمال میں سے برائیاں مٹا کر ان کی جگہ اتنی ہی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی فضل لا الہ الا اللہ، ج ۱۰، ص ۸۸، الحدیث: ۱۶۸۰۳)

100 کے بدلے ہزار

❁ دو خصلتیں ایسی ہیں جو بندہ ان پر ہمیشگی اختیار کرے گا جنت میں داخل

ہوگا، یہ دونوں کام ہیں تو بہت آسان مگر ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔ تم

میں سے کوئی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ **سُبْحَنَ اللّٰہ**، دس مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اور دس

مرتبہ **اَللّٰہُ اَكْبَرُ** پڑھ لیا کرے تو یہ زبان پر ڈیڑھ سو ہیں جبکہ میزان میں پندرہ سو

ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بستر کی طرف آئے تو تینتیس مرتبہ **سُبْحَنَ اللّٰہ** تینتیس مرتبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس مرتبہ **اَللّٰہُ اَكْبَرُ** کہے، یہ زبان پر تو سو ہیں جبکہ میزان میں

ایک ہزار ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، ج ۱، ص ۴۹، الحدیث: ۹۲۶)

جنت میں کھجور کا درخت

❁ جو **سُبْحَنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ** پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا

ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ج ۱۰، ص ۱۱۱، الحدیث: ۱۶۸۷۵)

گناہوں کی معافی

❁ جو سو مرتبہ **سُبْحَنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ** پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹا دیئے

جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۱، ج ۵، ص ۲۸، الحدیث: ۳۷۷۷)

افضل عمل

✽ جس نے صبح اور شام کے وقت سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر آنے والا کوئی نہ ہوگا مگر وہ جو اس کی مثل کہے یا اس سے زیادہ پڑھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل والتسبیح، ص ۱۴۴، الحدیث: ۲۶۹۲)

زبان پر ہلکے میزان پر بھاری

✽ دو کلمے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ زبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور رحمن عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل والتسبیح، ص ۱۴۶، الحدیث: ۲۶۹۳)

ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا

✽ جو صبح کے وقت یہ پڑھے: ”رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا“^۱ تو میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ج ۱۰، ص ۱۵۷، الحدیث: ۱۷۰۰۵)

جنتی پودا

✽ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمام

دینہ

۱: ترجمہ: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔

نبیوں کے سرور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں پودے لگا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! تم کیا لگا رہے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”پودے لگا رہا ہوں۔“ فرمایا: ”کیا میں تجھے ان سے بہتر پودوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ پھر فرمایا: وہ سُبْحَنَ اللہ وَالْحَمْدُ لِلہ وَلَا إِلَہَ إِلَّا اللہ وَاللہُ أَكْبَرُ ہیں، ان میں سے ہر ایک کے بدلے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، ج ۴، ص ۲۵۲، الحدیث: ۳۸۰۷)

بیس لاکھ نیکیوں کا ثواب

✽ جو ان کلمات کو پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھے گا: لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ أَحَدًا صَدَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یُکُنْ لَهُ کُفُوًا أَحَدٌ۔^۱ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ج ۱۰، ص ۹۵، الحدیث: ۱۶۸۲)

نیکیاں ہی نیکیاں

✽ بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے کلام میں سے چار کلمات سُبْحَنَ اللہُ وَالْحَمْدُ لِلہ وَلَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ وَاللہُ أَكْبَرُ کو چن لیا ہے۔ چنانچہ! جو سُبْحَنَ اللہُ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور جو اللہُ أَكْبَرُ کہتا ہے اسے بھی یہی فضیلت حاصل ہوتی ہے اور جو لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ

۱۔ دینہ

۱۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یکتا و بے نیاز نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

کہتا ہے اس کی بھی یہی فضیلت ہے اور جودل سے **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** کہتا ہے اس کے لئے میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اسکے تیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ (المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر... الخ، باب فضیلت التبیح، ج ۲، ص ۱۹۲، الحدیث: ۱۹۲۹)

روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے کا طریقہ

✽ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ الاتبار، شفیع روزِ ثمنا رصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے!“ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: ”ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟“ فرمایا: اگر وہ سو مرتبہ تسبیح (یعنی **سُبْحَنَ اللہ**) کہے تو اسکے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل والتبیح، ص ۱۴۷، الحدیث: ۲۶۹۸)

گناہ جھڑتے ہیں

✽ **سُبْحَنَ اللہ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللہ وَاللہُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہ** پڑھا کرو کیونکہ یہ باقیاتِ صالحات (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں اور گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ج ۱۰، ص ۱۰۴، الحدیث: ۱۶۸۵۵)

جنتی خزانہ

﴿حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم

الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے

ابو ذر! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟

میں نے عرض کی: ”ضرور بتائیے۔“ ارشاد فرمایا: وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، ج ۴، ص ۲۶۰، الحدیث: ۳۸۲۵)

دس نیکیوں کا اضافہ اور دس گنا ہوں کی معافی

﴿جس نے صبح کے وقت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَہُ

الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھا تو یہ اس کے لئے اولاد

اسماعیل (علیہ السلام) سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے لئے اسکے

عروض دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے

دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا

اور اگر شام کے وقت پڑھا تو اسے صبح تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما یقول اذا صبح، ج ۴، ص ۴۱۳، الحدیث: ۵۰۷۷)

ایک ہزار دن کی نیکیاں

﴿حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ

اَللّٰهُ پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔^۱

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۱۰، ص ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) **بازار میں اللہ عزوجل کا ذکر کرنا**

بازار غفلت کی جگہ ہے لیکن اگر ذرا سی توجہ کر کے ہم بازار میں ذکر اللہ کر لیا

کریں تو ہمیں دس لاکھ نیکیوں کا ثواب ملے گا اور دس لاکھ گناہ معاف ہوں گے،

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے

بازار میں داخل ہو کر کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ - ﷻ عزوجل اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا

اور اس کے دس لاکھ درجات بلند فرمائے گا۔ (الترمذی، کتاب الدعوات، ج ۵، ص ۲۷۰، الحدیث: ۳۴۳۹)

تاجرِ اسلامی بھائیوں بلکہ بازار میں آمد و رفت رکھنے والے ہر اسلامی بھائی

کو چاہئے کہ اس کو یاد کر لیں اور وقتاً فوقتاً پڑھتے رہا کریں۔

دینہ

۱۔ مختلف اذکار، اوراد و وظائف وغیرہ پڑھنے کے لئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی 419

صفحات پر مشتمل کتاب **مَدَنی پَنج سورہ** مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ حاصل کیجئے۔

۲۔ ترجمہ: ﷻ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی

بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام خوبیاں ہیں وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہ

مرے گا اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۵) تلاوت کرنا

قرآن مجید فُرْقَانِ حَمْدِ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایسا عظیم الشان انعام ہے جس کو دیکھنا، پڑھنا، سننا، سمجھنا، اس پر عمل کرنا اور اپنے پاس رکھنا سب نیک کام ہیں۔ قرآن پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چنانچہ **حَائِمُ الْمُرْسَلِينَ**، **شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ**، **رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ولّٰہِشِین ہے: ”جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اَللّٰہ ایک حرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔“ (سنن الترمذی ج ۴ ص ۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

ذرا غور کیجئے کہ جو خوش نصیب صرف اَللّٰہ کی تلاوت کرے تو اس کے نامہ اعمال میں چند سیکنڈ میں 30 نیکیوں کا اضافہ ہو جاتا ہے تو قرآن پاک کی ایک سورت یا ایک رُکوع پڑھنے کا کتنا ثواب ملے گا! ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ مقدار میں تلاوتِ قرآن ضرور کرے، زیادہ نہ سہی روزانہ قرآن پاک کی کم از کم تین آیات مع ترجمہ کنز الایمان و تفسیر خزائن العرفان پڑھنے کا ہی معمول بنالے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر روز اس کے نامہ اعمال میں سینکڑوں نیکیوں کا اضافہ ہوتا رہے گا۔

واہ! کیا بات ہے عاشقِ قرآن کی

حضرت سیدنا غائب بنی قُدّس سرّہ النورانی روزانہ ایک بار ختمِ قرآن پاک فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قیام فرماتے تھے۔

(عبادت) فرماتے، جس مسجد سے گزرتے اس میں دو رکعت (تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ) ضرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجد کے ہر سٹون کے پاس قرآن پاک کا ختم اور بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں گر یہ کیا ہے۔ نماز اور تلاوتِ قرآن سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خصوصی مَحَبَّت تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رَشک آتا ہے چنانچہ وفات کے بعد دورانِ تدفین اچانک ایک اینٹ سرک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحبہ نے بتایا: والدِ محترم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: ”یا اللہ! اگر تو کسی کو وفات کے بعد قبر میں نماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرف فرمانا۔“ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر اُنوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (جلید الاولیاء ج ۲ ص ۳۶۲-۳۶۶ ملاحظہ) اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بجاہ

النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ مَيَّلَا نَهَمِينَ هُوَ تَابِدُنْ مَيَّلَا نَهَمِينَ هُوَ تَابِدُنْ

خدا کے اولیا کا تو کفن مَيَّلَا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۶) قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور

ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب کام عبادت ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۵۰ وغنیۃ المبتلیٰ ص ۴۹۵)

ایک منٹ میں قرآن پڑھنے کا ثواب کمائیے

یوں تو قرآن پاک کی تلاوت جس مقام سے بھی کی جائے باعثِ ثواب

ہے لیکن بعض سورتوں کے خصوصی فضائل احادیثِ مبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں جن

میں سورۃِ اخلاص بھی ہے، اس کے پڑھنے پر تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے،

چنانچہ ایک منٹ سے بھی کم وقت میں تین مرتبہ سورۃِ اخلاص پڑھ کر ایک قرآن پاک

پڑھنے کا ثواب کمایا جاسکتا ہے اگرچہ کَلْفُظْ بَلْفُظْ مکمل قرآن پاک کی تلاوت کی فضیلت

و برکت زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایصالِ ثواب کی محفلوں میں دُرودِ پاک، نعت

شریف، ذکرُ اللہ اور دیگر نیکیوں کے ساتھ ساتھ تین بار سورۃِ اخلاص پڑھ کر اس کا

ثواب میت کو پہنچایا جاتا ہے۔

سورۃِ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے

حضرت سیدنا ابوذر دُاعِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک،

صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن کیوں نہیں پڑھتا! صحابہ کرام علیہم الرضوان

نے عرض کی: ”آقا! کوئی شخص تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟“ ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ

اللہ اَحَدٌ ﷻ جہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، ص ۴۰۵، الحدیث: ۸۱۱)

میں جہائی قرآن پڑھوں گا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سیدُ الْمُبَلَّغِیْنَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اکٹھے ہو جاؤ کیونکہ ابھی میں تمہارے سامنے جہائی قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جنہیں جمع ہونا تھا وہاں جمع ہو گئے۔ پھر نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور قُلْ هُوَ اللہُ اَحَدٌ ﷻ (یعنی سورۃ اخلاص) پڑھی اور واپس تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کی وجہ سے حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واپس تشریف لے گئے ہیں۔ جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا: میں نے تمہارے سامنے جہائی قرآن پڑھنے کا کہا تھا تو سن لو کہ یہی سورت جہائی قرآن کے برابر ہے۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین... الخ، باب فضل قراءۃ قل هو اللہ احد، ص ۴۰۵، الحدیث: ۸۱۲)

تلاوت کا مدنی انعام

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ ”مدنی انعامات“ میں سے دومدنی انعامات قرآن پاک کی تلاوت کے بارے میں بھی ہیں، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے

”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 8 پر مَدَنی انعام نمبر 21 ہے: ”کیا آج آپ نے **کَنْزُ الْإِيمَان** سے کم از کم تین آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سننے کی سعادت حاصل کی؟“ اور صفحہ 3 پر مَدَنی انعام نمبر 3 ہے: ”کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آيَةُ الْكُرْسِيِّ، سورَةُ الْاٰخْلَاص اور تَسْبِيحِ فَاطِمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پڑھی؟ نیز رات میں سورَةُ الْمَلِكِ پڑھ یا سن لی؟“

فلوں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو الہی

بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے (وسائلِ بخشش، ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۷) دُرودِ پاک پڑھنا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ بَرَکَت، ترقی معرفت اور حُضُوْر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُرْبَت کے لیے دُرود و سلام سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، دن ہو یا رات ہمیں اپنے مُحْسِن و غم گُسار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے۔ یقیناً سرکارِ عالی و قار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام بھیجنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، حصولِ ثواب کی نیت سے دُرودِ پاک کی ایک

فضیلتِ عَرَض کرتا ہوں:

قیامت کی دہشتوں سے نجات پانے کا نسخہ

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، صاحبِ معرّ پسنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (الْفَزْدُوسُ بِمَأْثُورِ الْخَطَّابِ ج ۲ ص ۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمر میں ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا فرض ہے

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عمر میں ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور

جلسہِ ذِکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے

سنے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذِکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہئے۔ اگر نامِ

اقدس لیا یا سنا اور دُرود شریف اُس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس

کے بدلے کا پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۳۳)

ہر دم مری زباں پہ دُرود و سلام ہو

میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ“

کے تیس حُرُوف کی نسبت سے دُرُود شریف

کے 30 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر

مشمول کتاب ”مَدَنی بیچ سورہ“ کے صفحہ 165 پر ہے: {1} دُرُود شریف پڑھنے سے

اللہ تعالیٰ کے حُکْم کی تعمیل ہوتی ہے {2} ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھنے والے پر دس

رحمتیں نازل ہوتی ہیں {3} اس کے دس دَرَجات بلند ہوتے ہیں {4} اس کے لیے

دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں {5} اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں {6} دُعا سے پہلے

دُرُود شریف پڑھنا دُعا کی قَبُولِیت کا باعث ہے {7} دُرُود شریف پڑھنا نبی رحمت

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کا سبب ہے {8} دُرُود شریف پڑھنا گناہوں

کی بخشش کا باعث ہے {9} دُرُود شریف کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندے کے غموں کو دور

کرتا ہے {10} دُرُود شریف پڑھنے کے باعث بندہ قیامت کے دن رسولِ اکرم صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب حاصل کرے گا {11} دُرُود شریف تِگ دَسْت کے لیے

صَدَقہ کے قائم مقام ہے {12} دُرُود شریف قضائے حاجات کا ذریعہ ہے {13} دُرُود

شریف کی وجہ سے اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور

فرشتے اس کے لیے (مغفرت کی) دُعا کرتے ہیں {14} دُرُود شریف اپنے پڑھنے والے

کے لیے پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے {15} دُرُود شریف سے بندے کو موت سے

پہلے جنت کی خوشخبری مل جاتی ہے {16} دُرود شریف پڑھنا قیامت کے خطرات سے نجات کا سبب ہے {17} دُرود شریف پڑھنے سے بندے کو بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے {18} دُرود شریف مجلس کی پاکیزگی کا باعث ہے اور قیامت کے دن یہ مجلس باعثِ حسرت نہیں ہوگی {19} دُرود شریف پڑھنے سے فخر دور ہوتا ہے {20} یہ عمل بندے کو جنت کے راستے پر ڈال دیتا ہے {21} دُرود شریف پل صراط پر بندے کی روشنی میں اضافے کا باعث ہے {22} دُرود شریف کے ذریعے بندہ ظلم و جفا سے نکل جاتا ہے {23} دُرود شریف پڑھنے کی وجہ سے بندہ آسمان اور زمین میں قابلِ تعریف ہو جاتا ہے {24} دُرود شریف پڑھنے والے کی ذات، عمل، عُمُر اور بہتری کے اسباب میں برکت ہوتی ہے {25} دُرود شریف رحمتِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے {26} دُرود شریف محبوبِ ربِّ العزت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دائمی مَحَبَّت اور اس میں زیادت کا سبب ہے اور یہ (مَحَبَّت) ایمانی عقود میں سے ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا {27} دُرود شریف پڑھنے والے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَحَبَّت فرماتے ہیں {28} دُرود شریف پڑھنا، بندے کی ہدایت اور اس کی زندہ دلی کا سبب ہے کیونکہ جب وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتا ہے اور آپ کا ذکر کرتا ہے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت اس کے دل پر غالب آ جاتی ہے {29} دُرود شریف پڑھنے والے کا یہ اعزاز بھی ہے کہ سلطانِ اَنَام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

بارگاہِ بے کس پناہ میں اس کا نام پیش کیا جاتا ہے اور اس کا ذکر ہوتا ہے {30} دُرود شریف پُلِ صراط پر ثابّتِ قدیمی اور (سلامتی کے ساتھ) گزر جانے کا باعث ہے۔

(جلاء الافہام ص ۲۴۶ تا ۲۵۳ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دَمَ بَدَمٍ صَلِّ عَلَى

حضرت سیدِ نابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں تو آپ صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر بہت زیادہ دُرود شریف پڑھا کرتا ہوں، آپ صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بتا دیجئے کہ کتنا حصّہ دُرود خوانی (خانی) کے لیے مُقَرَّر کر دوں؟ تو نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم جس قدر چاہو مُقَرَّر کر لو۔ حضرت سیدِ نابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں اپنے اُردو وظائف کا چوتھائی حصّہ دُرود خوانی (خانی) کے لیے مُقَرَّر کر لوں؟ تو سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم جس قدر چاہو مُقَرَّر کر لو، اگر تم چوتھائی سے زیادہ حصّہ مُقَرَّر کر لو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ حضرت سیدِ نابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں اپنے اُردو وظائف کا نصف حصّہ دُرود خوانی کے لیے مُقَرَّر کر لوں؟ فرمایا: تم جس قدر چاہو مُقَرَّر کر لو اور اگر تم اس سے بھی زیادہ وقت مُقَرَّر کر لو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ حضرت سیدِ نابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

میں اپنے اوراد و وظائف کا دو تہائی مُہتر رکریوں؟ فرمایا: تم جتنا چاہو وقت مُہتر رکریوں اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مُہتر رکریوں گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت سیدنا نبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”میں اپنے اوراد و وظائف کا کل حصہ دُرود خوانی ہی میں خرچ کروں گا۔“ تو رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کرو گے تو دُرود شریف تمہاری تمام فکریوں اور غموں کو دور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گا۔

(جامع الترمذی ج ۴ کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع ص ۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵ ملتقطاً)

حدیثِ پاک کے اس حصے ”میں کل حصہ دُرود خوانی ہی میں خرچ کروں گا“ کے تحت مُفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ سارے دُرود و وظیفے دُعا میں چھوڑ دوں گا، سب کے بجائے دُرود ہی پڑھوں گا کیونکہ اپنے لیے دُعا میں مانگنے سے بہتر یہ ہے کہ ہر وقت آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو دُعا میں دیا کروں۔ ”اگر ایسا کرو گے تو دُرود شریف تمہاری تمام فکریوں اور غموں کو دور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گا“ یعنی اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہاری دین و دنیا دونوں سنبھل جائیں گی، دُنیا میں رنج و غم دُفع ہوں گے، آخرت میں گناہوں کی مُعافی ہوگی۔ اسی بنا پر علمائے فرماتے ہیں کہ جو تمام دُعا میں وظیفے چھوڑ کر

ہمیشہ کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرے تو اُسے بغیر مانگے سب کچھ ملے گا اور دینِ دُنیا کی مُشکلیں خود بخود حل ہوں گی۔ آگے چل کر فرماتے ہیں: شیخ عبدالحق (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالوہاب مُتَّقِی (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) جب بھی مدینہ سے وداع کرتے تو فرماتے کہ سہرِ حج میں فرائض کے بعد دُرود سے بڑھ کر کوئی دُعائیں نہیں۔ اپنے سارے اوقات دُرود میں گھیرا اور اپنے کو دُرود کے رنگ میں رنگ لو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۰۳، ۱۰۴)

دُرودِ پاک کا عاشقِ مدنی مَنا

حضرت سیدنا علامہ عبدالوہاب شُعْرَانِی دَس سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا شیخ نور الدین شُونِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِی نے مجھے بتایا کہ میں بچپن میں شُونِی (ایک شہر کا نام ہے) میں جانور پڑایا کرتا تھا۔ مجھے رسولِ پاک، صَاحِبِ لَوَاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھنے سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ میں اپنا کھانا بچوں کو دے کر اُن سے کہتا کہ یہ کھا لو پھر ہم سب مل کر خُصُو صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھیں گے۔ چنانچہ ہم دن کا اکثر حصّہ رسولِ پاک، صَاحِبِ لَوَاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے گزار دیتے۔

(الطبقات الکبریٰ للشُعْرَانِی، جز ۲، ص ۲۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

دُرود شریف کا صدقہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے اور شوقِ دُرود بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اول تا آخر شرکت کیجئے۔ ترغیب و تحریص کیلئے ایک ایمان افروز مدنی بہار پیش کی جاتی ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 505 صفحات پر مشتمل کتاب (فیضانِ سنت جلد دوم کے باب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 61 پر ہے: لطیف آباد حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی بنا پر میرا ذہن خراب ہو گیا اور میں تین سال تک نیاز شریف اور میلاد شریف وغیرہ پر گھر میں اعتراض کرتا رہا مجھے پہلے دُرود شریف سے بہت شغف تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غلط صحبت کے سبب دُرود پاک پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اتفاق سے ایک بار میں نے دُرود شریف کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ دُرود پاک پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب دُرود

شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے خواب میں سُبُرِ گنبد کا دیدار ہو گیا اور بے ساختہ میری زبان سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ جاری ہو گیا۔ صبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اِتِّفَاقِ سے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا سنتوں کی تربیت کَلَمَدَنی قافلہ ہمارے گھر کی قریبی مسجد میں آیا تو کسی نے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت دی، میں چُونکہ مُتَذَبِّذِب (Confused) تھا اس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے مَدَنی قافلے والوں نے سفر کے دوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اجنبیت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ امیرِ قافلہ نے مَدَنی انعامات کا تعارف کروایا اور اس کے مطابق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے مَدَنی انعامات کا بغور مطالعہ کیا تو چونکہ اُٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی مَدَنی پھول زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت اور مَدَنی انعامات کی بَرَکت سے مجھ پر دَبِّ لَمْ یَزَلْ عَزَّوَجَلَّ کا فُضْل ہو گیا۔ میں نے مَدَنی قافلے کے تمام مسافروں کو جمع کر کے اعلان کیا کہ کل تک میں بدعتِ قیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے توبہ کرتا ہوں اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اس پر فرحت و مسرّت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن 30 روپے کی نُکستی (بیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح

ہی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُصُو رِ غُوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قُدسِ
 سِرُّہُ الرَّبَّانِی کی نیازِ دلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں 35 سال سے سانس کے
 مَرَض میں مبتلا تھا، کوئی رات بے غیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھو ڈاڑھ
 میں تکلیف تھی جس کے باعث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!
 مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور میں سیدھی
 ڈاڑھ سے بے غیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ قَائِدِ
 اَبِلَسَّنَتِ حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ دعوتِ اسلامی کَامَدَنی ماحول اللہ عَزَّوَجَلَّ
 اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطنت، تو کریں دیر مت قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو
 صحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ گر گیا ہو چلیں، قافلے میں چلو
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

18 دُرُودِ وسلام اور ان کے فضائل

(۱) شَبِّ جُمُعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
 الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقُدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَبَّارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُڑے لوگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر شَبِّ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس

دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ، ص ۱۵۱ ملخصاً)

(۲) تمام گناہ مُعَاف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے، اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (المرجع السابق، ص ۶۵)

(۳) رحمت کے ستر دروازے

صَلِّ اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (أَلْقَوْلُ الْإِسْلَامِ، ص ۷۷۷)

(۴) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ

صَلَاةٍ دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ

حضرت احمد صاوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ، ص ۱۴۹)

(۵) قُرْبِ مُصْطَفَى

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون سی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيعُ، ص ۱۲۵)

(۶) سب سے افضل دُرود پاک

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے کہنے لگے کیا تمہیں وہ تحفہ دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے! میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیشک اللہ عزوجل نے ہمیں (آپ پر) سلام بھیجنا سکھا دیا لیکن ہم آپ پر اور اہل بیت پر دُرود کیسے بھیجیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ
عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(صحیح البخاری، ج ۲، ص ۴۲۹، حدیث ۳۳۷۰)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد
رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: سب دُرودوں سے افضل دُرود وہ ہے جو
سب اعمال سے افضل (عمل) یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے (یعنی دُرود ابراہیمی)۔

(فتاویٰ رضویہ، مخوّر ج ۶، ص ۱۸۳)

(۷) بخشش و مغفرت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الدّٰكِرُونَ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ

کسی شخص نے حضرت سیدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو وفات کے بعد
خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ عزّوجلّ نے اس دُرود
پاک کی بَرَکت سے میری بخشش فرمادی۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، ص ۸۱ ملخصاً)

(۸) مال میں خیر و برکت

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

صاحبِ روح البیان فرماتے ہیں: جو شخص اس دُرودِ پاک کو پڑھے گا اس کا مال

و دولت بڑھتا رہے گا۔ (تفسیر رُوح البیان، الاحزاب تحت الآیۃ ۵۶، ج ۷، ص ۲۳۳)

(۹) قُوَّتِ حَافِظِہ مضبوط ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْكَامِلِ وَعَلَى آلِهِ كَمَا لَازِمُهَا لِكَمَالِكَ وَعَدَدُ كَمَالِهِ

اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے

درمیان اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَافِظِ قُوَّتِی

ہو جائے گا۔ (أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ، ص ۱۹۱، ۱۹۲ ملتقطاً)

(۱۰) دین و دنیا کی نعمتیں حاصل کیجئے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِهِ عَدَدِ أَنْعَامِ اللَّهِ وَأَفْضَالِهِ

اس دُرودِ پاک کو پڑھنے سے دین و دنیا کی بے شمار نعمتیں حاصل ہوں گی۔

(أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ، ص ۱۵)

(۱۱) دُرُودِ شَفَاعَت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمُتَعَدَّ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمِّمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

(التَّزْوِیْبُ وَالتَّزْوِیْبُ، ج ۲، ص ۳۲۹، حدیث: ۳۰)

(۱۲) اَبِ کُوثر سے بھرا پیالہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلَادِهِ
وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلَ بَيْتِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَنْصَارِهِ
وَأَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيهِ وَأُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ أَجْمَعِينَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ جو شخص حوضِ کوثر سے بھرا پیالہ پینا چاہے وہ اس دُرودِ پاک کو پڑھے۔ (الشفاء الجزء الثانی ص ۷۲)

(۱۳) گیارہ ہزار دُرُود کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ صَلَوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَهَا اَهْلٌ

حضرت سیدنا حافظ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے فرمایا: اس دُرودِ پاک کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔

(أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ، ص ۱۵۳)

(۱۴) ہر قسم کے فتنے سے نجات کیلئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاعَتْ حِيلَتِيْ اَدْرِ كُنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
سید ابن عابدین علیہ رحمۃ اللہ المبین فرماتے ہیں کہ میں نے اسے ایک فتنہ عظیم
میں پڑھا جو دمشق میں واقع ہوا، اسے ابھی دو سو مرتبہ بھی نہیں پڑھا تھا کہ مجھے ایک
شخص نے آکر اطلاع دی کہ فتنہ ختم ہو گیا۔ (أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ، ص ۱۵۴)

(۱۵) ایک لاکھ دُرود پاک کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النُّوْرُ
الدَّائِي وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

اس دُرود پاک کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب
ملتا ہے نیز اگر کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو یہ دُرود پاک پانچ سو بار پڑھے
(اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حاجت پوری ہوگی۔ (أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ، ص ۱۱۳)

(۱۶) دنیا و آخرت کی سُرخروئی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ بَعْدَ
مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبَعْدَ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفَا اَلْفَا

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد جو شخص اس دُرود پاک کو پڑھے گا، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ وہ دنیا و آخرت میں سُرخ رو رہے گا۔ (تَفْسِيْرُ رُوْحِ الْبَيَّانِ، الاحزاب تحت آیت: ۵۶، ج ۷، ص ۲۳۴)

(۱۷) چودہ ہزار دُرود پاک کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ اِلِهِ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهِ

اس دُرود شریف کو صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے چودہ ہزار دُرود پاک کا ثواب

ملتا ہے۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، ص ۱۵۰)

(۱۸) دُرودِ تَنْجِيْنَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ
جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ
الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا
بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ
مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

شیخ محمد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس نے شیخ حسن بن علی اسوانی کے

حوالے سے بیان کیا کہ جو شخص یہ دُرود پاک (دُرودِ تَنْجِيْنَا) کسی بھی

مشکل، آفت یا مصیبت میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان فرما

دے گا اور اس کا مقصد پورا فرما دے گا۔ (مطالع المصنوعات، ص ۴۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۸) مختلف سنتوں پر عمل

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کتنے ہی کام ایسے ہیں جو ہم روزانہ اور بار بار کرتے ہیں مثلاً کپڑے پہننا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا کھانا وغیرہ، ذرا سوچئے! اگر ہم ان کاموں کو سنت کے مطابق کریں تو ہمیں سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا اور ہمارے کام بھی مکمل ہو جائیں گے۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہہ بزمِ جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ النصائح، ج ۵ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 113 پر لکھتے ہیں: جب بھی کسی سنت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ہو اُس وقت دل میں نیت حاضر ہونی ضروری ہے۔ مثلاً کپڑے پہنتے وقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اُتارتے وقت اُلٹی آستین سے پہنل کی، اسی طرح جوتے پہننے اُتارنے میں حسبِ عادت یہی ترکیب بنی یہ سب سنتیں ہیں مگر عمل کرتے وقت سُنّت پر عمل کی بالکل ہی نیت دل میں نہیں تھی تو یہ عمل ”عبادت“ نہیں، ”عادت“ کہلائے گا سنت کا ثواب نہیں ملے گا۔ دعوتِ اسلامی کے ماتحت چلنے والے ”دارُالافتاء اہلسنت“ کا نیت کے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ ملاحظہ فرمائیے: بے شک! نیت کے کسی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بلانیت کی جانے والی)

عبادتیں ”عادتیں“ بن جاتی ہیں۔ کسی عمل خیر میں نیت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جا رہا ہے دل اس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جا رہا ہو، اس نیت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے پتا چلا کہ دل کا مُتَوَجِّہ ہونا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پیش نظر ہونا ہی نیت ہے اور اسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہذا اگر عبادت میں نیت کر لی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر نیت نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: اَلنِّيَّةُ لُغَةً: الْقَصْدُ وَشَرْعًا تَوَجُّهُ الْقَلْبِ نَحْوَ الْفِعْلِ اِتِّغَاءً لِرِجَاؤِهِ اَللّٰهُ وَالْقَصْدُ بِهَا تَمْيِيزُ الْعِبَادَةِ عَنِ الْعَادَةِ۔ یعنی نیت کے لغوی معنی ہیں: ”قصد و ارادہ“ اور شرعی معنی ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کیا جا رہا ہو اور نیت سے ”عبادت“ اور ”عادت“ میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۱، ص ۹۴) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اس میں بھی ”عبادت کی نیت“ موجود ہوتی ہے اور اس کا احساس اس لئے کم ہوتا ہے کہ ابتداً بطور خاص جس قدر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بار بار عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ ہاں اگر اصلاً (یعنی بالکل) ہی نیت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقعی کوئی ثواب

نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سنت پر عمل کا جذبہ

حضرت سیدنا عبدالوہاب شہرانی قدس سرہ التورانی نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر شبلی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کو وضو کے وقت مسواک کی ضرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بہت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ عزوجل کے نزدیک چھڑ کے پر برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں، اگر بروز قیامت اللہ عزوجل نے مجھ سے یہ پوچھ لیا کہ ”تو نے میرے پیارے حبیب کی سنت (مسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) چھڑ کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اس عظیم سنت (مسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟“ تو کیا جواب دوں گا! (ملخص از لوح الانوار ص ۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اسلاف سُنّتوں سے کس قدر پیار کرتے تھے! حضرت سیدنا ابو بکر شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ایک دینار (یعنی سونے کی اشرفی) پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مسواک پر قربان کر دیا اور آہ! آج ہم اپنے آپ کو اگر چہ بڑھ چڑھ کر عاشق رسول کہلواتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ ہم میں سُنّتوں پر عمل کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا۔

مَدَنی انعامات اور سنتوں پر عمل

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ ”مَدَنی انعامات“ میں سنتوں پر عمل کے بارے میں بھی سوالات شامل ہیں، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 5 پر مَدَنی انعام نمبر 11 ہے: ”کیا آج آپ نے سنت کے مطابق پیٹھ کمرع پر دے میں پردہ، کھانے پینے کے دوران مٹی کے برتن استعمال فرمائے؟ نیز پیٹ کا قفل مدینہ لگانے (یعنی بھوک سے کم کھانے) کی کوشش فرمائی؟ (زبے نصیب! روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ پیٹ پر پتھر باندھنے کی سعادت نصیب ہو جائے) اور صفحہ 7 پر مَدَنی انعام نمبر 17 ہے: کیا آج آپ نے (پلاسٹک کی نہیں) گھجوری چٹائی پر یا نہ ہونے کی صورت میں زمین پر سوتے وقت سرھانے (اور سفر میں بھی) سنت کے مطابق آئینہ، سرمہ، کنگھا، سوئی، دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی اور قینچی ساتھ رکھی؟ نیز فراغت کے بعد بستر اور لباس تہہ کر کے رکھا؟“ اور صفحہ 16 پر مَدَنی انعام نمبر 50 ہے: ”کیا آج آپ کا سارا دن (نوکری یا دکان وغیرہ پر نیز گھر کے اندر بھی) عمامہ شریف (اور تیل لگانے کی صورت میں سر بند بھی) ڈلفیس (اگر بڑھتی ہو تو) ایک مُشت داڑھی سنت کے مطابق آدھی پنڈلی تک (سفید) کرتا سامنے جیب میں نمایاں مسواک اور ٹخنوں سے اونچے پائینچے رکھنے کا معمول رہا؟“

سنتیں سیکھئے

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ

”101 مَدَنی پھول“، ”163 مَدَنی پھول“، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16

(312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیہٴ حاصل کیجئے

اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلہوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنت کے مطابق میں ہر اک کام کروں کاش

تُو پیکرِ سنت مجھے اَللّٰہُ! بنادے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۹) عمامہ شریف باندھنا اور کھولنا

مردوں کو سر پر عمامہ شریف باندھنا سنت ہے اور اس کے بہت سے طہنی فوائد

بھی ہیں لیکن بندھا بندھا یا عمامہ شریف سر پر رکھ لینے اور اُتار کر رکھ دینے کے بجائے اگر

باندھتے وقت سنت کے مطابق ایک ایک پیچ کر کے باندھا جائے اور اسی طرح کھولا

جائے تو تحکمِ احادیث ہر بار باندھتے ہوئے ہر پیچ پر ایک نیکی اور ایک نور ملے گا اور ہر بار

اُتارنے میں ایک ایک گناہ اُترے گا۔ (ماخوذ از کنز العمال ج ۱۵، ص ۱۳۲، الحدیث ۴۱۱۲۶، ۴۱۱۳۸)

اور بار بار ہوا لگنے کی وجہ سے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ دُور بھی دُور ہوگی۔

لباسِ سنتوں سے ہو آراستہ اور

عمامہ ہو سر پر سجا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۰) توبہ کرنا

سچی توبہ ایسی آسان نیکی ہے جو ہر قسم کے گناہ کو انسان کے نامہ اعمال سے دھو ڈالتی ہے، چنانچہ سُرَّوْرِ عَالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہو۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، الحدیث: ۲۰۵۶۱، ج ۱۰، ص ۲۵۹)

جنت میں داخلہ

توبہ کرنے والا خوش نصیب، گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ دیگر فضائل مثلاً انعاماتِ جنت کا بھی مستحق ہو جاتا ہے، پارہ 28 سورہ تحریم کی آیت 8 میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ
تُوبَةُ تَصَوُّحًا عَلَى رَبِّكُمْ أَنْ
يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔

(پ ۲۸، التحریم: ۸)

توبہ کرنا مشکل کام نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچی توبہ کی صرف تین شرائط ہیں: (۱) گناہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سمجھ کر اس پر نادم ہو (۲) اسے آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور (۳) اس گناہ کی تلافی کرے (مثلاً نماز میں تھیں تو اب حساب لگا کر ادا

کرے، کسی مسلمان کو بلا اجازت شرعی اذیت دی تھی تو اس سے معافی مانگے اور کسی کا قرض دبا لیا تھا تو واپس کرے اور معافی بھی مانگے) (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۱۲۱)

معلوم ہوا کہ سچی توبہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں بس نیت صاف ہونی چاہئے،
مگر ہماری بہت بڑی تعداد توبہ جیسی آسان نیکی میں سستی و غفلت کا شکار ہے حالانکہ اس میں گناہوں کی معافی اور جنت کی حقداری جیسے فوائد موجود ہیں۔ توبہ میں تاخیر کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ نفس و شیطان اس طرح انسان کا ذہن بناتے ہیں کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے بعد میں توبہ کر لینا.. یا.. ابھی تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کر لینا.. یا.. نوکری سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد توبہ کر لینا۔ چنانچہ یہ ”نادان“ نفس و شیطان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے توبہ سے محروم رہتا ہے۔ ایسے اسلامی بھائی کو اس طرح غور کرنا چاہیے کہ جب موت کا آنا یقینی ہے اور مجھے اپنی موت کے آنے کا وقت بھی معلوم نہیں تو توبہ جیسی سعادت کو کل پر موقوف کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ جس گناہ کو چھوڑنے پر آج میرا نفس تیار نہیں ہو رہا کل اس کی عادت پختہ ہو جانے پر میں اس سے اپنا دامن کس طرح بچاؤں گا؟ اور اس بات کی بھی کیا ضمانت ہے کہ میں بڑھاپے میں پہنچ پاؤں گا یا نوکری سے ریٹائرڈ ہونے تک میں زندہ رہوں گا؟ حدیث پاک میں ہے کہ ”توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو کیونکہ موت اچانک آ جاتی ہے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والذہد، الحدیث ۱۸، ج ۴، ص ۴۸) پھر موت تو کسی خاص عمر کی پابند نہیں ہے، بچہ ہو یا بوڑھا، جوان ہو یا اُدھیڑ عمر یہ بلا امتیاز سب کو زندگی کی رونقوں کے بیچ

سے اٹھا کر قبر کے گڑھے میں پہنچا دیتی ہے، یہ وہ ہے کہ جب اس کے آنے کا وقت آجائے تو کوئی خوشی یا غم، کوئی مصروفیت یا کسی قسم کے ادھورے کام اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے، ایک دن مجھے بھی موت آئے گی اور مجھے زیرِ زمین دفن ہونا پڑے گا، اگر میں بغیر توبہ کے مر گیا تو مجھے کتنی حسرت و ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا، ابھی مہلت میسر ہے لہذا مجھے فوراً توبہ کر لینی چاہئے۔

گلوکار کی توبہ

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز کوفہ کے قریب کسی مقام سے گزر رہے تھے، ایک گھر کے پاس زاذان نامی مشہور گویا (یعنی گلوکار) نہایت ہی سُریلی آواز میں گارہا تھا اور کچھ اوباش لوگ شراب کے نشے میں مُست گانے باجے کی دُھنوں پر جھوم رہے تھے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کتنی پیاری آواز ہے! اگر یہ آواز قراءتِ قرآنِ کریم کیلئے استعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی! یہ فرما کر اپنی مبارک چادر اُس گویے (SINGER) کے سر پر ڈالی اور تشریف لے گئے۔ زاذان نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون صاحب تھے؟ لوگوں نے بتایا: مشہور صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پوچھا: انہوں نے کیا فرمایا؟ کہا: فرما رہے تھے: کتنی پیاری آواز ہے! اگر یہ آواز قراءتِ قرآنِ کریم کیلئے استعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی! یہ سُن کر اُس پر رقت طاری ہو گئی، وہ اُٹھا اور اُٹھ کر اُس نے اپنا باجاء زور سے زمین پر دے مارا،

باجے کے پرنچے اڑ گئے، پھر روتا ہوا حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو گلے سے لگایا اور خود بھی رونے لگے، پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے اللہ عزوجل سے محبت کی میں اُس سے کیوں محبت نہ کروں! **از اذان** نے گانے باجے سے توبہ کر کے حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اختیار کر لی اور قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی اور علوم اسلامیہ میں ایسا کمال حاصل کیا کہ بہت بڑے امام بن گئے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۴ ص ۷۰۰ تحت الحدیث ۲۱۹۹، غنیۃ الطالبین ج ۳ ص ۲۶۳) **اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب**

مغفرت ہو۔ اَمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

توبہ کا مَدَنی انعام

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ ”مَدَنی انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام توبہ کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 6 پر مَدَنی انعام نمبر 16 ہے: ”کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کر لی؟ نیز خدا نخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کر کے

آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟“

مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے

پئے تاجدارِ حرم یا الہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۲)
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۱) اذان دینا

اذان شعائرِ اسلام میں سے ہے اور اذان دینے کی بڑی فضیلت ہے،

حضورِ پاک، صاحبِ لواک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
 مُؤَدِّن کی آواز کی انتہاء تک اس کی مُعْطَرَت کر دی جاتی ہے، اس کی آواز جو خشک و تر
 چیز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور اسے اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی مثل
 ثواب ملتا ہے۔ (سنن نسائی، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالاذان، ج ۲، ص ۱۳)

موتی کے گنبد

رَحْمَتِ عَالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
 وسلم کا فرمانِ معظم ہے: میں جنت میں گیا، اُس میں موتی کے گنبد دیکھے اُس کی
 خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ غرض کی: آپ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت کے مُؤَدِّنوں اور اماموں کیلئے۔

(الْمُبَاحُ لِلَّهِ نَبِيْرُ السُّبُطِ ص ۲۵۵ حدیث ۳۱۷۹)

آج کل اکثر مساجد میں مُؤَدِّن مقرر ہوتے ہیں وہاں پر مُؤَدِّن سے اذان

دینے کی اجازت مانگ کر اسے آزمائش میں نہ ڈالا جائے اگر وہ خود پیش کش کرے تو جُدا بات ہے، بہر حال جو اذان دے سکتا ہو اسے چاہئے کہ جب جب موقع ملے اس فضیلت کے حصول میں کوتاہی نہ کرے مثلاً اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۶۲، ۷۸) اسی طرح اگر کوئی شخص شہر کے باہر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

مَدَنی انعامات اور اذان

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”مَدَنی انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام اذان کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 21 پر مَدَنی انعام نمبر 64 ہے: کیا آپ نے اذان اور اسکے بعد کی دُعا، قرآن شریف کی آخری دس سورتیں، دُعاے قنوت، التَّحِیَّات، دُرودِ ابراہیم علیہ السلام اور کوئی ایک دُعاے ماثورہ یہ سب مَخارج سے حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ زبانی یاد کر لئے ہیں؟ نیز اس ماہ کی پہلی پیر شریف کو (یارہ جانے کی صورت میں کسی اور دن) یہ سب پڑھ لئے ہیں؟

(۱۲) اذان کا جواب دینا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ”فیضانِ اذان“ کے صفحہ 4 پر شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی: یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے دُگنا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، ج ۵۵، ص ۷۵)

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرما دیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوجود بھی ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارک میں جوابِ اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“ یہ دو کلمات ہیں اس طرح پوری اذان میں ۱۵

کلمات ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَدِّن جو کہتا جائے

اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو ۱۵ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ۱۵ ہزار درجۂ جات بلند ہونگے اور ۱۵ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔

فجر کی اذان میں دو مرتبہ **الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ التَّوْمَةِ** ہے تو فجر کی اذان میں ۱۷ کلمات ہوئے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار درجۂ جات کی بلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔

اقامت میں دو مرتبہ **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ** بھی ہے یوں اقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔

الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن اہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار درجۂ جات بلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار درجۂ جات بلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔

اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: کیا تمہیں

معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضرور دیتے تھے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، ج ۴۰، ص ۴۱۲، ۴۱۳ ملخصاً)

اللَّهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ أَنْ بَرَحْتُمْ هُوَ وَأَنْ كُنْ صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتُهُ

گناہ گدار کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا

مگر اے عَفُو تَرے عَفْو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحب کو چاہئے کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ**

اَللّٰهُ اَكْبَرُ دونوں مل کر (! غیر سُنّتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کَلِمہ

ہیں دونوں کے بعد سُنّتہ کرے (یعنی چُپ ہو جائے) اور سُنّتہ کی مقداریہ ہے کہ جواب

دینے والا جواب دے لے، سُنّتہ کا تَرْک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مُسْتَحَب

ہے۔ (دُرُخْتَارُ رَوَدُ الْاُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۶) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب **مُؤَذِّن** صاحب

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سُنّتہ کریں (یعنی خاموش ہوں) اُس وقت

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ اسی طرح دیگر کلمات کا جواب دے۔ جب مُؤَدِّن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو سننے والا یہ کہے: صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ: آپ پر رُود ہو یا رسول اللہ (صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۸۴)

جب دوبارہ کہے تو سننے والا یہ کہے:

قُرْآنَ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگائے، آخر میں کہے:

اَللّٰهُمَّ مَتَّعْنِیْ بِالسَّعَةِ وَالْبَصْرِ اے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! میری سننے اور دیکھنے کی (اِیضاً) قُوَّت سے مجھے نفع عطا فرما۔

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسے اپنے پیچھے پیچھے

جَنّت میں لے جائیں گے۔ (اِیضاً)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں (چاروں بار)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَدِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لَا حَوْلَ بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملا لے:

مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ ترجمہ: جو اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا

(دُرِّ مُخْتَار رَوْرُ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ التَّوْمِ کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ترجمہ: تُو سچا اور نیکو کار ہے اور تُو نے حق کہا ہے۔
(دُرُوحُ رُوژُ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۸۳)

اقامت کا جواب مُسْتَحَب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا

ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں کہے:

أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قائم رکھے جب
تک آسمان اور زمین ہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

جوابِ اذان کا مَدَنی انعام

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”مَدَنی

انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام اذان کا جواب دینے کے بارے میں بھی ہے،

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر

مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 3 پر مَدَنی انعام نمبر 4 ہے: کیا آج

آپ نے بات چیت، چلت پھرت، اٹھانا رکھنا، فون پر گفتگو اسکوٹر کا چلانا وغیرہ تمام

کام کا ج موقوف کر کے اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (اگر پہلے سے کھاپی رہے ہوں اور

اذان شروع ہو جائے تو کھانا پینا جاری رکھ سکتے ہیں)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۳) اذان کے بعد کی دعا پڑھنا

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرانجہ
 السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَ
 بِالْإِسْلَامِ دِينًا** تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول... الخ، ص ۲۰۴، الحدیث: ۳۸۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۴) وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا

اگر ہم وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ لیں تو اس کام میں
 چند سیکنڈز لگیں گے لیکن جب تک ہمارا وضو رہے گا ہمارے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی
 جاتی رہیں گی، حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ،
 سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے

دینہ

۱: ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے،
 اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے بندے اور رسول
 ہیں۔ میں اللہ عزوجل کے رب ہونے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رسول ہونے اور
 اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں۔

ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جب تم وضو کرو تو بِسْمِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اُس وقت تک تمہارے فرشتے (یعنی کراماً کاتبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (المعجم الصغیر، جزء ۱، ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۵) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا

وضو کرنے کے بعد اگر ہم آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھ لیں تو ہمارے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے، حدیث پاک میں ہے: جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کلمہ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔ (سنن داری، ج ۱، ص ۱۹۶، حدیث ۷۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۶) با وضو رہنا

ہر وقت با وضو رہنا بڑی سعادت کی بات ہے اور یہ زیادہ مشکل بھی نہیں، صرف یہ کرنا ہوگا کہ جب بھی وضو ٹوٹ جائے دوبارہ کر لیا جائے، رفتہ رفتہ عادت بن ہی جائے گی لیکن ہر بار نیت کرنا نہ بھولنے گا۔ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: بیٹا! اگر تم ہمیشہ با وضو رہنے کی

اسیطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ ملک الموت جس بندے کی روح حالتِ وضو میں قبض

کرتا ہے اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔ (فُحْبُ الْإِيْمَان ج ۳ ص ۲۹ حدیث ۲۷۸۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

ہمیشہ باؤِ ضرور ہونا مستحب ہے۔ (فتاویٰ رضویہؒ ج ۱ ص ۷۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”احمد رضا“ کے سات حُرُوف کی

نسبت سے ہر وقت باؤِ ضرور ہونے کے سات فضائل

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بعض عارفین

(رَحْمَتُ اللہِ الْمُبِیْن) نے فرمایا: جو ہمیشہ باؤِ ضرور ہے اللہ تعالیٰ اُس کو سات فضیلتوں سے

مُشَرَّف فرمائے: {1} ملائکہ اس کی صحبت میں رَغبت کریں {2} قلم اُس کی نیکیاں

لکھتا رہے {3} اُس کے اَعْضاء تسبیح کریں {4} اُس سے تکبیرِ اوّلیٰ فوت نہ ہو

{5} جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جنّ و انس کے شر سے اُس کی

حِفَاظت کریں {6} سکرَاتِ موت اس پر آسان ہو {7} جب تک باؤِ وضو ہو امانِ الہی

میں رہے۔ (ایضاً ص ۷۰۲، ۷۰۳)

باؤِ ضرور ہونے کا مَدَنی اِنعام

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”مَدَنی

اِنعامات“ میں سے ایک مَدَنی اِنعام باؤِ ضرور ہونے کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 13 پر مَدَنی انعام نمبر 39 ہے: کیا آج آپ حتی الامکان دن کا اکثر حصہ باؤضور ہے؟

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت

رہوں باؤضو میں سدا یا الہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۷) باؤضو سونا

اگر سونے سے پہلے وُضو کر لیا جائے تو رات بھر ایک فرشتہ ہمارے لئے دُعاے مغفرت کرتا رہے گا اور ہمیں روزے دار کی سی عبادت کا ثواب بھی ملے گا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُما صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے اُجسام کو خوب پاک رکھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں پاک فرمادے گا کیونکہ جو شخص پاک رہتے ہوئے رات گزارتا ہے تو اس کے پہلو میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے اور رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی جس میں وہ یہ دُعا نہ کرتا ہو: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے بندے کی مغفرت فرمادے کیونکہ یہ باؤضو سورا ہے۔ (طبرانی اوسط، الحدیث ۵۰۵۷، ج ۴، ص ۲۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: باؤضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ (کنز العمال ج ۹ ص ۱۲۳ حدیث ۲۵۹۹۴)

(۱۸) مسجد میں آباد کرنا

مسجد میں نماز پڑھنا، تلاوت کرنا، اپنی آخرت کے بارے میں غور و فکر کرنا، علم دین اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتیں سیکھنا سکھانا، یہ سب مسجد کو آباد کرنے والے کام ہیں، بڑے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں اور اس بشارت نبوی کے حقدار بنتے ہیں کہ مسجد پر ہیزگار کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی رحمت، رضا اور پل صراط سے باحفاظت گزار کر اپنی رضا والے گھر جنت کی ضمانت دیتا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، باب لزوم المسجد، ج ۲، ص ۱۳۴، الحدیث: ۲۰۲۶)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ”دعوتِ اسلامی“ مسجدوں سے دور ہو جانے والے اسلامی بھائیوں کو پھر سے مسجد کا رُخ کروانے کے لئے بھی کوشاں ہے تاکہ ہماری مساجد آباد رہ سکیں، آئیے! آپ بھی دعوتِ اسلامی کی ”مسجد بھر و تحریک“ کا حصہ بن جائیے اور مسجد کو آباد رکھنے کے لئے اپنا حصہ ڈالئے۔ مسجد آباد رکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ کتنا راضی ہوتا ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ ذکر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنا لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد... الخ، ج ۱، ص ۴۳۸، الحدیث: ۸۰۰)

مسجد بھر و تحریک جاری رہے گی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(۱۹) مسجد سے محبت کرنا

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دوعالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، ج ۲، ص ۱۳۵، الحدیث: ۲۰۳۱)

کیا مسجد سے بہتر بھی کوئی جگہ ہے؟

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِینُ کو مسجد سے کتنی محبت ہوتی تھی اور وہ مسجد کو آباد رکھنے کی کیسی کوششیں فرمایا کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے، چنانچہ حضرت سیدنا محمد بن منکدر علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا زید بن ابوزید علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھے اس طرح اپنے نفس کا محاسبہ فرما رہے تھے کہ بیٹھ جا! تُو کہاں جانا چاہتا ہے، کیوں جانا چاہتا ہے؟ کیا مسجد سے بھی بہتر کوئی جگہ ہے جہاں تو جانا چاہتا ہے؟ دیکھ تو سہی! یہاں رحمتوں کی کیسی برسات ہے؟ جبکہ تُو چاہتا ہے کہ باہر جا کر کبھی کسی کے گھر کو دیکھے، کبھی کسی کے گھر کو۔

(ذم الہوی، الباب الثالث، ص ۵۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۰) عمامے کے ساتھ نماز پڑھنا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سر پر عمامہ شریف باندھ کر نماز پڑھنے سے اس کا

ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ عمامے کی فضیلت پر مشتمل تین فرامینِ مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ کیجئے: ﴿عمامے کے ساتھ دو رکعت نماز بغیر

عمامے کی 70 رکعتوں سے افضل ہیں﴾ (الفردوس بآثور الخطاب ج ۳ ص ۴۱۰، الحدیث ۳۰۵۳)

﴿عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے﴾ (ایضاً، ج ۲ ص ۳۱، الحدیث ۳۶۲۱)

﴿قنای رضویہ مخرجہ، ج ۶ ص ۲۱۳﴾ ﴿عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمُعوں

کے برابر ہے﴾ (ابن عساکر، ج ۳ ص ۳۵۴)

مُحَقِّق عَلَی الْإِطْلَاق، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِينَ، حضرت علامہ شیخ عبدالحق

مَحْرُوث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: دَسْتَارُ مُبَارَكٍ اَنْحَضَرَتْ (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم) دَرْ اَكْثَرِ سَفِيْدٍ بُودْ وَگاہے سیاہ اَحِیَانَا سَبَزْ۔ مَی اَکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا

تھا۔ (کشف الالتباس فی استجاب اللباس للشیخ عبدالحق الدہلوی، ص ۳۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سبز

رنگ کا عمامہ شریف بھی سبز سبز گنبد کے مکین، رحمۃً لِلْعٰلَمِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے سرِ انور پر سجایا ہے، دعوتِ اسلامی نے سبز سبز عمامے کو اپنا شعار بنایا ہے، سبز

سبز عمامے کی بھی کیا بات ہے! میرے مکی مدنی آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کے روضۂ انور پر بنا ہوا جگمگ جگمگ کرتا گنبد شریف بھی سبز سبز ہے!

عاشقانِ رسول کو چاہئے کہ سبز سبز رنگ کے عمامے سے ہر وقت اپنے سر کو ”سر سبز“ رکھیں اور سبز رنگ بھی ”گہرا“ ہونے کے بجائے ایسا پیارا پیارا اور نکھر نکھرا سبز ہو کہ دُور دُور سے بلکہ رات کے اندھیرے میں بھی سبز سبز گنبد کے سبز سبز جلووں کے طفیل جگمگاتا نور برساتا نظر آئے۔

(۱۶۳ مدنی پھول، ص ۲۷)

نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت
وہاں دن رات اُن کا سبز گنبد جگمگاتا ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۱) نماز سے پہلے مسواک کرنا

مسواک کرنا بڑی پاکیزہ سنت مبارکہ ہے، لیکن اگر نماز سے پہلے مسواک کر لی جائے تو نماز کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ الترغیب والترہیب میں ہے:

دور رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی 70 رکعتوں سے افضل ہے۔

(الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۱۰۲، الحدیث: ۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۲) پہلی صف میں نماز پڑھنا

جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں 27 گنا زیادہ ہے لیکن جماعت کی پہلی صف میں نماز پڑھنے کی مزید فضیلت ہے، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بشارت نشان

ہے: پہلی صف ملائکہ کی صف کی مثل ہے، اور اگر تم پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اسے حاصل کرنے کیلئے جلدی جلدی آگے بڑھتے۔ (مسند احمد، الحدیث ۲۳۱۳، ج ۸، ص ۵۷) ایک اور مقام پر پہلی صف کی رغبت دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے، تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، الحدیث ۶۱۵، ج ۱، ص ۲۲۴) بہار شریعت جلد اول حصہ سوم صفحہ 586 پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے لکھا ہے: مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلى هذا القیاس۔

(بہار شریعت)

لہذا ہمیں ہر نماز پہلی صف میں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن پہلی صف میں اس طرح نہ گھسا جائے کہ دوسروں کو تکلیف ہو، پھنس کر کھڑے ہونے سے بھی بچئے کہ صف ٹیڑھی ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

پہلی صف کا مَدَنی انعام

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”مَدَنی انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے حوالے سے بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 3 پر مَدَنی انعام نمبر 2 ہے: کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کیساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟

نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی
میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یا الہی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۳) صف میں داہنی طرف کھڑے ہونا

اگر کوشش کر کے امام صاحب کے سیدھے ہاتھ کی طرف کھڑے ہو جائیں
تو ہم ایک اور فضیلت کو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے، چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت
سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے صفوں
کی داہنی جانب نماز پڑھنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یستحب ان یشی الامام فی الصف، الحدیث ۶۷۷، ج ۱، ص ۲۶۸)

بہارِ شریعت جلد اول حصہ سوم صفحہ 586 پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے
لکھا ہے: مقتدی (یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے) کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام
سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔ (بہارِ شریعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۴) صف میں خالی جگہ پر کرنا

جماعت کے دوران صف میں خالی جگہ پر کرنا بھی بے حد آسان نیکی ہے

اور اس کی بھی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو صف کے خلا کو پُر کریگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

(طبرانی اوسط، الحدیث ۵۷۹۷، ج ۴، ص ۲۲۵)

مغفرت کر دی جائے گی

حضرت سَیِّدُنا ابی جُحَیْفَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیَّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو صف کے خلا کو پُر کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، باب صلۃ الصفوف وسدالفرج، الحدیث ۲۵۰۳، ج ۲، ص ۲۵۱)

بہار شریعت میں ہے: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اور یہ وہاں ہے جہاں فتنہ و فساد کا احتمال نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ج ۱، ص ۵۸۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۵) نماز کے انتظار میں بیٹھنا

نماز ایسی عبادت ہے جس کا انتظار کرنے والا بھی ثواب کا حقدار ہو جاتا ہے، رسولِ نذیر، سرِ اِمْرِ مُنِیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا قیام کرنے والے کی طرح ہے اور اپنے گھر سے نکلنے کے

وَقْتُ سَے لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، الحدیث ۲۰۳۶، ج ۳، ص ۲۲۳)

گناہوں کو مٹانے والا عمل

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللّٰہُ

تعالٰی علیہ والہ وسلم نے ایک جگہ وضو فرمایا پھر اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف

رخ کر کے فرمایا: کیا میں تمہیں گناہوں کو مٹانے والے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: مُشَقَّت کے

وَقْتُ کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے آمد و رفت رکھنا اور ایک نماز کے بعد

دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ (مسند احمد، مسند الانصار، الحدیث ۲۲۳۸۹، ج ۸، ص ۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۶) روزہ افطار کروانا

کسی کا روزہ افطار کروانا بھی بہت بڑی مگر آسان نیکی ہے، اس کے لئے

سموسوں، پکڑوؤں، پھلوں اور طرح طرح کی ڈشوں کا ہونا ضروری نہیں بلکہ صُرف

پانی سے روزہ افطار کروا کے بھی ثواب کمایا جاسکتا ہے، حضرت سپیدنا سلمان فارسی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو حلال کمائی سے کسی روزے دار کو افطار کروائے تو

فَرِشتے پورا رمضان اس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور شبِ قدر میں

حضرت جبرائیل امین عَلَیْهِ السَّلَام اس سے مصافحہ فرمائیں گے اور جس شخص سے حضرت جبرائیل امین عَلَیْهِ السَّلَام مصافحہ فرماتے ہیں اس کا دل نرم اور آنسو کثیر ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کی: ”یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر کسی کے پاس اتنا نہ ہو تو؟“ ارشاد فرمایا: ”چاہے ایک لقمہ یا روٹی کا ٹکڑا ہی ہو۔“ ایک اور شخص نے عرض کی: ”یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر کسی کے پاس اتنا بھی نہ ہو تو؟“ ارشاد فرمایا: ”چاہے پانی ملا ہوا تھوڑا سا دودھ ہی ہو۔“ ایک اور شخص نے عرض کی: ”اگر اتنا بھی نہ ہو تو؟“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پانی کے ایک گھونٹ سے ہی افطار کروادے (تب بھی یہ ثواب پائے گا)۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل من اعان حاجا... الخ، ص ۳۶۶، الحدیث: ۱۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۷) سلام میں پہل کرنا

ایک دوسرے کو سلام کرنے سے ثواب بھی ملتا ہے اور آپس میں محبت بڑھتی ہے لیکن سلام میں پہل کرنے والا زیادہ فائدہ پاتا ہے۔ سلام میں پہل کرنے والا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مُتَرَبِّب ہے سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (الجامع الصغیر، ص ۶۳، الحدیث: ۷۸۴)

صَرَف سلام کرنے کے لئے بازار جایا کرتے

حضرت سیدنا طفیل بن ابی بن کعب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

صبح کے وقت حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتا تو وہ مجھے اپنے ساتھ بازار لے جاتے جہاں وہ معمولی چیزیں بیچنے والے، دکاندار اور مسکین یا کسی اور کے سامنے سے گزرتے تو سب کو سلام کرتے۔ ایک دن جب انہوں نے مجھے بازار چلنے کو کہا تو میں نے پوچھا: آپ بازار جا کر کیا کریں گے! آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں نہ سودے کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں، کسی چیز کا نرخ چکاتے ہیں نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ آپ یہیں بیٹھے بیٹھے ہمیں حدیثیں سنا دیا کریں۔ انہوں نے فرمایا: ہم سلام کرنے کے لیے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا۔ اسے سلام کریں گے۔ (الموطا للامام مالک، ج ۲، ص ۴۴۴-۴۴۵ حدیث: ۱۸۴۴)

سلام کرنے کا مَدَنی انعام

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”مَدَنی انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام سلام کرنے کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 4 پر مَدَنی انعام نمبر 6 ہے: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۸) سلام کے الفاظ بڑھانا

اگرچہ سلام کی سنت صرف ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کہنے سے ادا ہو جائے گی لیکن اگر اس کے ساتھ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ بڑھالیا جائے تو زیادہ ثواب ہے، چنانچہ ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہُ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”دس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کی: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے بھی سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”بیس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک اور شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ“ پھر وہ بیٹھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تیس نیکیاں ہیں۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف السلام، ج ۴، ص ۴۹۹، الحدیث: ۵۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۹) خندہ پیشانی سے سلام کرنا

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا لوگوں کو خندہ پیشانی سے سلام کرنا بھی صَدَقَہ ہے۔ (شعب الایمان، ج ۶، ص ۲۵۳، الحدیث ۸۰۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۰) مصافحہ کرنا

دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصَافَحَہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنت ہے۔ نبی مَکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مَعْظَم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصَافَحَہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پُر تپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، ج ۵، ص ۷۹، الحدیث: ۷۶۷۲)

گناہ جھڑتے ہیں

سَيِّدُ الْمُبْلَغِیْنَ، رَحْمَۃُ اللّٰلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملاقات کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے تیز آندھی میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور ان

دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(المعجم الکبیر، مسند سلمان فارسی، ج ۶، ص ۲۵۶، الحدیث: ۶۱۵۰)

جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت سیدنا نَفِیعَ اَعْمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر

مجھ سے مصافحہ فرمایا اور مسکرا نے لگے پھر پوچھا: ”کیا تم جانتے ہو میں نے ایسا کیوں

کیا؟“ میں نے عرض کی: ”نہیں۔“ تو فرمانے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلّم نے مجھے شرفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ سے پوچھا،

”جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟“ تو میں نے عرض کی: ”نہیں۔“ تو آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے

ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے اللہ عزّوجلّ کے لئے مسکراتے ہیں تو ان کے

جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(المعجم الاوسط، ج ۵، ص ۳۶۶، الحدیث: ۷۳۰)

امیر اہلسنت کی خاموش انفرادی کوشش

مُصَافَحَہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال

وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت،

ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۷۱، ملخصاً) شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مصافحہ کرتے وقت نہ صرف خود اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں بلکہ ملاقات کرنے والے اسلامی بھائیوں کی توجہ اس سنت کی طرف دلاتے رہتے ہیں، چنانچہ ایک مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جب مجھے شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے مصافحہ کرنے کا شرف ملا تو خلاف معمول آپ دامت برکاتہم العالیہ کافی دیر تک میرے ہاتھ کو تھامے رہے، میں نے غور کیا تو میرے ہاتھ خالی نہ تھے بلکہ میں نے کوئی چیز پکڑ رکھی تھی، میں سارا معاملہ سمجھ گیا لہذا میں نے وہ چیز فوراً جیب میں ڈالی اور خالی ہاتھ دوبارہ مصافحہ کیا۔ اس پر امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: خاموش التجا سمجھنے کا شکریہ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

(۳۱) خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا

جب بھی کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو عاجزی کا بازو بچھاتے ہوئے خندہ پیشانی سے ملنے کی کوشش کیجئے، نیکیوں کے خزانے میں اضافہ ہو جائے گا۔ خاتمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے اور تمہارا کسی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، ج ۵، ص ۱۱۱، الحدیث: ۱۴۷۱۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

(۳۲) دُعا کرنا

دُنیا کے بڑے سے بڑے امیر شخص سے جب بار بار کچھ مانگا جاتا ہے تو وہ اُکتا کر ناراض ہو جاتا ہے لیکن اس دنیا کا خالق و مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا جو ادا اور کریم ہے کہ اسے اپنے بندوں کا مانگنا بہت پسند ہے ان میں سے جو جتنا زیادہ دُعا مانگے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اتنا ہی خوش ہوگا۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کثرت سے دُعا مانگا کرتے تھے حتیٰ کہ سونے جاگنے، کھانے پینے، کپڑے پہننے اتارنے، بیت الخلاء جانے اور آنے کے وقت اور وضو کرنے کے دوران بھی دُعا مانگا کرتے تھے۔ دُعا کسی بھی وقت کسی بھی جائز و ممکن چیز کے لئے مانگی جاسکتی ہے البتہ دُعا کے آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بہر حال دُعا دنیاوی مقاصد کے لئے مانگی جائے یا اخروی، عبادت میں شمار ہوتی ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے بلکہ دُعا تو عبادت کا مغز ہے، چنانچہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”دُعا عبادت کا مغز ہے۔“

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الحدیث ۳۳۸۲، ج ۵، ص ۲۳۳)

دُعا مومن کا ہتھیار ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: دُعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور ہے۔

(مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، الحدیث ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۱۶۲)

دُعا کے تین فائدے

حضرت سیدنا ابوسعید خُدْری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ الْمُبَلِّغین، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی ایسی دُعا مانگتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تین میں سے ایک خصلت عطا فرماتا ہے: (۱) یا تو اس کی دُعا جلد قبول کر لی جاتی ہے (۲) یا اسے آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے (۳) یا پھر اس سے اسی کی مثل کوئی برائی دور کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”پھر تو ہم بہت زیادہ دُعا ئیں مانگا کریں گے۔“ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ دُعا ئیں قبول فرمانے والا ہے۔

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۱۳۳، ج ۴، ص ۷۳)

مَدَنی انعامات اور آداب دُعا

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”مَدَنی انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام آداب دُعا کے حوالے سے بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 15 پر مَدَنی انعام نمبر 44 ہے: کیا آج آپ نے نماز اور دُعا کے دوران خشوع اور خضوع (خشوع یعنی بدن میں عاجزی اور خضوع یعنی دل میں گر گڑانے کی کیفیت) پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟ نیز دُعا میں ہاتھ

اٹھانے کے آداب کا لحاظ رکھا؟

ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر

کروں خاشعانہ دُعا یا الہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۳) قبرستان والوں کے لئے دُعا کرنا

جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ

النَّخِرَةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤَمَّنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِكَ

وَسَلَامًا ۚ تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک جتنے مومن

فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دُعا ئے مغفرت کریں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸ ص ۲۵۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۴) آیت یا سنت سکھانا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے

قرآن مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنت سکھائی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس

کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔

دینہ

۱: ترجمہ: اے اللہ عزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے

رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو ان پر اپنی رحمت اور میرا سلام پہنچا دے۔

جبکہ ذوالنورین، جامع القرآن حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ مُبین کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے۔ (جمع الجوامع، ج ۷، ص ۲۰۹، الحدیث: ۲۲۳۵۴-۲۲۳۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں کے حریص بن جائیے، عموماً عشا کے بعد کم و بیش 40 منٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مددسۃ المدینہ (بالغان) میں داخلہ لے لیجئے، اس میں خود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھائیے۔ آپ کو سیکھنے والے کی نسبت دُگنا ثواب ملے گا نیز وہ جب تلاوت کرے گا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی اُس کی تلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سنتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سنت سکھا دی تو اب وہ جب جب اُس سنت پر عمل کرے گا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی اُس سنت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۵) نیکی کی دعوت دینا

کسی کو نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے روکنا اہم ترین نیکیوں میں سے ایک ہے مگر قدرے آسان ہے اور اس کے بے شمار فضائل ہیں، چنانچہ نبیِ حاشر، رسولِ صابر و شاکر، محبوبِ ربِّ قادرِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ

تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اونٹ ہوں۔ (مسلم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶) حضرت علامہ یحییٰ بن شرف نووی (ن۔ و۔ وی) علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث نبوی (ن۔ ب۔ وی) کی شرح میں لکھتے ہیں: سُرخ اونٹ اہل عرب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اس لئے ضرب المثل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرخ اونٹوں کا ذکر کیا گیا۔ انْخُروی (اُخ۔ روی) اُمور کو دنیوی چیزوں سے تشبیہ (تش۔ بیہ یعنی مثال) دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذرہ بھی دُنیا اور اس جیسی جتنی دُنیا میں تصوّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج ۸، جزء ۱۵، ص ۱۷۸)

تمام عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا

سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، جنابِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جو ہدایت کی طرف بلائے اُس کو تمام عالمین (یعنی عمل کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے اُن (عمل کرنے والوں) کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اُس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔ (مسلم ص ۱۳۳۸ حدیث ۲۶۷۴)

مفسرِ شہیر، حکیمِ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْمَنَّانِ فرماتے ہیں: یہ حکم (عام ہے یعنی) نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صدقے

سے تمام صحابہ، ائمہ مجتہدین، علماء متقدمین و متأخرین سب کو شامل ہے مثلاً اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنیں تو اُس مبلغ کو ہر وقت ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہو گا اور ان نمازیوں کو اپنی اپنی نمازوں کا ثواب، اس سے معلوم ہوا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا ثواب مخلوق کے اندازے سے ورا ہے۔ رب (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: **وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ** ① (پ ۲۹، القلم: ۳) (ترجمہ کنز الایمان: اور ضرورتاً تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے) ایسے ہی وہ مُصَنِّفین جن کی کتابوں سے لوگ ہدایت پا رہے ہیں قیامت تک لاکھوں کا ثواب انہیں پہنچتا رہے گا، یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں: **لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى** ② (پ ۲۷، النجم: ۳۹) (ترجمہ کنز الایمان: آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش) کیونکہ یہ ثوابوں کی زیادتی اس کے عمل تبلیغ کا نتیجہ ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس میں گمراہیوں کے مُوجِدین مُبَلِّغین (یعنی گمراہی ایجاد کرنے اور گمراہی دوسروں کو پہنچانے والے) سب شامل ہیں تا قیامت ان کو ہر وقت لاکھوں گناہ پہنچتے رہیں گے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے کی حرص اپنا لیجئے، دوسروں کو نمازی بنانے کی ہم تیز سے تیز تر کر دیجئے، جب بھی نماز باجماعت کیلئے سُوئے مسجد جانے لگیں، دوسروں کو ترغیب دیکر ساتھ لیتے جائیے، جنہیں نماز نہیں آتی انہیں نماز سکھائیے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی مسلمان نمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ علا قائی دورہ برائے

نیکی کی دعوت اور مدنی قافلہوں میں سنتوں بھرے سفر کے ذریعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی زوردار مہم چلا کر مسلمانوں کو ”نیک بنانے کی مشین“ بن جائیے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

فائدہ آخرت کے بنانے میں ہے سب مبلغ کہیں قافلے میں چلو
دین پھیلائیے، سب چلے آئیے کہتے عطار ہیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرت سید ناموسی کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۸۴)

سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر آپ کسی کو نیکی کی دعوت دیں گے تو ایک ایک کلمے (لفظ، قول یا بات) کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے۔ فرض کیجئے! آپ نے کسی دن مسجد میں صرف ایک اسلامی بھائی کے سامنے ”فیضانِ سنت“ سے درس دیا اور اُس میں دو صفحات پڑھ کر سنائے، اب اگر ان میں بیس باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں تو درس سننے والا وہ اسلامی بھائی ان پر عمل کرے یا نہ

کرے آپ کے نامہ اعمال میں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیس سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر آپ سے دَرس سُن کر اُس اسلامی بھائی نے عمل کرنا شروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا آپ کو بھی برابر اس عمل کرنے والے جتنا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے آپ کے دَرس سے سیکھی ہوئی کوئی سنّت کسی اور تک پہنچائی تو اِس کا ثواب اس پہنچانے والے کو بھی ملے گا اور آپ کو بھی۔ اِس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ نیکی کی دعوت کا آخرت میں ملنے والا ثواب بندہ اگر دُنیا ہی میں دیکھ لے تو کوئی لمحہ بیکار نہ جانے دے، ہر وقت ہی نیکی کی دعوت کی دھو میں مچا تا رہے۔ (ماخوذ از نیکی کی دعوت، ص ۲۳۱)

میں نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاؤں

تو کر ایسا جذبہ عطا یا الہی

سمجھانا کب واجب ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 80 صفحات پر مشتمل رسالے ”زلزلہ اور اس کے اسباب“ کے صفحہ 5 پر شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: عام حالات میں اگرچہ نیکی کی دعوت دینا مُسْتَحَب ہے مگر بعض صورتوں میں یہ واجب ہو جاتی ہے۔ واجب ہونے کی صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کر رہا ہو اور ہمارا نظرنِ غالب ہو کہ اس کو منع کریں گے تو یہ مان جایگا تو اب اس کو بتانا، سمجھانا، منع کرنا واجب ہے۔ اب ہم کو غور کرنا چاہئے کہ یہ

واجب کون ادا کر رہا ہے؟ مثلاً آپ دیکھ رہے ہیں کہ فلاں بلا عذر شرعی نماز کی جماعت ترک کرنے کا گناہ کر رہا ہے اور وہ آپ سے چھوٹا بھی ہے بلکہ آپ کا ماتحت، ملازم یا بیٹا بھی ہے اور آپ کا ظن غالب بھی ہے کہ سمجھاؤں گا تو مان جائیگا مگر آپ اُس کی اصلاح کی کوشش نہیں فرماتے تو آپ گنہگار ہوں گے۔!

(زلزلہ اور اس کے اسباب، ص ۵)

عطا ہو ”نیکی کی دعوت“ کا خوب جذبہ کہ

دُور دھوم سنتِ محبوب کی مچا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

فائدہ ہی فائدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی بات بتانے، گناہ سے نفرت دلانے اور

ان کاموں کیلئے کسی پر انہر اودی کوشش کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جس

کو سمجھا یا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی اِنْ شَاءَ اللَّهُ

عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے، آئیے اور ساری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا درد

رکھنے والی ”مدنی تحریک“، یعنی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ”اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی

دینہ

۱: نیکی کی دعوت کی ضرورت، اہمیت اور مزید فضائل جاننے کے لئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم

العالیہ کی تصنیفِ بابرکت ”نیکی کی دعوت“ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

كوشش“میں لگ جائیے۔ اپنی اصلاح كی كوشش كیلئے مَدَنی انعامات كے مطابق عمل اور ساری دنیا كے لوگوں كی اصلاح كی كوشش كیلئے عاشقانِ رسول كے مَدَنی قافلوں میں سفر كو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آپ كی ترغیب و تحریص كیلئے ایک مُشكُبار ”مَدَنی بہار“ آپ كے گوش گزار كی جاتی ہے، چنانچہ

عصیاں كا مریض ”عالم“ بن گیا

حافظ آباد (پنجاب، پاکستان) كے ایک اسلامی بھائی كی تحریر كا خلاصہ ہے:

۱۴۱۲ھ بمطابق 1993ء كی بات ہے كہ جب میں آٹھویں كلاس كا طالب علم تھا۔ ٹی وی اور وی سی آر پر فلمیں دیکھنا، گانے باجے سننا، بدنگا ہی كرنا، والدین كی نافرمانی كرنا، بات بات پر ہر كسی كو جھاڑ دینا اور دن بھر آوارہ گردی كرتے رہنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ ایک روز میرے ایک كلاس فیلو نے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت كی عالمگیر غیر سیاسی تحریك دعوتِ اسلامی كا تعارف پیش كیا اور مجھے دعوت دی كہ ہر جمعرات كو مغرب كی نماز كے بعد دعوتِ اسلامی كا ہفتہ وار سنتوں بھر ا اجتماع ہوتا ہے آپ بھی سنتوں كی تربیت كیلئے اس اجتماع میں شركت فرمایا كریں۔ میں نے سوچا ایک بار شركت كرنے میں كیا حرج ہے! لہذا ایک دن میں بھی اجتماع میں شریك ہو گیا۔ جب وہاں كے روح پرور مناظر دیکھے تو دل كو بڑی فرحت ملی خصوصاً اجتماع كے بعد اسلامی بھائیوں كی آپس میں ملاقات كے انداز نے تو مجھے حیران كر دیا كہ نہ تو آپس میں كوئی جان پہچان، نہ ہی كوئی رشتہ داری اس كے باوجود

ایک دوسرے سے کیسے پر جوش انداز میں مسکرا کر مصافحہ و معافہ کر رہے ہیں اس کا مجھ پر گہرا اثر پڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگا اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر آپ کی نگاہ فیض اثر سے نہ صرف گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو گیا بلکہ ۱۴۱۹ھ بمطابق 1999ء میں اپنے والدین سے اجازت لے کر پنجاب سے باب المدینہ (کراچی) آ گیا اور دعوتِ اسلامی کے تعلیمی ادارے ”جامعۃ المدینہ“ میں داخلہ لے کر حصولِ علم دین میں مشغول ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ بمطابق نومبر 2006ء میں عالم کورس مکمل کر لیا اور میری خوش نصیبی کہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے سر پر دستِ فضیلت سجائی۔ اس وقت میں دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ جامعۃ المدینہ میں تدریسی خدمات بھی سر انجام دے رہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۶) جمعہ کے دن ناخن کاٹنا

جُمُعہ کے دن ناخن کاٹنے مستحب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا انتظار نہ کیجئے (در مختار، ج ۹، ص ۶۲۸) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولینا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخن تَر شوائے

(کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے مجمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو مجمعے کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔

(درمختار، رد المحتار ج ۹ ص ۶۲۸، بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶ ص ۵۸۳)

ناخن کاٹنے کا طریقہ

ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (درمختار ج ۹ ص ۶۷۰، احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۹۳)

پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (ایضاً)

(ماخوذ از 101 مدنی پھول، ص ۱۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۳۷) صالحین کا ذکرِ خیر کرنا

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: اِمْلَأْ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ یعنی اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور

خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔ (مُعْتَبَرُ الْإِيمَان ج ۴ ص ۲۵۶ حدیث ۴۹۹۳) کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو صرف اچھی بات کہنے کے لئے زبَان کو حرکت میں لاتے ہیں، نیک لوگوں کا تذکرہ بھی اچھی گفتگو میں شامل ہے اور باعثِ رحمت بھی، چنانچہ حضرت سیدُ نَاسُفِیَان بن عَیْنِہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے: ”عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزَلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حدیث الاولیاء، ج ۷ ص ۳۳۵، الحدیث ۱۰۷۵۰) جامع صغیر میں ہے: انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کرنا عبادت ہے اور صالحین کا ذکر (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ (جامع صغیر، ص ۲۶۲، الحدیث ۴۳۳۱ ملخصاً)

ہمیں بُرگوں کی باتیں سنائیے

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سر دار احمد قادری علیہ رحمۃ اللہ الباری کو بچپن ہی سے اپنے بُرگوں سے والہانہ عقیدت تھی، چنانچہ آپ اسکول کی تعلیم کے دوران اپنے استاذ سے عرض کیا کرتے: ماسٹر جی! ہمیں بُرگوں کی باتیں سنائیے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۸) شعائرِ اسلام کی تعظیم کرنا

شعائرِ اسلام مثلاً قرآن شریف، خانہ کعبہ، صفامر وہ، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، طوسینا اور مختلف مقامات مقدسہ نیز انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام واولیاء عظام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلَام کے مزارات اور آبِ زمزم وغیرہ کی تعظیم کرنا بھی بہت

بڑی نیکی ہے، سورہ حج کی آیت 32 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ يُعِظْمُ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝ (پ ۱۷، الج ۳۲) تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

قرآن پاک کو چوما کرتے

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح قرآن مجید کو چوم کر فرماتے: یہ میرے رب عزوجل کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔

(دُرُخْتَر، ج ۹، ص ۶۳۴)

ہاتھ چہرے پر پھیر لیا کرتے

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم منبر شریف پر جس جگہ بیٹھتے تھے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاص اس جگہ پر اپنا ہاتھ پھرا کر اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے تھے۔ (الشفاء، ج ۲، ص ۵۷)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳۹) ایثار کرنا

ایثار کا معنی ہے: ”دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش و حاجت پر ترجیح دینا۔“ اس کا بھی بڑا ثواب ہے، نفس کو دبا لیا جائے تو زیادہ مشکل بھی نہیں، اس کی فضیلت ملاحظہ ہو، سلطانِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بخشش

نشان ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (دوسرے کو) ترجیح دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔

(اتحاف السادة للزبیدی ج ۹ ص ۷۹)

انوکھا دسترخوان

حضرت سیدنا شیخ ابوالحسن انطاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی کے پاس ایک بار بہت سے مہمان تشریف لے آئے۔ رات جب کھانے کا وقت آیا تو روٹیاں کم تھیں، چنانچہ روٹیوں کے ٹکڑے کر کے دسترخوان پر ڈال دیئے گئے اور وہاں سے چراغ اٹھا دیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں دسترخوان پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھا چکے ہونگے چراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے جوں کے ٹوں موجود تھے۔ ایثار کے جذبے کے تحت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر ایک کی یہی مددنی سوچ تھی کہ میں نہ کھاؤں تاکہ ساتھ والے اسلامی بھائی کا پیٹ بھر جائے۔

(اتحاف السادة ج ۹ ص ۸۳)

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اللہ! اللہ! ہمارے اسلاف کا جذبہ ایثار کس قدر حیرت ناک تھا اور آہ! آج ہمارا جذبہ حرص و طمع کہ جب کسی دعوت میں ہوں اور کھانا شروع کیا جائے تو ”کھاؤں کھاؤں“ کرتے کھانے پر ایسے ٹوٹ پڑیں کہ ”کھانا اور چبانا“ بھول کر ”نگلنا اور پیٹ میں لڑھکانا“ شروع کر دیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا دوسرا اسلامی بھائی

تو کھانے میں کامیاب ہو جائے اور ہم رہ جائیں! ہماری حرص کی کیفیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ہم سے بن پڑے تو شاید دوسرے کے منہ سے نوالہ (ن۔ والہ) بھی چھین کر نگل جائیں!

ایثار کا ثواب مُفت لوٹنے کے نسخے

کاش! ہمیں بھی ایثار کا جذبہ نصیب ہو، اگر خرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بغیر خرچ کے بھی ایثار کے کئی مواقع مل سکتے ہیں۔ مثلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اس میٹ سے نہ اٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں مسجد کے اندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دیکر ایثار کا ثواب کما سکتے ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اندر بھیڑ کی صورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بَصِرا دار اپنی نشست پر بٹھا کر اور خود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع میسر ہونے کے باوجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سنتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ گشاہدہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مواقع پر اپنے نفس کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں ایثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ (ماخوذ از مدینے کی مچھلی، ص ۲۷)

دے جذبہ تُو ایسا ترے نام پر دوں

پسندیدہ چیزیں لٹا یا الٹی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

(۴۰) خاموش رہنا

زَبَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ ایسی عظیم نعمت ہے جس کی حقیقی قدر وہی شخص

جان سکتا ہے جو قوتِ گویائی سے محروم ہو۔ زَبَان کے ذریعے اپنی آخرت سنوارنے

کے لئے نیکیوں کا خزانہ بھی اکٹھا کیا جاسکتا ہے اور اس کے غلط استعمال کی وجہ سے دنیا

وآخرت برباد بھی ہو سکتی ہے۔ خاموش رہنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور باعثِ

ثواب ہے، احادیثِ مبارکہ میں زَبَان پر قابو پانے کے لئے خاموشی کی بہت سی

نفسیائیں بیان ہوئی ہیں، سرِ دست چار یار کی نسبت سے چار فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ

تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ﴿۱﴾ الصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَةَ خاموشی اعلیٰ درجے کی

عبادت ہے۔ (الغیر دوس بآئو ان خطاب ج ۲ ص ۳۶، الحدیث ۳۶۶۵) ﴿۲﴾ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے

اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔“ (بخاری ج ۴ ص ۱۰۵ حدیث ۶۰۱۸)

﴿۳﴾ الصَّمْتُ سَيِّدُ الْاَخْلَاقِ خاموشی اخلاق کی سردار ہے۔ (الغیر دوس بآئو ان خطاب ج ۲،

ص ۳۶، الحدیث ۳۶۶۶) ﴿۴﴾ اَدَمٰی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۴ ص ۲۴۵ الحدیث ۴۹۵۳)

میزانِ عمل پر بہت بھاری ہے

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قد یرِصلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے دو عمل نہ بتاؤں جو کرنے میں بہت ہلکے لیکن میزانِ عمل میں بہت بھاری ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: طُولُ الصَّمْتِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ یعنی کثرت سے خاموش رہنا اور خوش اخلاقی، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مخلوق کا کوئی عمل ان دونوں جیسا نہیں ہے۔ (شعب الایمان للمہبثی ج ۶ ص ۲۳۹ حدیث ۸۰۰۶)

بولنے کی چار اقسام

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمانِ والا شان کا خلاصہ ہے: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: {1} مکمل نقصان دہ بات {2} مکمل فائدے مند بات {3} ایسی بات جو نقصان دہ بھی ہو اور فائدے مند بھی اور {4} ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان۔ پس پہلی قسم کی بات جو کہ مکمل نقصان دہ ہے اُس سے ہمیشہ پرہیز ضروری ہے۔ اور اسی طرح تیسری قسم والی بات کہ جس میں نقصان اور فائدہ دونوں ہیں، اس سے بھی بچنا لازم ہے۔ اور جو چوتھی قسم ہے وہ فُضُولیات میں شامل ہے کہ اُس کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی کوئی نقصان لہذا ایسی بات میں وقت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔ اس

کے بعد صرف دوسری ہی قسم کی بات رہ جاتی ہے یعنی باتوں میں سے تین چوتھائی (یعنی 75%) تو قابلِ استعمال نہیں اور صرف ایک چوتھائی (یعنی 25%) بات جو کہ فائدہ مند ہے بس وہی قابلِ استعمال ہے مگر اس قابلِ استعمال بات کے اندر باریک قسم کی ریاکاری، بناوٹ، غیبت، جھوٹے مبالغے ”میں میں کرنے کی آفت“ یعنی اپنی فضیلت و پاکیزگی بیان کر بیٹھنے وغیرہ وغیرہ اندیشے ہیں نیز فائدہ مند گفتگو کرتے کرتے فُصُول باتوں میں جا پڑنے پھر اس کے ذریعے مزید آگے بڑھتے ہوئے اس میں گناہ کا ارتکاب ہو جانے وغیرہ خدشات شامل ہیں اور یہ مُمَوَّلِیَّت ایسی باریک ہے جس کا علم نہیں ہوتا، لہذا اس قابلِ استعمال بات کے ذریعے بھی انسان خطرات میں گھرا رہتا ہے۔ (مُلَخَّص از احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۳۸)

شیخ طریقت امیر اہلسنت و امت برکاتیم العالیہ لکھتے ہیں: خاموشی کے طلبگار کو چاہئے کہ زبان سے کرنے کے بجائے روزانہ تھوڑی بہت باتیں لکھ کر یا اشارے سے بھی کر لیا کرے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح خاموشی کی عادت شروع ہو جائے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ”دعوتِ اسلامی“ کی طرف سے نیک بننے کے عظیم نسخے ”مَدَنی انعامات“ کا ایک مَدَنی انعام یہ بھی ہے: کیا آج آپ نے زبان کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے فُصُول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لیے کچھ نہ کچھ اشارے سے اور کم از کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟

گھر میں مدنی ماحول بنانے میں خاموشی کا کردار

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بے ضرورت بات، ہنسی مذاق اور تُوڑ تاق کی عادات نکال دینے سے گھر میں بھی آپ کا وقار بلند ہوگا اور جب گھر کے افراد آپ کے سنجیدہ پن سے مُتأثر (مُ-ث-اَث-ث) ہوں گے تو ان پر آپ کی ”نیکی کی دعوت“ بہت جلد اثر کرے گی اور گھر میں مدنی ماحول نہ ہوا تو بنانے میں آسانی ہو جائے گی۔ چنانچہ ”دعوتِ اسلامی“ کے سنتوں بھرے اجتماع میں خاموشی کی اہمیت پر کیا ہوا ایک سنتوں بھرا بیان سن کر ایک اسلامی بھائی نے جو تحریری اُس کا خلاصہ ہے:

سنتوں بھرے بیان میں دی گئی ہدایت کے مطابق **لِلْحَمْدِ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ**! مجھ جیسے باتونی آدمی نے خاموشی کی عادت ڈالنی شروع کر دی ہے، **سُبْحَانَ اللّٰہ**! اس کا مجھے بے حد فائدہ پہنچ رہا ہے، میرے ابو الفضل ہونے کی وجہ سے گھر کے افراد مجھ سے بدظن تھے مگر جب سے چُپ رہنا شروع کیا ہے، گھر میں میری ”پوزیشن“ بن گئی ہے اور خصوصاً میری پیاری پیاری ماں جو کہ مجھ سے خوب بیزار رہا کرتی تھیں اب بے حد خوش ہو گئی ہیں، چونکہ پہلے میں بہت ”بکلی“ تھا لہذا میری اچھی باتیں بھی بے اثر ہو جاتی تھیں مگر اب میں امی جان کو جب کوئی سنت وغیرہ بتاتا ہوں تو وہ نہ صرف دلچسپی سے سنتی ہیں بلکہ عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔ (ماخوذ از خاموش شہزادہ، ص ۳۸)

بڑھتا ہے خاموشی سے وقار اے مرے پیارے

اے بھائی! زباں پر ٹو لگا قفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۱) مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنا بہت آسان مگر اس کا انعام کتنا شاندار ہے، اس کا اندازہ درج ذیل روایت سے لگائیے: چنانچہ

نبی رحمت، شفیع اُمت، قاسم نعمت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی مومن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور ذکر میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آ کر پوچھتا ہے: ”کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟“ وہ کہتا ہے: ”تُو کون ہے؟“ تو وہ فرشتہ جواب دیتا ہے: ”میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا، آج میں تیری وحشت میں تجھے اُلُس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، الحدیث ۲۳، ج ۳، ص ۲۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ فضیلت اسی وقت حاصل ہو سکے گی جب وہ

خوشی عین شریعت کے مطابق ہو چنانچہ اگر عورت نے شوہر کو خوش کرنے کے لئے بے پردگی کی یا بیٹے نے باپ کو خوش کرنے کے لئے داڑھی منڈا دی یا ایک مٹھی سے گھٹا دی تو وہ اس فضیلت کا ہر گز حقدار نہیں ہوگا بلکہ مبتلائے عذابِ نار ہوگا۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں اور اس سے رحمت کا سوال کرتے ہیں۔

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے والے چند کام

❁ کسی پیاسے کو پانی پلا دینا ❁ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا ❁ کوئی دُعا کے لئے کہے تو ہاتھوں ہاتھ اس کے لئے دُعا کر دینا ❁ کسی کی بات توجُّہ سے سن لینا ❁ کسی کا مشورہ مان لینا ❁ کسی کی جانب سے کی گئی اصلاح کو قبول کر لینا ❁ ضرورت مند کی مدد کرنا ❁ حاجت مند کو قرض دے دینا ❁ پسندیدہ چیز کھلانا ❁ اہم مواقع پر تحفہ دینا ❁ مظلوم کی مدد کرنا ❁ دوران سفر بیٹھنے کے لئے جگہ دے دینا۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم

کریں نہ رُخِ مرے پاؤں گناہ کا یارب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۲) نرم گفتگو کرنا

دوسروں سے نرم الفاظ اور نرم لب و لہجے میں گفتگو کرنے کی عادت ربِّ

الْعَلَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع روزِ شُمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں

جو جہنم پر حرام ہے، (یا یہ فرمایا کہ) جس پر جہنم حرام ہے؟ جہنم ہر نرم خو، نرم دل اور اچھی

خُتو والے شخص پر حرام ہے۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، الحدیث ۲۴۹۶، ج ۴، ص ۲۲۰)

غصے سے مغلوب ہو کر سخت الفاظ یا سخت رویہ اختیار کر کے خود کو اس فضیلت سے محروم نہ کیجئے، اگر کسی کو کچھ سمجھانا ہو یا اختلاف رائے کا اظہار کرنا ہو تو اس کے لئے بھی وہ انداز اختیار کیا جائے جس میں رُوکھے پن یا سختی کے بجائے خیر خواہی اور دل سوزی کا پہلو نمایاں ہو۔

میٹھے بول کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 48 صفحات پر مشتمل رسالے ”میٹھے بول“ کے صفحہ 3 پر ہے: **مُحَرِّرِ اسان** کے ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حکم ہوا: ”تا تاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!“ اُس وقت ہلاکو خان کا بیٹا تگودار خان برسرِ اقتدار تھا۔ وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کر کے تگودار خان کے پاس تشریف لے آئے۔ سنہوں کے پیکر بارِ لیش مسلمان مبلغ کو دیکھ کر اسے مستحری سوچھی اور کہنے لگا: ”میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے گتے کی دُم؟“ بات اگرچہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلغ تھے لہذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ”میں بھی اپنے خالق و مالک اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا کتّا ہوں اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا ورنہ آپ کے گتے کی دُم مجھ سے اچھی ہے جبکہ وہ آپ کا فرمانبردار و وفادار رہے۔“ چونکہ وہ ایک باعمل مبلغ تھے غیبت و پُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فضول

گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زبان ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ تَرر رکھتے تھے لہذا ان کی زبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تیر بن کر تگودار خان کے دل میں پیوست ہو گئے۔ جب اس نے اپنے ”زہریلے کانٹے“ کے جواب میں اس باعمل مبلغ کی طرف سے ”خوشبودار مدنی پھول“ پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قیام فرمائیے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے پاس مُقیم ہو گئے۔ تگودار خان روزانہ رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی سعی پیہم نے تگودار خان کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا، وہی تگودار خان جو کل تک اسلام کو صَفَحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل مبلغ کے ہاتھوں تگودار خان اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام ”احمد“ رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلغ کے میٹھے بول کی بَرَکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

علیہ والہ وسلم

شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے

بعد لکھتے ہیں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مبلغ ہو تو ایسا! اگر تگودار

کے تیکھے جملے پر وہ بُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غصے میں آجاتے تو ہرگز یہ مَدَنی نتائج برآمد نہ ہوتے۔ لہذا کوئی کتنا ہی غصہ دلائے ہمیں اپنی زبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ جب یہ بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ میٹھی زبان ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے نگو دار خان جیسے وحشی اور خونخوار انسان بدتر از حیوان کو انسانیت کے بلند و بالا منصب پر فائز کر دیا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

نرمی کا مَدَنی انعام

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”مَدَنی

انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام نرمی کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ

اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے

”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 10 پر مَدَنی انعام نمبر 28 ہے: آج آپ نے

(گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چپ سادھ کر غصے کا علاج فرمایا یا

بول پڑے؟ نیز درگزر سے کام لیا یا انتقام (یعنی بدلہ لینے) کا موقع ڈھونڈتے رہے؟

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

(۴۳) مسلمان بھائی کو تکیہ پیش کرنا

مجلس میں آنے والے مسلمان کو تکیہ پیش کرنا باعث مغفرت ہے، حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، اس وقت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکیہ پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ تکیہ حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا تو انہوں نے عرض کی: ”اللَّهُ أَكْبَرُ! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ فرمایا۔“ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”ہمیں بھی بتاؤ کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا تھا؟“ عرض کی: میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اس وقت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تکیہ سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ تکیہ مجھے عطا فرما دیا اور ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان اپنے بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کی تکریم کرتے ہوئے اپنا تکیہ اُسے دے دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب تکریم المسلم بالقاء... الخ، ج ۴، ص ۷۸۳، الحدیث: ۶۶۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(۴۴) مسلمان بھائی کے لئے مسکرا نا

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہادی راہِ نجات، سُرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان

ہے: اپنے بھائی سے مُسکرا کر ملنا تمہارے لیے صدقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ (سنن ترمذی ج ۳ ص ۳۸۲ حدیث ۱۹۹۳)

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 245 پر لکھتے ہیں: بیان کردہ حدیث مبارکہ میں مُسکرا کر ملنے، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کو صدقہ کہا گیا سُبْحَنَ اللہ! مُسکرا کر ملنے کی تو کیا بات ہے! مُسکرا کر ملنا، مُسکرا کر کسی کو سمجھانا عموماً نیکی کی دعوت کے مدنی کام کو نہایت سہل و آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ جی ہاں آپ کی معمولی سی مُسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کر سکتی ہے اور ملتے وقت بے رُخی اور لا پرواہی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! گمراہی کے گہرے گڑھے میں گر سکتا ہے، لہذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وقت حتیٰ الامکان مُسکراتے رہئے۔ اگر خُشک مزاجی یا بے توجہی سے ملنے کی خصلت ہے تو مِلنساری اور مُسکرا کر ملنے کی عادت بنانے کیلئے خوب کوشش کیجئے، بلکہ مُسکرا نے کی عادت پکڑنے کیلئے ضرورتاً کسی کی ذمّے داری بھی لگائیے کہ وہ دوسروں سے بات کرتے ہوئے آپ کا منہ پھولا ہوا یا سپاٹ محسوس کرے تو گاہے بگاہے یاد دہانی کرواتے ہوئے کہتا رہے یا آپ کو اس طرح کی تحریر دکھا دیا کرے: ”بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنت ہے۔“ جی ہاں واقعی یہ سنت ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی

کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 73 صفحات پر مشتمل کتاب، ”حُسنِ اخلاق“ صَفَحہ 15 پر ہے: حضرت سیدنا اُمّ دُرَداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدنا ابو دُرَداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُتَعَلِّق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات مُسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ”میں نے حُسنِ اخلاق کے پیکر، ملنساروں کے رہبر، غمزدوں کے یاوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دَوْرانِ گفتگو مُسکراتے رہتے تھے۔“ (مکامُ الاخلاق للطبرانی، ص ۳۱۹، الحدیث ۲۱)

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

مغفرت کر دی جاتی ہے

حضرت سیدنا نَفِیعَ اَعْمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا

بِرّاء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر

مجھ سے مُصافحہ فرمایا (یعنی ہاتھ ملائے) اور مُسکرا نے لگے، پھر پوچھا: جانتے ہو میں نے

ایسا کیوں کیا؟ میں نے عَرَض کی: نہیں۔ تو فرمانے لگے کہ نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِیمٌ

اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ نے مجھے شَرَفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ

سے پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عَرَض کی: نہیں۔ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مُصافحہ

کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسکراتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (الْمُعْتَمِدُ لِلطَّبْرِانِي، ج ۵، ص ۳۶۶، حدیث ۷۶۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیث پاک میں لَفْظ ”اللہ کیلئے“ اچھی نیت کی صراحت کرتا ہے۔ بہر حال کسی مسلمان سے ہاتھ ملانا اور دورانِ گفتگو مُسکَرانا صرف اسی صورت میں باعثِ ثوابِ آخرت و مغفرت ہے جبکہ یہ ہاتھ ملانا اور مُسکَرانا صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے کی نیت سے ہو۔ اپنی ملنساری کا سکہ جمانے، کسی مالدار یا سیاسی ”شخصیت“ کی خوشنودی پانے، دُنیوی مذموم مفاد پرستی والی ”ذاتی دوستی“ بڑھانے اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُمرد کے ہاتھوں کے مَساس (یعنی چھونے) اور اُس کی جوابی مُسکراہٹ کے ذریعے گناہوں بھری لذت پانے وغیرہ بُری نیتوں کے ساتھ نہ ہو۔ (ماخوذ از ”نیکی کی دعوت“ ص ۲۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۵) بیچی ہوئی چیز واپس لینا

بعض اوقات ایک اسلامی بھائی کوئی چیز خریدنے کے بعد کسی مجبوری سے واپس کرنا چاہتا ہے حالانکہ اس شے میں کوئی عیب بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی اور شرعی وجہ ہوتی ہے جس سے بیچنے والے پر اس چیز کا واپس لینا واجب ہو، لیکن ایسی صورت میں اگر وہ خریدار کی پریشانی ختم کرنے کی نیت سے وہ چیز واپس لے لے (جسے فقہی

زبان میں ”اِقَالَہ“ کہتے ہیں) تو اسے خاص فرق نہیں پڑے گا لیکن فضیلت بہت بڑی ملے گی۔ رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو نیچی ہوئی چیز اس کے واپس کرنے پر واپس لے لی اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی پریشانی کو اٹھا دے گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، ج ۳، ص ۳۶، الحدیث: ۲۱۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۶) قبلہ رخ بیٹھنا

بالخصوص تلاوت، دینی مطالعہ، فتاویٰ نویسی، تصنیف و تالیف، دُعا و اذکار اور دُرود و سلام وغیرہ کے مواقع پر اور بالعموم جب جب بیٹھیں یا کھڑے ہوں اور کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اپنا چہرہ قبلہ رخ کرنے کی عادت بنا کر آخرت کیلئے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔ (قبلہ کی دائیں یا بائیں جانب 45 ڈگری کے زاویے (یعنی اینگل) کے اندر اندر ہوں تو قبلہ رخ ہی شمار ہوگا) سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعررِ پسینِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عُمُو مَاقَبْلَہ رُوہو کر بیٹھتے تھے۔ (احیاء العلوم، ج ۲، ص ۴۹۹)

تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(۱) مجالس میں سب سے مُکَرَّم (یعنی عزت والی) مجلس (یعنی بیٹھک) وہ ہے جس میں قبلہ کی طرف مُنہ کیا جائے۔ (المعجم الاوسط، ج ۶، ص ۱۶۱، الحدیث: ۸۳۶۱) (۲) ہر شے کے لئے شَرَف (یعنی بزرگی) ہے اور مجلس (یعنی بیٹھنے) کا شَرَف یہ ہے کہ اس میں قبلہ کو مُنہ کیا جائے۔ (المعجم الکبیر، ج ۱۰، ص ۳۲۰، الحدیث: ۱۰۷۸۱) (۳) ہر شے کیلئے سرداری ہے اور

مجالس کی سرداری اس میں قبلے کو مُنہ کرنا ہے۔ (المعجم الاوسط، ج ۲، ص ۲۰، الحدیث: ۲۳۵۴)

مُبلِّغ اور مُدْرِس کیلئے سنت

مُبلِّغ اور مُدْرِس کیلئے دورانِ بیان و تدریس سنت یہ ہے کہ پیٹھ قبلے کی طرف رکھیں تاکہ ان سے علم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ قبلہ ہو سکے چنانچہ حضرت سیدنا علامہ حافظ سخاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قبلے کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جنہیں علم سکھا رہے ہیں یا وعظ فرما رہے ہیں اُن کا رُخ قبلے کی طرف رہے۔ (المقاصد الحسنة، ص ۸۸ دار الکتاب العربی بیروت) ممکن ہو تو میز گرسی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ جب بھی بیٹھیں آپ کا مُنہ جانبِ قبلہ رہے۔

حصولِ ثواب کی نیت ضرور کر لیجئے

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: اگر اتفاق سے کعبہ رُخ پیٹھ گئے اور حصولِ ثواب کی نیت نہ ہو تو اجر نہیں ملے گا لہذا اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں مثلاً یہ نیتیں: {۱} ثوابِ آخرت {۲} ادائے سنت اور {۳} تعظیمِ کعبہ شریف کی نیت سے قبلہ رُو بیٹھتا ہوں۔ دینی کُتب اور اسلامی اسباق پڑھتے وقت یہ بھی نیت شامل کی جاسکتی ہے کہ قبلہ رُو بیٹھنے کی سنت کے ذریعے علمِ دین کی برکت حاصل کروں گا، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

مدینہ شریف کی نیت بھی شامل کر لیجئے

پاک و ہند نیز نیپال، بنگال اور سی لڑکا وغیرہ میں جب کعبہ کی طرف مُنہ کیا جائے تو ضَمناً مدینہ منورہ کی طرف بھی رُخ ہو جاتا ہے لہذا یہ نیت بھی بڑھا دیجئے کہ تعظیماً مدینہ منورہ کی طرف رُخ کرتا ہوں۔ (ماخوذ از جنات کا بادشاہ، ص ۱۷)

بیٹھنے کا حسین قرینہ ہے رُخ اُدھر ہے چدر مدینہ ہے
دونوں عالم کا جو نگینہ ہے میرے آقا کا وہ مدینہ ہے
رُو بُرو میرے خانہ کعبہ اور افکار میں مدینہ ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۷) مجلس برخواست ہونے کی دعا پڑھنا

مجلس (یعنی بیٹھک) سے فارغ ہو کر یہ دُعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ مُعاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بھائی مجلس خیر و مجلس ذکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خیر (یعنی اچھائی) پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے: **سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ** (یعنی اچھا ہے، وہ دُعا یہ ہے: **لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ**) (ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔) (سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۳۷۷، الحدیث: ۴۸۵۷)

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس دعا کے پڑھنے والوں کو اپنی دعا سے نوازتے ہوئے لکھتے ہیں: یاربِّ مصطفیٰ! عَزَّوَجَلَّ جو کوئی اجتماع، درس، مَدَنی قافلوں کے حلقے اور دینی و دنیوی بیٹھک کے اختتام پر حسبِ حال یہ دُعا پڑھے اور موقع

پاکر پڑھوانے کی عادت بنائے اُس کو جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس عنایت کر اور مجھ پاپی و بدکار گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی یہ دعا قبول فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۸) مسلمان سے محبت رکھنا

رضائے الہی پانے کے لئے کسی مسلمان سے محبت رکھنا بھی کارِ ثواب ہے، چنانچہ حضور پاک، صاحبِ کولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ“ یعنی سب سے بہتر عمل اللہ عزوجل کے لیے محبت کرنا اور اللہ عزوجل کے لیے دشمنی کرنا ہے۔“

(سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب مجاہدۃ اهل الأهواء، الحدیث ۵۹۹، ج ۴، ص ۲۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کے لئے محبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے اس لئے محبت کی جائے کہ وہ دیندار ہے اور اللہ عزوجل کیلئے عداوت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے عداوت ہو تو اس بنا پر ہو کہ وہ دین کا دشمن ہے یا دیندار نہیں۔ (نہضۃ القاری، ج ۱، ص ۲۹۵) امام غزالی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص باورچی سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس سے اچھا کھانا پکوا کر فقراء کو بانٹے تو یہ اللہ عزوجل کے لئے محبت ہے اور اگر عالمِ دین سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس سے علم دین سیکھ کر دنیا کمائے تو یہ دنیا کے لئے محبت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۵۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی تجھ سے محبت فرماتا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ

کائنات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربُّ الارضِ وَالسَّمَوَاتِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے

پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے

ملنے جا رہا ہوں۔ اس فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اُتارنے

جا رہا ہے؟ تو اس نے کہا: نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے بتا دوں کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو اس کیلئے دوسروں سے

محبت کرتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ، باب فضل الحب فی اللہ، الحدیث ۲۵۶۷، ص ۱۳۸۸)

مجھے آپ سے محبت ہے

حضرت سیدنا ابو ادریس خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دمشق

کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو میں نے چمکدار دانتوں والے ایک نوجوان کو دیکھا، اس

کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ جب ان میں کسی بات پر اختلاف ہو جاتا تو وہ اس کی

طرف رجوع کرتے اور اس کے قول کو فیصل (یعنی فیصلہ کن) مانتے۔ میں نے ان کے

بارے میں کسی سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں۔ اگلے دن میں صبح سویرے مسجد میں پہنچا تو میں نے انہیں پہلے سے نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں نے ان کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کیا۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں ان کے سامنے سے انکی خدمت میں حاضر ہوا اور بعدِ سلام عرض کی: ”خدا کی قسم! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔“ انہوں نے مجھ سے پوچھا: ”کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہو؟“ عرض کی: ”جی ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے۔“ انہوں نے پھر پوچھا: ”کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہو؟“ میں نے دوبارہ عرض کی: ”جی ہاں! اللہ کے لئے۔“ تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ کھینچ کر مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا: تمہیں مبارک ہو کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ میرے لئے آپس میں محبت کرنے والے اور میرے لئے اکٹھے ہو کر بیٹھنے والے اور میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والے اور میرے لئے خرچ کرنے والے میری محبت کے حق دار ہو گئے۔ (موطا امام مالک، کتاب الشجر، باب ما جاء فی البختین فی اللہ، الحدیث ۱۸۲۸، ج ۲، ص ۴۳۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴۹) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

اگر راستے میں کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو مثلاً کوئی کانٹا یا چھلکا یا پتھر وغیرہ تو ذرا سی محنت سے اُسے وہاں سے ہٹا دیجئے اور عظیم الشان ثواب کے حقدار بنئے، چنانچہ حضرت سیدنا ابو ذرؓ دَا عَوْضِی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایذا پہنچانے والی چیز ہٹا دی اسکے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایک نیکی لکھی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نیکی کے سبب اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۳۲، ج ۱، ص ۱۹)

جنت میں داخلہ مل گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کسی راستے سے گزر رہا تھا، اس نے اس راستے پر ایک کانٹے دار شاخ کو پایا تو اسے راستے سے ہٹا دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس شخص کا یہ عمل پسند آیا اور اس بندے کی مغفرت فرمادی۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص راستے کے بیچ میں پڑی ہوئی درخت کی شاخ کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا: خدا کی قسم! میں مسلمانوں کے راستے سے اسے ضرور ہٹا دوں گا تاکہ وہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے تو اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے ایک شخص کو جنت میں پھرتے ہوئے دیکھا کیونکہ اس نے راستے میں گرے ہوئے ایک درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف پہنچا رہا تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۱۹۱۴، ص ۱۴۱۰)

ایک نیکی نے جادونا کام کر دیا

حضرت سیدنا ابو حفص حداد علیہ رحمۃ اللہ الجواد پہلے پہل ایک خوبصورت کنیر پر

عاشق ہو کر اپنا سب کچھ بیٹھے۔ کسی نے آپ کو بتایا کہ فلاں علاقے میں ایک یہودی رہتا ہے جو جادو کا ماہر ہے، وہ یقیناً تم کو تمہاری محبوبہ سے ملا دے گا۔ آپ فوراً اس یہودی کے پاس پہنچے اور اس سے اپنا تمام حال بیان کیا۔ اس یہودی نے کہا کہ تمہارا کام ہو جائے گا لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ تم چالیس دن تک کسی بھی قسم کی نیکی نہیں کرو گے، پہلے اس پر عمل کرو پھر میرے پاس آنا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور چالیس دن حسب شرط گزارنے کے بعد آپ اس کے پاس پہنچ گئے۔ اس نے جادو کرنا شروع کیا، لیکن اس کا کوئی اثر ظاہر نہ ہوا۔ کئی مرتبہ کوشش کرنے کے بعد اس نے کہا کہ ہونہ ہو، تم نے ان چالیس دنوں میں کوئی نہ کوئی نیکی ضرور کی ہے، ورنہ میرا جادو کبھی ناکام نہ جاتا! ذرا سوچ کر بتاؤ! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: میں نے کوئی نیکی نہیں کی، ہاں! ایک دن راستے میں پڑے ہوئے پتھر کو اس خیال سے ایک طرف کر دیا تھا کہ کوئی مسلمان اس سے ٹکرا کر زخمی نہ ہو جائے۔ یہ سن کر اس جادوگر نے کہا: افسوس ہے تم پر کہ تم نے چالیس دن تک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی کی اور اسے فراموش کئے رکھا لیکن اس نے تمہارے ایک عمل کو بھی ضائع نہیں جانے دیا اور اس چھوٹی سی نیکی کو وہ شرف قبولیت بخشا کہ میرا جادو مکمل طور پر ناکام ہو گیا؟ اس بات سے آپ کے دل میں ایک آگ سی لگ گئی، فوراً توبہ کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہو گئے، آخر کار درجہ ولایت پر فائز ہوئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب سی و ہشتم، ذکر ابو حفص حداد، ج ۱، ص ۲۸۶)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مسلمان کو تکلیف سے بچانے
 کی مَدَنی سوچ کی بدولت حضرت سیدنا ابو حفص حداد علیہ رَحْمَةُ اللہ الجواد کو توبہ نصیب
 ہو گئی، مگر افسوس کہ آج کل کے مسلمان اس عظیم نیکی سے قدرے غافل ہیں بلکہ اُلٹا
 راستوں میں تکلیف دہ چیزیں ڈال دیتے ہیں مثلاً ریلوے اسٹیشن یا بس اسٹینڈ پر کیلے
 کے چھلکے پھینک دیتے ہیں پھر جب لوگ ٹرین یا بس میں سوار ہونے کے لئے دوڑتے
 ہیں تو اس چھلکے سے پھسل کر گر کر زخمی ہو جاتے ہیں اور بعض تو ٹرین یا بس کے نیچے
 گچل کر ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ شادیوں یا نیا ز وغیرہ کے موقع
 پر گلی میں گڑھے کھود کر دیکیں پکاتے ہیں اور بعد میں ان گڑھوں کو کھلا ہی چھوڑ دیتے
 ہیں جس کی وجہ سے کئی گاڑیاں حادثے کا شکار ہوتی ہیں اور کئی بوڑھے حضرات ان
 میں گر کر ہڈیاں توڑا بیٹھتے ہیں۔ تمام اسلامی بھائیوں کو اس قسم کی حرکتوں سے بچنا
 چاہئے بلکہ راستوں میں موجود کسی تکلیف دہ چیز پر نظر پڑ جائے تو اس کو اچھی اچھی
 نیتوں کے ساتھ ہٹا کر ثواب کمانا چاہئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی! زندگی کا (وسائلِ بخشش، ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵۰) جانوروں پر رحم کھانا

اسلام اتنا پیارا مذہب ہے کہ اس میں انسان تو انسان جانوروں کے بھی

حقوق موجود ہیں، چنانچہ جو جانور سانپ بچھو وغیرہ کی طرح مُؤذی (یعنی اذیت پہنچانے والے) نہ ہوں ان کو بلا وجہ تکلیف پہنچانا مُنْع ہے، یہاں تک کہ جن جانوروں کو کھانے کے لئے ذبح کیا جاتا ہے انہیں بھی ایسے طریقے سے ذبح کرنے کی تاکید ہے جس میں انہیں کم سے کم تکلیف ہو، چنانچہ مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حُکْم دیا کہ جب تم ذبح کرو تو احسن (یعنی خوب عمدہ) طریقے سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (صحیح مسلم ص ۱۰۸۰ حدیث ۱۹۵۵) بوقت ذبحِ رضائے الہی کی نیت سے جانور پر رحم کھانا کا رِثْوَاب ہے جیسا کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے بکری ذبح کرنے پر رحم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رحم کرو گے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی تم پر رحم فرمائے گا۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۰۴ حدیث ۱۵۵۹۲)

جانوروں پر رحم کی اپیل

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ”البلق گھوڑے سوار“ کے صفحہ 15 پر لکھتے ہیں: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعِیْن کر لیا جائے، لٹانے کے بعد بالخصوص پتھر ملی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زبَان جانور کیلئے سخت اذیت کا باعث ہے۔ ذبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذبح کر لینے کے بعد

جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مُس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصاب جلد ”ٹھنڈی“ کرنے کیلئے ذبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹا دیتے ہیں، بے زبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوجودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنم کا حقدار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: ”جانور پر ظلم کرنا ذمی کا فرپر (اب دنیا میں سب کافرِ ربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!“

(دُرِّ مُختار و رَدِّ الْمُحتار ج ۹ ص ۶۲۳)

مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسلط ہو سکتا ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ جلد 2 صفحہ 323 تا 324 پر ہے: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قیامت کے دن اس سے اسی کی مُثل بدلہ لیا جائے گا جو اس

نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔ اس پر درج ذیل حدیث پاک دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جہنم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔ اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔

(الزَّوْجُ ۲ ص ۱۷۴)

کتے کو پانی پلانے والے کی بخشش ہوگی

حضرت سیدنا ابو ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ایک روز ایک شخص کسی رستہ سے جا رہا تھا کہ اسے سخت گرمی محسوس ہوئی اسے ایک کنواں مل گیا وہ کنوئیں میں اُتر آیا اور پانی پیا، جب باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس شخص نے سوچا اس کتے کو بھی میری ہی طرح پیاس لگی ہے، وہ دوبارہ کنوئیں میں اُتر اپنے (چڑے کے) موزے کو پانی سے بھرا، اور موزہ اپنے منہ میں دبا کر باہر آیا پھر اس پیاس سے گتے کو پانی پلا دیا اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند آیا اور اس کی مغفرت فرمادی۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا ہمارے لئے چوپایوں میں بھی اجر ہے؟ فرمایا: فی کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ ہَرْتَزَجْر (یعنی ذی روح) میں ثواب

ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب رحمۃ الناس والیہائم، ج ۴، ص ۱۰۳، الحدیث: ۶۰۰۹)

مکھی پر رحم کرنا باعثِ مغفرت ہو گیا

کسی نے خواب میں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کو دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکھی سیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رک گیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو کر اڑ گئی۔

(لطائف المِنَّت وَالْاَخْلَاقُ لِلشَّعْرَانِی ص ۳۰۵)

مکھی کو مارنا کیسا؟

شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: یاد رہے! کھیاں تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی حُصُولِ نَفْعِ یَا دْفِعِ ضَرَرٍ (یعنی فائدہ حاصل کرنے یا نقصان زایل کرنے) کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زَبان جانور کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خواہ اُس کو بار بار زندہ چھلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بلا ضرورت ضرر میں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو ترپانے وغیرہ سے گریز کیا جائے۔ اکثر بچے نادانی کے سبب چیونیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اس سے روکا جائے۔ چیونی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے

ہٹانے سے عموماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مناسبت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵۱) مریض کی عیادت کرنا

بیمار کی عیادت کرنا بھی بڑے اجر و ثواب کا کام ہے، شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعرّسین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اس کے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رہے گی۔ (الترغیب والترہیب حدیث ۱۳، ج ۴، ص ۱۶۵)

فرشتے عیادت کریں گے

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حضرت سیدنا موسیٰ عَلَی نَبِیْنَا وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی کہ ”مریض کی عیادت کرنے والے کو کیا اجر ملے گا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اس کے لئے دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو قیامت تک اس کی قبر میں روزانہ

اس کی عیادت کریں گے۔“ (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص ۱۵۹)

عیادت کے سات مدنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب

”بہارِ شریعت“ جلد 3 حصہ 16 صفحہ 505 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت

علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ❀ مریض کی عیادت

کرنا سنت ہے ❀ اگر معلوم ہے کہ عیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں گزرے گا

ایسی حالت میں عیادت نہ کرے ❀ عیادت کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض

کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سرہلائے جس سے حالت

کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❀ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل

کو بھلی معلوم ہوں ❀ اس کی مزاج پُرسی کرے ❀ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ

وہ خود اس کی خواہش کرے۔ ❀ فاسق کی عیادت بھی جائز ہے کیونکہ عیادت حقوقِ

اسلام سے ہے اور فاسق بھی مسلم ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، ص ۵۰۵)

مریض کے لئے ایک دعا

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام

نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا

ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو اللہ عزوجل اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ مِنْ عَظَمَتِ وَالْ عَرْشِ عَظِيمِ كَ
مالک یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادة، الحدیث ۳۱۰۶، ج ۳، ص ۲۵۱)

عیادت کا مدنی انعام

امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نئے ”مدنی
انعامات“ میں سے ایک مدنی انعام مریض کی عیادت کا بھی ہے، چنانچہ دعوتِ
اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے
”72 مدنی انعامات“ کے صفحہ 19 پر مدنی انعام نمبر 53 ہے: کیا آپ نے اس
ہفتہ کم از کم ایک مریض یا دُکھی کی گھریا اسپتال جا کر سنت کے مطابق غمخواری کی
اور اسکو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ
تعویذاتِ عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟

اُتار دے مری ئس ئس میں ”مدنی انعامات“

نصیب ہوتا رہے ”مدنی قافلہ“ یا رب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵۲) مسلمان کی حاجت روائی کرنا

مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے مثلاً اس کو راستہ بتا دینا، سامان
اٹھانے میں اس کی مدد کر دینا یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دینا، الغرض کسی بھی طرح
سے اس کے کام آنے کی بڑی فضیلت ہے، صاحبِ مُعَرِّرِ پَیْنِہ، باعثِ نُزُولِ سَکِیْنِہ

فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔ (الترغیب والترہیب حدیث ۱۳، ج ۴، ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اس گئے گزرے دور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری و غمگساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزت و آبرو اور اُس کے جان و مال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور محبتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پریشانی دور فرمائے گا

شہنشاہِ مدینہ، قمرِ اقلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رُسوا کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، ص ۱۳۹۴، الحدیث: ۲۵۸۰)

میں نے تمہاری حاجت پوری کی تھی

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو صفوں میں کھڑا کیا جائے گا۔ پھر جب اہلِ جنت وہاں سے گزریں گے تو ان میں سے ایک شخص ایک جہنمی کے پاس سے گزرے گا تو وہ جہنمی کہے گا: ”اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟“ پھر وہ اس شخص کے لئے شفاعت کرے گا۔ پھر اس شخص کا گزر دوسرے جہنمی کے قریب سے ہوگا تو وہ اس سے کہے گا: ”کیا تجھے وہ دن یاد نہیں کہ جب میں نے تجھے وضو کے لئے پانی دیا تھا؟“ تو وہ اس کے لئے بھی شفاعت کرے گا۔ پھر اس کا گزر تیسرے شخص کے قریب سے ہوگا تو وہ اس سے کہے گا: ”اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تو نے مجھے فلاں کی حاجت روائی کے لئے بھیجا تھا تو میں تیری وجہ سے چلا گیا تھا۔“ تو وہ اسکی بھی شفاعت کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل صدقۃ الماء، ج ۴، ص ۱۹۶، الحدیث: ۳۶۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(۵۳) جائز سفارش کرنا

کسی مسلمان کی جائز سفارش کرنا بھی بڑے ثواب کا کام ہے، حضرت سیدنا

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کئی مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کوئی ضرورت

بیان کی جاتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (ہمیں سائل کے بارے میں) ارشاد فرماتے: سفارش کرو ثواب دیئے جاؤ گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے فیصلہ فرمائے۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، الحدیث ۱۴۳۲، ج ۱، ص ۴۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے کہ سفارش جائز مقصد کے لئے ہو، کوئی ناجائز یا ناحق کام نکلوانا مقصود نہ ہو نیز سفارش حتمی انداز کے بجائے چلک والے الفاظ میں ہونی چاہئے مثلاً اگر آپ مناسب سمجھیں تو فلاں کا یہ کام کر دیجئے، چنانچہ مُفسِّرِ شہیرِ حکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنان حدیثِ پاک کے اس جُز ”سفارش کرو ثواب دیئے جاؤ گے“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس سائل یا حاجت مند کی حاجت روائی کے لیے ہم سے سفارش کرو تم کو سفارش کرنے کا ثواب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ حاکم سے حق اور اہل حق کی سفارش کرنا ثواب ہے کہ نیکی کرنا، نیکی کرانا، نیکی کا مشورہ دینا سب ہی ثواب ہے۔ باطل کی سفارش گناہ ہے، فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں کہ شرعی حُدُود (یعنی اللہ و رسول کی طرف سے مقرر کردہ سزا) میں سفارش حرام ہے اور تَعْزِیرِ اِت (یعنی قاضی کی طرف سے بغرضِ مصلحت دی جانے والی سزا) میں سفارش جائز۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۵۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵۴) جھگڑے سے بچنا

لڑائی جھگڑا اچھی بات نہیں، اس سے بچنے والے کو عظیم بشارت سے نوازا

گیا ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کے لئے اُطرافِ جنت میں گھر کا ضامن ہوں۔

(سنن ابی داؤد، ج ۴ ص ۳۳۲، الحدیث ۴۸۰۰ ملخصاً)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اُس کی ذات سے کسی مسلمان کو کسی طرح کی بھی ناحق تکلیف نہ پہنچے، نہ اس کا مال لوٹے، نہ عزت خراب کرے، نہ اسے جھاڑے نہ اسے مارے نیز مسلمانوں کو آپس میں جھگڑنے سے کیا واسطہ! یہ تو ایک دوسرے کے مُحَافِظ ہوتے ہیں، چُنا نچِ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

اس حدیثِ پاک کے تحت مفسرِ شہیر حکیم اُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ کامل مسلمان وہ ہے جو لُغَةً (یعنی لُغوی اعتبار سے) اور شُرْعاً (بھی) ہر طرح مسلمان ہو۔ (اور) وہ مومن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، چُغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

(۵۵) اعتکاف کرنا

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: **مَنْ اَعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ** یعنی جس شخص نے ایمان کیساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ۵۱۶، الحدیث ۸۳۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں اللہ عزوجل کی رضا کیلئے بہ نیتِ اعتکاف ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) **اعتکاف واجب:** اعتکاف کی نذر (یعنی ممت) مانی یعنی زبان سے کہا: **میں اللہ رب العزت عزوجل کیلئے فلاں دن یا اتنے دن کا اعتکاف کروں گا تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے اتنے دن کا اعتکاف کرنا واجب ہو گیا۔**

(۲) **اعتکاف سنت:** رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ علیٰ الکفایہ ہے۔

(۳) **اعتکاف نفل:** نذر اور سنتِ مؤکدہ کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب (یعنی نفلی) و سنتِ غیر مؤکدہ ہے۔

نفلی اعتکاف کرنا نسبتاً آسان ہے کیونکہ اس کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید، یہ چند لمحات کیلئے بھی کیا جاسکتا ہے، لہذا جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجئے۔ اعتکاف کی نیت کرنا کوئی مشکل کام نہیں، نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کر لیا کہ میں سنتِ اعتکاف کی نیت

کرتا ہوں تو یہی کافی ہے اور اگر دل میں نیت حاضر ہے اور زبان سے بھی یہی الفاظ ادا کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ مَادری زبان میں نیت یاد کر لیں تو زیادہ مناسب ہے۔ ہو سکے تو آپ یہ عَزَّی نیت یاد کر لیجئے: نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعتِكَافِ تَرْجَمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِكَافِ کی نیت کی۔ جب تک مسجد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں اِعتِكَافِ کا ثواب ملتا رہے گا، جب مسجد سے باہر نکلیں گے اِعتِكَافِ ختم ہو جائے گا۔ میرے آقا عَلَیْہِ سَلَامُ تَحْمِیۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مذہبِ مُفْتٰی یہ ہے (نفل) اِعتِكَافِ کیلئے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے جب سے داخل ہو باہر آنے تک (کیلئے) اِعتِكَافِ کی نیت کر لے، انتظارِ نماز و ادائے نماز کے ساتھ اِعتِكَافِ کا بھی ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ خرچہ ج ۵ ص ۶۷۴) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جائے اِعتِكَافِ کی نیت کر لے، جب تک مسجد ہی میں رہے گا اِعتِكَافِ کا بھی ثواب پائے گا۔^۱ (ایضاً ج ۸ ص ۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵۶) تعزیت کرنا

جب کسی کا بچہ بیمار ہو جائے، کوئی بے روزگار یا قرضدار ہو جائے، حادثے

۱۔ دیندہ

۱۔ اِعتِكَافِ کے مزید فضائل جاننے کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی عظیم الشان تالیف فیضانِ سنت جلد اول کے باب ”فیضانِ اِعتِكَافِ“ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

کا شکار ہو جائے، چور یا ڈاکو مال لیکر فرار ہو جائے، کاروبار میں نقصان سے ہمکنار ہو جائے کوئی چیز گم ہو جانے کے سبب بیقرار ہو جائے، الغرض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہو جائے اُس کی دلجوئی کرنا اسے تسلی دینا بہت بڑے ثواب کا کام ہے چنانچہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ روحِ پَرَوَر ہے: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔

(المعجم الاوسط، ج ۶، ص ۴۲۹، الحدیث ۹۲۹۲)

یا خدا صدقہ نبی کا بخش مجھ کو بے حساب

نزع و قبر و حشر میں مجھ کو نہ دینا کچھ عذاب

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مَدَنی انعامات اور غم خواری

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”مَدَنی

انعامات“ میں سے ایک مَدَنی انعام غم خواری کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ

اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے

”72 مَدَنی انعامات“ کے صفحہ 19 پر مَدَنی انعام نمبر 53 ہے: کیا آپ نے اس

ہفتے کم از کم ایک مریض یا دکھی کی گھریا اسپتال جا کر سنت کے مطابق غنخواری کی؟ اور اسکو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذات عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۵۷) تنگ دست قرض دار کو مہلت دینا یا

اس کے قرض میں کچھ کمی کرنا

شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال،، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے، جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کمی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم کی گرمی سے بچائے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر، الحدیث ۶۶۶، جلد ۴، ص ۲۴۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کمی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی انظار المعسر، الحدیث ۱۳۱۰، ج ۳، ص ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب قیامت کا دن ہوگا اور سورج سوا میل پر رہ کر

آگ برسا رہا ہوگا، شدتِ پیاس سے زبائیں باہر نکل پڑی ہوں گی، لوگ پسینے میں

دُکبیاں کھا رہے ہوں گے، عرش کے سائے کی صحیح معنوں میں اُسی وقت اَہمیت

پتا چلے گی، اس کی طلب اپنے دل میں پیدا کیجئے، گرمیوں کی دوپہر ہو اور آپ

چلچلاتی دھوپ میں لُح و دقِ صحرَا کے اندر ننگے پاؤں چل رہے ہوں اگر ایسے میں کوئی

سائبان یا سائے کی جگہ نظر آجائے اُس وقت آپ کو کس قدر خوشی ہوگی اس کا آپ

بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں حالانکہ قیامت کی تہا زت (یعنی گرمی) کے مقابلے

میں دنیا کی دھوپ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لہذا بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت

سے ”سایہ عرش“ پانے کیلئے آج دنیا میں تنگ دست قرضدار کو مہلت دینے یا اس کے

قرض میں کمی کرنے کی آسان نیکی کر لیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں سایہ عرش کی

بھیک بھی مانگتے رہئے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ

يُنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَلْيَنْفِسْ عَنْ مَوْعِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ یعنی جسے یہ

پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی بے چینیوں سے نجات دلائے تو اسے چاہئے کہ وہ

کسی تنگ دست کی مشکل آسان کر دے یا اس کے قرضے میں رعایت کر دے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، الحدیث: ۱۵۶۳، ج ۸۲۵)

یا الہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الہی جب زبائیں باہر آئیں پیاس سے صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر

سید بے سایہ کے ظِلِّ لُوا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صدقے کا ثواب ملے گا

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزَّوجلَّ

کے محبوب، داناے غُیُوبِ مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے

ہوئے سنا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کے لئے ہر روز اس قرض کی

مِثْلِ صَدَقَہ کرنے کا ثواب ہے۔ پھر میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اسے روزانہ اتنا ہی

مال دومرتبہ صَدَقَہ کرنے کا ثواب ملے گا۔“ میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! پہلے تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس نے کسی

تنگ دست کو مہلت دی اس کے لئے ہر روز اس قرض کی مِثْلِ صَدَقَہ کرنے کا ثواب ہے،

پھر آپ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی

اس کے لئے ہر روز اس قرض سے دو گنا صَدَقَہ کرنے کا ثواب ہے!“ تو رسول اللہ

صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اسے روزانہ قرض کی مقدار کے برابر مال

صَدَقَہ کرنے کا ثواب تو قرض کی ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے ملے گا، اور جب

ادائیگی کا وقت ہو گیا پھر اس نے قرضدار کو مہلت دی تو اسے روزانہ اتنا مال دومرتبہ

صَدَقَہ کرنے کا ثواب ملے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر... الخ، ج ۴، ص ۲۴۲، الحدیث: ۶۶۷۶)

میں نے تجھے معاف کیا

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جس نے کبھی کوئی اچھا عمل نہ کیا تھا، لوگوں کو قرض دیا کرتا تو اپنے قاصد سے کہا کرتا قرض دار جو کچھ آسانی سے دے اسے لیا کرو اور جس میں قرضدار کو دشواری ہو اسے چھوڑ دیا کرو اور چشم پوشی کرو شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں معاف فرما دے۔ جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے کبھی کوئی اچھا عمل کیا؟ تو اس نے عرض کیا، نہیں، مگر میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، جب میں اُسے قرض کا تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو اسے کہتا جو آسانی سے ملے وہ لے لو اور جس میں قرضدار کو دشواری ہو اسے چھوڑ دو اور چشم پوشی کرو، شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے چشم پوشی فرمائے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: بے شک میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(سنن النسائي، کتاب البیوع، باب حسن المعاملۃ، الحدیث: ۷۰۳، ص ۷۵۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵۸) رشتے دار پر صَدَقَہ کرنا

سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رشتہ دار پر کئے

جانیاو لے صَدَقَہ کا ثواب دو گنا کر دیا جاتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ج ۸، ص ۲۰۶، الحدیث: ۷۸۳۴)

تمہارے لئے دُگنا ثواب ہے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حضرت سیدتنا زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شہما رصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اے عورتو! صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کرو۔“ تو میں عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس گئی اور ان سے کہا: ”آپ ایک تنگدست شخص ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، جائیے اور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھئے کہ اگر میں آپ پر صدقہ کروں تو کیا میری طرف سے صدقہ ادا ہو جائے گا ورنہ میں اسے آپ کے علاوہ کسی اور پر صدقہ کر دوں۔“ تو انہوں نے فرمایا: ”تم خود ہی چلی جاؤ۔“ لہذا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوئی تو میں نے دیکھا کہ انصار کی ایک عورت بھی یہی سوال کرنے کے لئے درِ دولت پر حاضر ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مرعوب رہتی تھیں چنانچہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف آئے تو ہم نے ان سے کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں جا کر غرض کرو کہ دو عورتیں دروازے پر یہ سوال کرنے کے لئے کھڑی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہر اور اپنے زیرِ کفالت یتیموں پر صدقہ کریں تو کیا انکی طرف سے صدقہ ادا ہو جائے گا؟ اور اے بلال! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔“

جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”وہ عورتیں کون ہیں؟“
 عرض کی: ”انصار کی ایک عورت اور زینب ہے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی زینب؟“ عرض کی: ”عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زوجہ۔“
 فرمایا: ”ان دونوں کے لئے دُگنا اجر ہے، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صدقہ کا۔“

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة، الخ ص ۵۰۱، الحدیث: ۱۰۰۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵۹) تنگ دست کا بقدر طاقت صدقہ کرنا

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ صدقہ و خیرات وہی کرے جس کے پاس بہت سارا مال ہو، حالانکہ تنگ دست مسلمان بھی اپنی حیثیت کے مطابق صدقہ کرنے کا ثواب کما سکتا ہے بلکہ یہ افضل ہے، چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک، صاحبِ کو لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: ”تنگ دست کا بقدر طاقت صدقہ دینا اور وہ صدقہ جو فقیر کو پوشیدہ طور پر دیا جائے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصة فی ذالک، ج ۲، ص ۱۷۹، الحدیث: ۱۶۷۷)

انگور کا دانہ صدقہ کیا

حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ”موطأ“ میں نقل

فرماتے ہیں کہ ایک مسکین نے ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانے کا سوال کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے کچھ انگور رکھے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کسی سے فرمایا: ”ان میں سے ایک دانہ اٹھا کر اسے دے دو۔“ اسے اس پر بڑا تعجب ہوا لیکن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم حیران کیوں ہو رہے ہو یہ تو دیکھو کہ اس دانے میں کتنے ذرات ہیں؟

(الموطا امام مالک، کتاب الصدقۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ، ج ۲، ص ۷۴، الحدیث: ۱۹۳۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۶۰) چھپا کر صدقہ دینا

صدقہ و خیرات کی کثرت نیکیوں میں اضافے، گناہوں کے ازالے اور عذاب دوزخ سے بچنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ سب فضائل و فوائد اپنی جگہ مگر چھپا کر صدقہ دینے کا ثواب زیادہ ہے، اس لئے اگر علانیہ صدقہ و خیرات کرنے میں دوسروں کو ترغیب دینے جیسی کوئی مصلحت نہ ہو تو ریاکاری سے بچنے کی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چھپا کر صدقہ دیجئے اور اس بشارت کے حقدار بنئے چنانچہ ایک مرتبہ سید المبلغین، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سات افراد کا تذکرہ فرمایا جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جو اس طرح چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے جو صدقہ دیا بائیں

ہاتھ کو اس کا پتہ نہ چلے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، ج ۱، ص ۲۳۶، الحدیث: ۶۶۰)

بعدِ وصال سخاوت کا پتا چلا

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خیرات کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت سے مساکینِ مدینہ کے گھروں میں ایسے پوشیدہ طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے کہ انہیں خبر ہی نہیں ہوتی تھی کہ یہ رقم کہاں سے آتی ہے؟ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو ان غریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت تھی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۵، ص ۳۳۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶۱) اہل خانہ پر خرچ کرنا

اس دنیا میں ہر کوئی اپنے گھر والوں کے لئے کماتا اور ان پر خرچ کرتا ہے، لیکن اس معاشی دوڑ دھوپ میں زیادہ ترقیبی جذبات کا فرما ہوتے ہیں کہ میرے ماں باپ، بیوی بچوں اور بھائی بہنوں کو خوشحالی ملے انہیں بھوک پیاس اور تنگ دستی کا سامنا نہ کرنا پڑے لیکن یہ بہت کم اسلامی بھائیوں کو معلوم ہوگا کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا جائے تو اس کا بھی ثواب ہے، چنانچہ محض نیت دُرست

کر لینے کی صورت میں آسانی سے ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ (اللہ عز و جل کے محبوب، داناے عُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص ثواب کی نیت سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے تو وہ اسکے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ، ص ۵۰۲، الحدیث: ۱۰۰۲)

چادرز وجہ کو دے دی

حضرت سیدنا عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان بن عفان یا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک اونٹنی چادر کو خریدنے کے لئے بھاؤ طے کر رہے تھے کہ میرا وہاں سے گزر ہوا اور میں نے وہ چادر خرید کر اپنی بیوی سُخَیْلَہ بنت عُبَیْدَہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اوڑھادی۔ جب حضرت سیدنا عثمان یا عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا: ”تم نے جو چادر خریدی تھی اس کا کیا ہوا؟“ میں نے کہا: ”اسے میں نے سُخَیْلَہ بنت عبیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر صدقہ کر دیا ہے۔“ تو انہوں نے پوچھا: ”جو کچھ تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو کیا وہ صدقہ ہے؟“ میں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب میری یہ بات رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے ذکر کی گئی تو فرمایا: ”عمر نے سچ کہا ہے تم جو کچھ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو وہ ان پر صدقہ ہی ہے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب النکاح، الترغیب فی النفقۃ... إلخ، ج ۳، ص ۴۳، الحدیث: ۱۵)

زوجہ کو پانی پلایا

حضرت سیدنا نعر باض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ بے مثال، نبیِ آمین کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔“ تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا اور جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا تھا، اسے بھی سنایا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب فی نفقۃ الرجل... الخ، ج ۳، ص ۳۰۰، الحدیث: ۴۶۵۹)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کِی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔ آمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۶۲) سوال نہ کرنا

دوسروں سے سوال کرنا مروّت کے خلاف ہے، سوال سے بچئے اور جنت

کی ضمانت کے حقدار بنئے، چنانچہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ مہموت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ کسی سے سوال نہ کرے گا تو میں

اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں نے عرض کی: ”میں ضمانت دیتا ہوں۔“ لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے

کچھ نہ مانگا کرتے تھے۔ ایک روایت میں یہاں تک آیا ہے کہ اگر حضرت سیدنا ثوبان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار ہوتے اور آپ کا کوڑا نیچے گر جاتا تو کسی سے

اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ گھوڑے سے نیچے اتر کر خود ہی کوڑا اٹھاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب کراہیۃ المسئلۃ، ج ۲، ص ۴۰۰، الحدیث: ۱۸۳۷)

مجھے پیاس لگی ہے

منقول ہے کہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کو جب پیاس

لگتی تو فرماتے: مجھے پیاس لگی ہے۔ خدمت گار معاملہ سمجھ کر آپ کی بارگاہ میں پانی

حاضر کر دیتے اور آپ کو سوال بھی نہ کرنا پڑتا۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو

اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ امین بجاء النبیِّ

الْأَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶۳) قَرْض دینا

عام طور پر ہم قرض کا لین دین کرتے ہی رہتے ہیں لیکن بہت کم اسلامی

بھائیوں کو معلوم ہوگا کہ قرض دینا بھی کارِ ثواب ہے، چنانچہ نبی مکرَّم، نُوْرُ مَجْسَم، رسول

اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: معراج کی رات میں نے

جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، ج ۳، ص ۱۵۴، الحدیث: ۲۴۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶۲) ادا کرنے کی نیت سے قرض لینا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سید المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَرْض کی ادائیگی تک قرض لینے والے کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کرے۔“ حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خازن سے فرمایا کرتے: جاؤ میرے لئے قرض لے کر آؤ کیونکہ جب سے میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ حدیث سنی ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس حال میں رات گزاروں کہ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، ج ۳، ص ۱۴۲، الحدیث: ۲۴۰۹)

قرض لوٹانے کی دلچسپ حکایت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کر کے فرمایا کہ اس نے بنی اسرائیل کے کسی شخص سے ایک ہزار دینار بطور قرض مانگے تو اس شخص نے مطالبہ کیا: ”میرے پاس کوئی گواہ لاؤ تا کہ میں انہیں گواہ بنا لوں۔“ تو قرض دار نے کہا: ”اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی گواہی کافی ہے۔“ قرض خواہ نے کہا: ”کوئی ضامن لے کر آؤ۔“ قرض دار نے کہا: ”اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی ضمانت کافی ہے۔“ قرض خواہ نے کہا: ”تم سچ کہتے ہو۔“ پھر اس نے ایک مقررہ

مدت تک کے لئے اس شخص کو ایک ہزار دینار دے دیئے۔ پھر یہ شخص سمندری سفر پر روانہ ہو گیا اور اپنا کام پورا کر کے کسی کشتی کو تلاش کرنے لگا تا کہ اس پر سوار ہو کر مقررہ مدت پوری ہونے تک قرض کی ادائیگی کے لئے اس شخص کے پاس جائے مگر اسے کوئی کشتی نہ ملی۔ (بالآخر) اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کر کے ایک ہزار دینار اور قرض خواہ کے نام ایک خط اس سوراخ میں ڈالا اور اسے بند کر دیا۔ پھر وہ لکڑی لے کر سمندر کے کنارے آیا اور یہ دُعا مانگی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو جانتا ہے کہ جب میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے مجھ سے گواہ مانگا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گواہی کافی ہے تو وہ تیرے گواہ ہونے پر راضی ہو گیا تھا پھر اس نے مجھ سے ضامن طلب کیا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ضمانت کافی ہے تو وہ تیری ضمانت پر راضی ہو گیا اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں نے کشتی کے حصول کے لئے کوشش کی تا کہ یہ مال اس کے مالک تک پہنچا سکوں مگر میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ لہذا! اب میں اس امانت کو تیرے سپرد کر رہا ہوں۔“ یہ کہہ کر اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا اور اپنے شہر جانے کے لئے کشتی کی تلاش میں دوبارہ نکل کھڑا ہوا۔ دوسری جانب وہ شخص جس نے اسے قرض دیا تھا، دوسرے کنارے پر آیا کہ شاید کوئی سفینہ اس کے مال کو لے کر آئے۔ اچانک اس نے اسی لکڑی کو دیکھا جس میں قرض دار نے مال چھپایا تھا۔ اس نے وہ لکڑی اٹھالی تا کہ گھر میں ایندھن کے طور پر استعمال کر سکے۔ جب اس نے لکڑی کو کاٹا تو اس میں سے مال اور (اس کے نام لکھی گئی) تحریر

برآمد ہوئی۔ اس کے بعد قرض دار ایک ہزار دینار لے کر آیا اور کہنے لگا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تیرا مال واپس کرنے تیرے پاس آنے کے لیے مسلسل کشتی کی تلاش میں تھا مگر مجھے آنے کے لئے کوئی کشتی نمل سکی۔“ یہ سن کر قرض خواہ نے کہا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری طرف سے وہ مال ادا کر دیا ہے جو تو نے لکڑی میں ڈال کر بھیجا تھا۔“ یہ سن کر وہ اپنے ایک ہزار دینار لے کر خوشی خوشی لوٹ گیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الکفالت، باب الکفالت فی القرض... الخ، ج ۲، ص ۷۳، الحدیث: ۲۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶۵) یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا

یتیموں پر رحمت و شفقت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا بے حد جروثواب کا باعث ہے حتیٰ کہ ان کے سر پر شفقت و محبت سے ہاتھ پھیرنے کا بھی ثواب ملتا ہے، لہذا اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرئے کہ ہاتھ کے نیچے چتنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض ایک ایک نیکی ملے گی۔ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو جس جس بال پر سے اس کا ہاتھ

لینے

۱: بچہ یا بچی اُس وقت تک ہی یتیم ہیں جب تک نابالغ ہیں جوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ لڑکا بارہ اور پندرہ سال کے درمیان بالغ اور لڑکی نو اور پندرہ سال کے درمیان بالغہ ہوتی ہے۔

گزرے گا اس کے عوض ہاتھ پھیرنے والے کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اپنے زیر کفالت یتیم (لڑکے یا لڑکی) کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں اور وہ جنت میں اس طرح ہونگے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی شہادت اور بیچ والی

انگلیوں کو جدا کر دیا۔ (مسند احمد، حدیث ابی امامہ الباہلی، الحدیث ۲۲۲۱۵، ج ۸، ص ۲۷۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶۱) تَلْبِیہ پڑھنا

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حسن اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو مُحَرَّم (یعنی احرام باندھنے والا) دن کی ابتداء سے غروب آفتاب تک تلبیہ پڑھتا ہے تو سورج غروب ہوتے وقت اس کے گناہوں کو ساتھ لے جاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الظلال للمحرم، ج ۳، ص ۴۲۴، الحدیث: ۲۹۲۵)

تَلْبِیہ: اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا اَشْرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا اَشْرِيْكَ لَكَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶۲) بیت اللہ میں داخل ہونا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي
ترجمہ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا

بَيْتُهُ مَبْرُكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٦﴾
گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ
میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا
اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے

(پ ۴، ال عمران: ۹۶-۹۷) ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدارِ

رسالت، شہنشاہِ نبوت مَخْزَنِ جُود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ

الاعز، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو بیتُ اللہ میں داخل

ہوا وہ بھلائی میں داخل ہو گیا اور برائی سے پاک ہو کر مغفرت یافتہ ہو کر نکلا۔

(صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسک، باب استحباب دخول الکعبۃ... الخ، ج ۴، ص ۳۳۲، الحدیث: ۳۰۱۳)

حطیم میں داخل ہونا کعبہ شریف میں داخل ہونا ہے

کعبہ معظمہ کی شمالی دیوار کے پاس نصف دائرے کی شکل میں فصیل (یعنی

باؤنڈری) کے اندر کا حصہ ”حطیم“ کہلاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ

از سر نو تعمیر کیا، خرچ کی کمی کے باعث اتنی زمین کعبہ معظمہ سے باہر چھوڑ دی۔ اس کے

گرد اگر دایک قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اسی کو حطیم کہتے ہیں۔ یہ مسلمانوں

کی خوش نصیبی ہے کہ اس میں داخل ہونا کعبہ معظمہ ہی میں داخل ہونا ہے جو بِحَمْدِ اللہ

تعالیٰ بے تکلف نصیب ہو سکتا ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول ص ۱۰۹۴ ملخصاً) لیکن خیال رہے

کہ بیتُ اللہ کی عمارت میں داخل ہونا نصیب ہو یا حطیم میں دونوں صورتوں میں دوسروں کو دھکے دینے سے بچئے اور اسلامی بھائی اپنے جسم کو اسلامی بہنوں سے مس ہونے (یعنی چھو جانے) سے بچائیں جبکہ اسلامی بہنیں بھی یہی احتیاط کریں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۶۸) آبِ زم زم پینا

آبِ زَم زَم کی کیا بات ہے! اس کو بہ نیتِ عبادت دیکھنے سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور اس کو پی کر جو بھی دُعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ (المسک المُنْقَطِعُ المعروف بمناسک الاملا علی قاری ص ۴۹۵)

قیامت کی پیاس سے تحفظ کے لئے پی رہا ہوں

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ زم زم شریف کے کنویں پر آئے اور ایک ڈول پانی پینے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دُعا مانگی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے عبد اللہ بن مُوَمِّل نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے کہ صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”آبِ زَم زَم اسی کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے۔“ لہذا میں قیامت کی پیاس سے تحفظ کے لئے اسے پی رہا ہوں۔“ (المُتَجَرِّدُ الرانج، ثواب ماء زم زم، ص ۴۳۳، الحدیث: ۸۹۳ و شعب الایمان،

باب فی المناسک، ج ۳، ص ۴۸۱، الحدیث: ۴۱۲۸)

نفع بخش علم، وسیع رزق اور تندرستی مانگتے

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب آب زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: **اَللّٰهُمَّ اسْئَلْكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ** ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

(المستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لما شرب له، ج ۲، ص ۱۳۲، الحدیث: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی

اسی زم زم میں جنت ہے اسی زم زم میں کوثر ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحت مند ہو گئے

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: ”زمزم کھانے کی جگہ

کھانا اور بیماری سے شفا ہے۔“ (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی فضل زمزم،

الحدیث ۲، ج ۴، ص ۳۵۸) حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابتدائے اسلام

میں جب صحابہ (علیہم الرضوان) چالیس (40) تک نہ پہنچے تھے، اس زمانے میں مکہ معظمہ

آئے۔ وہاں نہ کسی سے شناسائی (یعنی جان پہچان) نہ کسی سے ملاقات۔ ایک مہینہ کامل

وہی زمزم شریف پیا، حالت یہ ہوئی کہ پیٹ کی بلٹیں اُلٹ پڑیں۔ (یعنی خوب توانائی

آگئی) (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، الحدیث ۳۷۴۳، ص ۱۳۴۲) **اللہ عزوجل کی اُن پر**

رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ امین

بِحَاجَةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیٹ بھر کر پینا چاہئے

آبِ زَمِ زَمِ جب بھی پینا نصیب ہو اس کو پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔ تحسن

اِهْلَسَنْتَ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذُرُ الْمَرْيَقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ

اللہ العوی فرماتے ہیں، وہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث پاک میں ہے: ہم میں

اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کو کھل (یعنی پیٹ) بھر کر نہیں پیتے۔

(بہار شریعت حصہ ۶ ج ۱ ص ۱۱۰۵، سنن ابن ماجہ، کتاب المناک، باب الشرب من زم زم، الحدیث ۳۰۶۱، ج ۳ ص ۴۸۹)

یہ آبِ زم زم ہے

ایک مرتبہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس

المدینۃ العلمیۃ اور تخصص فی الفقہ کے اسلامی بھائی امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا

محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اس دوران آپ

دامت برکاتہم العالیہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر وضاحت کرتے ہوئے کچھ اس طرح

سے فرمایا: یہ آبِ زم زم ہے، اس لئے میں نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ کو بتانے میں

میری ایک نیت یہ بھی ہے کہ کہیں کوئی اسلامی بھائی بدگمانی میں مبتلا نہ ہو

جائے۔ (بدگمانی، ص ۵۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۶۹) مصیبت چھپانا

مصیبت بسا اوقات مومن کے حق میں رحمت ہوا کرتی ہے اور صبر کر کے عظیم اجر کمانے اور بے حساب جنت میں جانے کا موقع فراہم کرتی ہے، حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں کو اس کی شکایت نہ کی تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزہد، الحدیث ۱۷۸۷۲، ج ۱۰، ص ۴۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زخم، بیماری، گھبراہٹ، نیند اُچٹ جانا، تنگدستی اور ہر طرح کے جانی یا مالی نقصانوں اور پریشانیوں پر صبر کرتے ہوئے بلا وجہ دوسروں پر ظاہر کرنے سے بچ کر مغفرت کی بشارت کے حقدار بنئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷۰) صبر کرنا

سرانج السالکین، محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ عزوجل مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی ندا کرے گا: ”اہل فضل کہاں ہیں؟“ تو کچھ لوگ کھڑے ہونگے جو تعداد میں نہایت قلیل ہونگے۔ جب یہ جلدی سے جنت کی طرف بڑھیں گے تو فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے: ”ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جنت کی طرف جا رہے ہو تم کون ہو؟“ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم اہل فضل ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا فضل کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جب ہم پر ظلم

کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے اور جب ہم سے برائی کا برتاؤ کیا جاتا تھا تو اسے برداشت کرتے تھے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اچھے عمل والوں کا ثواب کتنا اچھا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، الحدیث ۱۸، ج ۳، ص ۲۸۱)

صبر کسے کہتے ہیں؟

صَبْر کا مطلب یہ ہے کہ پریشانی کے موقع پر زَبان تو زَبان! منہ بنا کر یاد گیر اعضاء کے اشارے سے بھی بے چینی اور بے قراری کا اظہار نہ کیا جائے۔ چنانچہ مُفسِّرِ شہیر حَکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

صَبْر کے معنی ہیں ”روکنا“۔ شریعت میں کامیابی کی اُمید سے مصیبت پر بیقرار نہ ہونے کو صَبْر کہتے ہیں۔ صَبْر کی تین قسمیں ہیں (۱) مصیبت میں صَبْر کرنا (۲) عبادت اور اطاعت کی مشقتوں پر صَبْر کرنا اور ان پر قائم رہنا (۳) نفس کو گناہ کی طرف مائل ہونے سے روکنا۔ اس کو یوں سمجھو کہ مصیبت میں دل چاہتا ہے کہ بیقراری اور بے چینی کا اظہار کرے اب دل کو قابو میں رکھنا اور راضی برضا رہنا پہلی قسم کا صَبْر ہے۔ سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے کی ہمت نہیں پڑتی، اسی طرح زکوٰۃ نکالنے کو جی نہیں چاہتا اب دل پر جبر کر کے ان کاموں کو کر گزرنے دوسری قسم کا صَبْر ہے۔ گانے بجانے کی طرف دل مائل ہے ہم دیکھتے ہیں کہ سود خور بڑے مزے سے پیسے کما رہے ہیں ہمارا دل بھی چاہتا ہے کہ یہ حرکت کریں اب دل کو روکنا اور ادھر نہ جانے دینا تیسری قسم کا صَبْر ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۳۷-۳۳۸)

ہے صبر تو خزانہ فردوس عاشقو!

لب پہ تمہارے شکوہ بھلا کیسے آسکے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

صبر کر کے اجر کمانے کے بعض مواقع

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہماری حالت کس قدر بد سے بدتر ہوتی

جارہی ہے، ہم تو معمولی سی تکلیف بھی برداشت کرنے کی کوشش نہیں کرتے، یعنی اگر

آسانی سے ثواب حاصل ہو رہا ہوتا ہے جب بھی ہم اُسے ضائع کر دیتے ہیں، ہمیں

قدم قدم پر صبر کا ثواب کمانے کا موقع ملتا ہے۔ مثلاً

(۱) راستے میں پڑے ہوئے کیلے کے چھلکے پر پاؤں پھسل گیا یا ٹھوکر لگ گئی تو

شکوہ کرنے اور دوسروں کو کوسنے کے بجائے اگر صبر کریں تو اجر ملے گا۔ ظاہر ہے اول

نفل بننے سے نہ تو چوٹ صحیح ہوگی نہ ہی ثواب ملے گا بلکہ نقصان ہی نقصان ہوگا۔ (۲)

راہ چلتے کسی کا دھکا لگ گیا، بجائے اُس سے الجھنے کے صبر کر لیا جائے۔ (۳) کسی

گاڑی سے ٹکرا گئے۔ (۴) گاڑی چلانے والے نے کوئی بات اُلٹی سیدھی کہہ

دی۔ (۵) ہم راہ چل رہے تھے، سڑک پر ”ٹریفک جام“ ہو گیا، سخت گرمی بھی ہے،

ہارن کی آوازوں سے کان پھٹے جارہے ہیں، (ایسے وقت لوگ بہت بڑبڑاتے، گالیاں

بکتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنے سے ٹریفک بحال نہیں ہو جاتا۔ کاش! ذرا خاموش رہتے تو صبر کرنے

کا ثواب تو مل جاتا) (۶) کسی نے آواز گس دی۔ (۷) کنکر مار دیا۔ (۸) طعنہ زنی

کی، (۹) گھر میں بھائی بہنوں نے مذاق اڑایا۔ (۱۰) پڑوسی نے نحس سلوک نہیں کیا یا کوئی زیادتی کی۔ (۱۱) مسجد میں جوتے چوری ہو گئے۔ (۱۲) جیب کٹ گئی۔ (۱۳) کسی نے اوپر سے گھوڑا ڈال دیا۔ (۱۴) کسی نے بات کاٹ دی۔ (۱۵) آپ نے سُنّتوں بھرا بیان کیا، کسی نے بے جا تنقید کر دی یا آواز و انداز کی ہنسی اڑائی۔ (۱۶) کسی کے یہاں مہمان ہوئے اور اُس نے چائے پانی کا نہیں پوچھا۔ (۱۷) سُنّت کے مطابق کھاپی رہے تھے تو کسی نے طنز کر دیا۔ (۱۸) کبھی گھر میں بجلی چلی گئی۔ (۱۹) پانی بند ہو گیا۔ (۲۰) مالک مکان یا کرایہ دار نے ظلم کیا۔ (۲۱) بس وغیرہ میں بھیڑ میں کسی نے آپ کے پاؤں پر اپنا پاؤں رکھ دیا۔ (۲۲) کوئی سگریٹ پی رہا ہے یا کسی قسم کی بدبو سے جب تکلیف پہنچی (۲۳) اپنی گاڑی وغیرہ میں کوئی نقصان ہو گیا۔ (۲۴) کوئی پُرزہ ٹوٹ گیا۔ (۲۵) پتکچرہی ہو گیا۔ (۲۶) راستے میں کچھڑ کی وجہ سے پریشان ہو گئے۔ (۲۷) کھانے وغیرہ میں نمک مرچ کم و بیش ہو گیا۔ (۲۸) کوئی کڑوی چیز منہ میں آگئی، جیسے بادام کی کڑوی گری۔ (۲۹) کھانا گرم نہیں تھا اور طبیعت گرم کھانا چاہتی تھی۔ (۳۰) ٹھنڈے پانی کی خواہش تھی مگر سادہ پانی ملا (۳۱) چائے یا پان وغیرہ کی خواہش تھی مگر میسر نہیں آیا، جس سے طبیعت میں کچھ پریشانی ہوئی۔ (۳۲) کسی نے گالی دے دی، (۳۳) کوئی ایسی بات کہہ دی جو ناگوار خاطر ہوئی۔ (۳۴) خرید و فروخت کے مواقع پر ناگوار معاملہ پیش آ گیا۔ (۳۵) کاروبار کم ہوا، (۳۶) کسی نے دھوکا دے دیا۔

(۳۷) سیٹھ بد مزاج ہے یا نوکر بد اخلاق ہے۔ (۳۸) کسی نے ٹھوک پھینکا اور اپنے اوپر آ پڑا۔ (۳۹) کسی وجہ سے پاؤں پھسل گیا یا گر گئے تو لوگ ہنسے یا خود چوٹ کھائی۔ (۴۰) کسی نے غلط فہمی میں کچھ تلخ باتیں سُنا دیں، وغیرہ وغیرہ، اس قسم کے معاملات عموماً روزِ مرہ پیش آتے رہتے ہیں، ایسے مواقع پر صبر کر لیجئے اور اجر کمائیے، ان مواقع پر عموماً بے صبرے لوگ بڑبڑاتے، گالیاں تک بکتے سُنے جاتے ہیں، اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ بے جا بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے تکلیف یا پریشانی تو دُور نہیں ہوتی، پھر صبر کر کے خزانہ اجر کیوں نہ حاصل کیا جائے۔ (از افادات امیر اہلسنت)

آدمی حوصلہ ہارے نہ پریشانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں ڈوب سکتی نہیں موجوں کی طغیانی میں جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷۱) عفو و درگزر کرنا

اگر ایک شخص سے دوسرے کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اسے شریعت کی حدود میں رہ کر بدلہ لینے کا حق حاصل ہے یا پھر قیامت میں اسے اس کا حق دلویا جائے گا لیکن نفس پر گراں ہونے کے باوجود اگر معاف کر دیا جائے تو ڈھیروں ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔ اس حوالے سے یوں بھی ذہن بنایا جاسکتا ہے کہ میں نے بھی اس کو ویسی ہی تکلیف پہنچادی جیسی اس نے مجھے پہنچائی یا اسے آخرت میں عذاب ہوا تو میرا اس میں کیا فائدہ؟ لیکن اگر میں اسے معاف کر دوں تو میرے گناہ معاف ہوں گے اور

درجات کی بلندی بھی نصیب ہوگی جیسا کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ کولاک، سیاحِ افلاک، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةٌ يَعْنِي جِسْمِ كُلِّ شَيْءٍ تَكْلِفُ بَعْضُهَا بَعْضًا (یعنی تکلیف پہنچانے والے مسلمان کو) معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء فی العفو، الحدیث: ۱۳۹۸، ج ۳ ص ۹۷)

اگر ہمیں کوئی تکلیف پہنچائے تو بدلہ لینے کے بجائے معاف کر دینے پر ہمیں بھی اس فضیلت سے حصہ نصیب ہو جائے گا، چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قِيَامَتُكَ رُوزِ اِعْلَانٍ كَمَا اَجْرُكَ لَكَ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ لَكَ اَجْرُكَ لَكَ؟ (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ”ان لوگوں کے لیے جو مُعَاف کرنے والے ہیں“ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۵۴۲، حدیث ۱۹۹۸)

قاتلانہ حملے کی کوشش کرنے والے کو مُعَاف فرمادیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 873

صفحات پر مشتمل کتاب، ”سیرتِ مُصطفیٰ“، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صفحہ 604

تا 605 پر ہے: ایک سفر میں نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُوْلِ مُحْتَرَم، سَرِاِپا جُوْد و کَرَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آرام فرما رہے تھے کہ غَوْرَث بن حارث نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو شہید کرنے کے ارادے سے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تلوار لے کر نیام سے کھینچ لی، جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو غَوْرَث کہنے لگا: اے محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)! اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اللّٰهُ“، ”یُتُوْتُکِی“ نِیّت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی اور سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غَوْرَث گڑ گڑا کر کہنے لگا: آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی میری جان بچائیے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعَاف فرمادیا۔ چنانچہ غَوْرَث اپنی قوم میں آ کر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دُنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔ (الشفا، ج ۱، ص ۱۰۶)

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دُعائیں دیں
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۷۲) صلح کروانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے اور انہیں آپس میں محبت و اتفاق سے رہنا چاہئے مگر شیطان کو یہ کیونکر گوارا ہو سکتا ہے چنانچہ وہ مردود

مسلمانوں میں پھوٹ ڈلو اتا، لڑواتا اور قتل و غارتگری تک کرواتا ہے، بعض اوقات دشمنی کا سلسلہ نسل و نسل چلتا ہے، جس سے ہو سکے ان کے بیچ میں پڑ کر صلح کروانے کی کوشش کرے اور عظیم الشان ثواب کمائے، ہمارا پیارا رب عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورہ حجرات کی دسویں آیت کریمہ میں ارشاد فرما رہا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں
بَيْنَ أَخَوِيكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے
تُرْحَبُونَ ⑩ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۰) ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

صلح کروانے کا ثواب

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ أَصْلَحَ اللَّهُ أَمْرَهُ وَأَعْطَاهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ وَرَجَعَ مَغْفُورًا لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ یعنی جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا معاملہ دُرست فرما دے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت

یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، الحدیث ۹، ج ۳، ص ۳۲۱)

سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صلح کروائی

صلح کروانا تاجدارِ حرم، نبی مکرم، رسول محترم، شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کی مقدس سنت بھی ہے، چنانچہ خزانۃ العرفان صفحہ 949 پر ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دراز گوش پر کہیں تشریف لئے جارہے تھے کہ انصار کے پاس سے گزر ہوا، وہاں کچھ دیر توقف فرمایا، اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناک بند کر لی۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو تشریف لے گئے مگر ان دونوں کی بات بڑھ گئی اور دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھ پائی تک نوبت پہنچی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واپس تشریف لائے اور دونوں میں صلح کروادی۔ اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اٰفْتَتَوْا۟ فَاَصْلَحُوۡا۟ بَيْنَهُمَا۟

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو
گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔

(پ ۲۶، الحجرات: ۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷۳) شکر کرنا

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت

نشان ہے: الطَّاعِمُ الشَّاکِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ یعنی کھانا کھا کر شکر کرنے والا اس

روزے دار کی طرح ہے جس نے کھانے سے صبر کیا ہو۔ (ترمذی، ج ۶، ص ۲۱۹، الحدیث ۲۴۹۴)

یقیناً شکر اعلیٰ درجے کی عبادت، عظیم سعادت اور اس میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ شکر

کا ایک درجہ یہ ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں غور کرے، اس کی عطا

پر راضی ہو اور اُس کی کسی نعمت کی ناشکری نہ کرے جبکہ شکر کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ زَبان

سے بھی ان نعمتوں کا شکر کرے۔ جب بھی ہمیں کوئی چھوٹی بڑی نعمت ملے اللہ عَزَّوَجَلَّ

کا شکر ادا کرنا چاہئے مثلاً نمازِ وقت پر باجماعت ادا کرنے کی سعادت ملی تو شکر ادا

کریں، کسی گناہ سے بچنے میں کامیاب ہو گئے تو شکر ادا کریں، شدید بھوک پیاس میں

کھانے کو مل گیا تو شکر ادا کریں، بیماری سے صحت یابی ملی تو شکر ادا کریں، تپتی دھوپ

میں سایہ میسر آ گیا تو شکر ادا کریں، گھر واپسی پر بیوی بچوں کو سلامت دیکھا تو شکر ادا

کریں، ولی اللہ کے مزار پر جانا نصیب ہوا تو شکر ادا کریں، پیر و مرشد کی بارگاہ میں

با آداب حاضری نصیب ہوئی تو شکر ادا کریں، سونے کو آرام دہ بستر سر چھپانے کو گھر

میسر ہے تو شکر ادا کریں الغرض ہر وہ جائز بات جس سے خوشی یا آرام ملے اس پر شکر

ادا کرتے رہنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ شکر کے لئے کوئی الفاظ خاص نہیں،

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ! کہہ لیجئے یا اپنی مادری زبان میں شکر ادا کر لیجئے دونوں طرح

دُرست ہے۔ اگر زبان سے موقع نہیں ملا تو دل ہی دل میں شکر ادا کر لینا چاہئے۔

حضرت سیدنا ابو عبد اللہ محمد بن منکدر قرشی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ

سَيِّدُ الْمُبْلَغِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ دُعا کیا کرتے

تھے: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ یعنی اے اللہ عزّوجلّ! اپنے
ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔ ۱

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب ما کان يدعو..... الخ، حدیث ۱۱۷ ص ۶۳)

شکر ادا ہو کیونکر تیرا کہ محبوب کی اُمت میں

مجھ سے نکلے کو بھی پیدا تو نے اے رحمن کیا (وسائلِ بخشش، ص ۳۸۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۷۴) اپنی آخرت کے بارے میں غور و فکر کرنا

اپنی آخرت کے بارے میں غور و فکر کرنا بھی عبادت ہے، سرکارِ دو عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”فِكْرُكَ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ سِتِّينَ سَنَةً“ (امورِ

آخرت میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“ (کنز العمال،

ج ۳، ص ۴۸، رقم الحدیث ۵۷۰۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”دنیا کی

فکر دل میں اندھیرا جب کہ آخرت کی فکر روشنی و نور پیدا کرتی ہے۔“ (المہمات علی الاستعداد

لیوم المعاد، ص ۴) حضرت سپدنا عمر بن قیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آخرت میں

سب سے زیادہ خوش وہ شخص ہوگا جو دنیا میں (آخرت کے بارے میں) سب سے زیادہ

متفکر رہنے والا ہو اور آخرت میں سب سے زیادہ ہنسنا اسی کو نصیب ہوگا جو دنیا

میں (خوفِ خدا عزوجل کے سبب) سب سے زیادہ رونے والا ہو اور بروزِ قیامت سب

۱۔

۱۔: شکر کے مزید فضائل پڑھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”شکر کے فضائل“ کا مطالعہ کیجئے۔

سے زیادہ ستھرا ایمان اسی کا ہوگا جو دنیا میں زیادہ غور و فکر کرنے والا ہے۔ (تنبیہ الغافلین، باب التفکر ص ۳۰۸) حضرت سیدنا مکحول شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

”انسان جب بستر پر آرام کرنے لگے تو اپنا محاسبہ کرے کہ آج اس نے کیا اعمال کئے؟ پھر اگر اس نے اچھے اعمال کئے ہوں تو اللہ عزوجل کا شکر کرے اور اگر اس سے گناہ سرزد ہوئے ہوں تو توبہ و استغفار کرے۔ کیونکہ اگر یہ ایسا نہ کرے گا تو اس تاجر کی طرح ہوگا جو خرچ کرتا جائے لیکن حساب کتاب نہ رکھے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ کنگال ہو جائے گا۔“ (تنبیہ الغافلین، باب التفکر ص ۳۰۹)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
 آہ! سلبِ ایمان کا خوف کھائے جاتا ہے کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا
 صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷۵) ماں باپ کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل ہمیں ماں باپ کی اہمیت سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ آئیے! غیر کسی خرچ کے بالکل مفت ثواب کا خزانہ حاصل کیجئے۔ خوب ہمدردی اور پیار و مَحَبَّت سے ماں باپ کا دیدار کیجئے، ماں باپ کی طرف بے غم و رحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے ہمارا مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے حجِ مبرور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اگرچہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اللہ اکبر!

وَأَطِيبُ یعنی ”ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اَطِيبُ (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۱۸۶ حدیث ۷۸۵۶) یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادر ہے، وہ جس قدر چاہے دے سکتا ہے، ہر گز عاجز و مجبور نہیں لہذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 بار بھی رَحمت کی نظر کرے تو وہ اُسے 100 مقبول حج کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ (سمندری گنبد، ص ۶)

اُستاد کی کرتا رہوں ہر دم میں اطاعت

ماں باپ کی عزت کی بھی توفیق خُدا دے (وسائلِ بخشش، ص ۱۰۲)
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۷۶) والدین کی قبروں پر جمعہ کے دن حاضری دینا

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کیلئے حاضر ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔ (نوادر الاصول للحکیم الترمذی ص ۷۳ حدیث ۹۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۷۷) نمازِ جنازہ پڑھنا

جب جب موقع ملے مسلمان کے جنازے میں شرکت کر کے ثواب کا خزانہ سمیٹنا چاہئے۔ رسولِ بے مثال، نبیِ بی آئینہ کے لال صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جو کسی مسلمان کے جنازے میں ایمان کے ساتھ اجر و ثواب

کی نیت سے شریک ہوا اور نماز جنازہ ادا کرنے اور تدفین تک جنازے کے ساتھ رہا تو دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ان میں سے ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو نماز پڑھ کر تدفین سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔ (مسلم، کتاب الجنائز، ص ۷۱، رقم: ۹۴۵) ایک اور حدیث پاک میں ہے: بندے کو اپنی موت کے بعد سب سے پہلے جو جزاء دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے میں شریک تمام افراد کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب اتباع الجنائزہ..... الخ، رقم: ۴۱۳۴، ج ۳، ص ۱۳۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۷۸) عاجزی کرنا

حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رفعت نشان ہے: جو اللہ عزَّوجلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۲۵۸۸، ص ۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی پیدائش بدبودار نُطْفے (یعنی گندے

قطرے) سے ہوتی ہے انجامِ کار سڑا ہوا مُردہ ہے اور اس قدر بے بس ہے کہ اپنی بھوک، پیاس، نیند، خوشی، غم، یادداشت، بیماری یا موت پر اسے کچھ اختیار نہیں، اس لئے اسے چاہئے کہ اپنی اصلیت، حیثیت اور اوقات کو کبھی فراموش نہ کرے، وہ اس دنیا میں ترقیوں کی منزلیں طے کرتا ہوا کتنے ہی بڑے مقام و مرتبے پر کیوں نہ پہنچ

جائے، خالق کون و مکاں عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحب عقل انسان تواضع اور عاجزی کا چلن اختیار کرتا ہے اور یہی چلن اس کو دنیا میں بڑائی عطا کرتا ہے ورنہ اس دنیا میں جب بھی کسی انسان نے فرعونیت، قارونیت اور عمرودیت والی راہ پکڑی ہے بسا اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دنیا ہی میں ایسا ذلیل و خوار کیا ہے کہ اُس کا نام مقام تعریف میں نہیں بطورِ مذمت لیا جاتا ہے۔ لہذا عقل و فہم کا تقاضہ یہ ہے کہ اس دنیا میں اونچی پرواز کے لئے انسان جیتے جی پیوندِ زمین ہو جائے اور عاجزی و انکساری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے پھر دیکھے کہ اللہ ربُّ العزت اُس کو کس طرح عزت و عظمت سے نوازتا ہے اور اُسے دنیا میں محبوبیت اور مقبولیت کا وہ اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے جو اُس کے فضل و کرم کے بغیر مل جانا ممکن ہی نہیں ہے۔ خاتمُ المرسلین، رحمۃُ اللہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

تَوَاضَعْ (یعنی عاجزی) اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو واللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور تکرُّر سے بھی بری ہو جاؤ گے۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۵۷۲۲، ج ۳، ص ۳۹)

لکڑیوں کا گٹھا خود اٹھا کر لائے

ایک بار حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باغ سے جلانے والی لکڑیوں کا گٹھا خود اٹھا کر لائے حالانکہ ان کے پاس کئی غلام تھے جو یہ کام کر سکتے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا: آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنے کسی غلام کو کیوں نہ

اٹھانے کو کہا! جواب دیا: میں یہ کر سکتا تھا مگر میں خود کو آزمانا چاہتا تھا کہ آیا میں ایسا کر سکتا ہوں یا نہیں! اور کہیں میرا نفس اس کام کو ناپسند تو نہیں کرتا!

(کتاب الملع فی التصوف (مترجم) ص ۲۰۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب

مَغفِرَت ہو۔ 'امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَخَرُّوْ غُرُورٍ سَے تُو مَوَلٰی مجھے بچانا

یارب! مجھے بنادے پیکر تُو عاجزی کا (وسائلِ بخشش ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷۹) نیک مسلمان سے حسن ظن رکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بدگمانی کا مرض عام ہے، اس مرض

سے بچنے کے لئے حسنِ ظن رکھنے کی عادت بنالینا بے حد ضروری ہے اور مسلمان کے

بارے میں اچھا گمان کرنا باعثِ ثواب بھی ہے، فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی حسنِ ظن عہدہ عبادت ہے۔ (سُنَنِ

ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۳) مُقَسِّر شہیر حکیم اَلْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ

الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے مختلف مطالب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی

مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، ان پر بدگمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے

ایک عبادت ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۲۱)

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی

کی آفات سے تُو بچا یا الہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

(۸۰) عیب پوشی کرنا

اگر کسی مسلمان کا عیب معلوم ہو جائے تو بلا مصلحتِ شرعی کسی دوسرے پر اس کا اظہار کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ مسلمانوں کا عیب چھپانے کا ذہن بنائیے کہ جو کسی کا عیب چھپائے اس کیلئے جنت کی بشارت ہے، چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اُس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ (مسند عبد بن حمید ص ۲۷۹ رقم ۸۸۵) لہذا جب بھی ہمیں معلوم ہو کہ فلاں نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ زانیہ لواطت کا ارتکاب کیا ہے، بدزنگاہی کی ہے، جھوٹ بولا ہے، بد عہدی یا غیبت کی ہے یا کوئی بھی ایسا جرم چھپ کر کیا ہے جس کو ظاہر کرنے میں کوئی شرعی مصلحت نہیں تو ہمیں اس کا پردہ رکھنا لازم ہے اور دوسرے پر ظاہر کرنا گناہ۔ یقیناً غیبت اور آبروریزی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ لیکن اگر کسی میں ایسا عیب موجود ہے جس سے دوسرے اسلامی بھائی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو محض اس نیت سے متعلقہ اسلامی بھائی کو اس عیب کے بارے میں بتادینا چاہیے تاکہ وہ اس نقصان سے بچ سکے مثلاً ایک شخص کی عادت ہے کہ وہ لوگوں کی رقیں دھوکہ دہی سے ہڑپ کر جاتا ہے یا

خُزْض لے کر واپس نہیں کرتا تو جن جن کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوا نہیں اس کے بارے میں بتا دینے میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر کسی نے کہیں رشتہ بھیجا ہے اور لڑکی والے آپ سے اس کے کردار و عمل کے بارے میں پوچھیں تو انہیں حقیقتِ حال سے آگاہ کر دینا ضروری ہے، لیکن ان تمام صورتوں میں نیت دوسروں کو نقصان سے بچانے کی ہونی چاہئے کسی کو رُسوا کرنے کی نہیں۔

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یارب
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارب
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۸۱) ایصالِ ثواب کرنا

سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے: مُردے کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ مُتعلِّقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ”دُعائے مغفرت کرنا“ ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۶، ص ۲۰۳، حدیث ۷۹۰۵)

فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، دُزس، مَدَنی قافلے

میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مطالعہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا کسی انتقال کرنے والے یا زندہ شخص کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ امید ہے کہ اس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا ان سب کے مجموعہ کے برابر اس کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس وَ عَلٰی هَذَا الْقِيَاسُ۔ (بہار شریعت ج ۱ حصہ ۴ ص ۸۵۰ ملخصاً)

صَلُّوا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۸۲) دوسروں کیلئے دعائے مغفرت کرنا

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ہر مومن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (تَجْمِیْعُ الرِّوَاۃِ وَ اَہْدِ، ج ۱، ص ۳۵۲، حدیث ۱۷۵۹۸)

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: بیٹھے بیٹھے اسلامی

بھائیو! جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمت کی مغفرت کیلئے دُعا کریں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ ہمیں اربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں اپنے لیے اور تمام مومنین و مومنات کیلئے دعا تحریر کر دیتا ہوں۔ (اول آخر دُرود شریف پڑھ لیں)

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ عِنِّيْ اے اللّٰهُ میری اور ہر مومن

و مومنہ کی مغفرت فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

آپ بھی اوپر دی ہوئی دعا کو عربی یا اُردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنا لیجئے۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفار ہے ترا یارب!
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۸۳) دینی اجتماعات میں شرکت کرنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ نحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے راستوں میں گھوم پھر کر اللہ عزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی قوم کو اللہ عزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنی منزل کی طرف آ جاؤ۔ پھر وہ ان لوگوں کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں تو ان کا رب عزَّوَجَلَّ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے پھر بھی ان سے پوچھتا ہے کہ ”میرے بندے کیا کہتے

ہیں؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”تیری تسبیح پڑھتے ہیں اور تیری پاکی، بڑائی، حمد اور عظمت بیان کرتے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”تیری قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔“ پھر رب تعالیٰ فرماتا ہے: ”اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے اور زیادہ شوق سے تیری پاکی اور بُرگی بیان کرتے۔“ پھر اللہ عزَّوَجَلَّ پوچھتا ہے کہ ”وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔“ اللہ عزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”اللہ عزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں دیکھا۔“ رب عزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”اگر وہ دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو شدت کے ساتھ اسے پانے کی خواہش کرتے، اسکی طلب میں شدید کوشش کرتے اور اس میں زیادہ رغبت رکھتے۔“ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔“ اللہ عزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”اللہ عزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں دیکھا۔“ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ”اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو شدت کے ساتھ اس سے فرار اختیار کرتے اور اس سے خوف کھاتے۔“ تو اللہ عزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ بیشک میں نے

ان کو بخش دیا۔“ ان میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ”فلاں شخص ان میں سے نہیں بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت کے تحت آیا تھا؟“ تو اللہ عزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔“

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، ج ۴، ص ۲۲۰، الحدیث: ۶۳۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کا ایک اہم ذریعہ دعوتِ اسلامی

کے سنتوں بھرے اجتماعات بھی ہیں، آپ بھی اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، اس سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت سے ہمیں ثواب کا عظیم خزانہ ہاتھ آ سکتا ہے کیونکہ الحمد للہ عزَّوَجَلَّ اس سنتوں بھرے اجتماع کے جَدْوَل میں یہ چیزیں شامل ہیں: ﴿تلاوتِ قرآنِ کریم﴾ ﴿نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم﴾ ﴿سنتوں بھرا بیان﴾ ﴿دُرودِ پاک﴾ ﴿ذکرُ اللہ عزَّوَجَلَّ﴾ ﴿اجتماعی دُعا﴾ ﴿صلوٰۃ و سلام﴾ ﴿نمازِ باجماعت﴾ ﴿ترتیبی حلقے﴾ ﴿نمازِ نہجُود﴾ ﴿مناجات﴾ ﴿باجماعت نمازِ فجر﴾ ﴿مدنی حلقہ﴾ (جس میں قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت ہوتی ہے اور ترجمہ، کنز الایمان اور تفسیر خزائن العرفان پڑھ کر سنائی جاتی ہے اس کے بعد فیضانِ سنت سے دَرس ہوتا ہے، اور شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ کے دُعائیہ اشعار پڑھے جاتے ہیں) ﴿اشراق و چاشت کے نوافل ادا کرنے اور صلوٰۃ و سلام کے بعد سنتوں بھرے اجتماع کے اختتام پر بہت سے عاشقانِ رسول 3 دن، 12 دن، 30 دن بلکہ کئی خوش نصیب تو بارہ بارہ ماہ کے لئے ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی قافلوں میں راہ

خدا عَزَّوَجَلَّ کے سفر پر روانہ ہو جاتے ہیں۔

سنتوں کی لُوٹنا جا کے متاع

ہو جہاں بھی سنتوں کا اجتماع (وسائلِ بخشش، ص ۶۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی

کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ ابھی تک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ

ماحول سے دور ہیں تو مَدَنی مشورہ ہے کہ آج ہی اس مَدَنی ماحول سے ہمیشہ کے لئے

وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکیوں پر استقامت پانے میں بہت مدد ملے

گی کیونکہ عبادات پر استقامت اختیار کرنا اس وقت تک دُشوار محسوس ہوتا ہے جب

تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں استقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو چنانچہ اگر ہم

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے تو ہمیں کثیر اسلامی بھائی اجتماعی طور پر عبادات پر

استقامت پذیر دکھائی دیں گے جس کی بَرکت سے حیرت انگیز طور پر ہم بھی کسی قسم کی

مَشَقَّت کے احساس کے بغیر عبادات کرنے اور گناہوں سے بچنے پر استقامت حاصل

کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی

ماحول کی بَرکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا

ہو گیا، اس کی ایک جھلک اس مَدَنی بہار میں ملاحظہ کیجئے:

میں ایک بدمعاش تھا

جھڈو (ضلع میرپور خاص باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبُّ لُبُّ ہے: میں ایک بدمعاش تھا، لوگوں پر ظلم کرنا میری عادت میں شامل تھا۔ اپنے مضبوط اور طاقتور جسم پر ایسا مغرور تھا کہ کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ گلے کے بٹن کھول کر اکڑ کر چلنا، بدنگاہی کرنا، کسی کو مُکا تو کسی کو لات مارنا، کسی کو گالیاں دینا تو کسی کا مذاق اڑانا میرا معمول تھا۔ بد قسمتی سے مجھے دوست بھی اپنے جیسے ہی میسر تھے جو ان غلط کاموں پر مجھے سمجھانے کے بجائے میری حوصلہ افزائی کرتے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا بھی شائق تھا۔ مجھے اپنی غلطیوں کا احساس تک نہ تھا۔ زندگی کے ”انمول ہیرے“ غفلت کی نذر ہو رہے تھے۔ میری سعادتوں کی معراج کا سفر اس طرح شروع ہوا کہ ایک روز میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، جنہوں نے محبت بھرے انداز میں مجھے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ ان کے ”میٹھے بول“ میرے کانوں میں دیر تک رس گھولتے رہے چنانچہ میں نے ہامی بھر لی، مگر دل میں پیدا ہونے والے مختلف دُشوسوں کی وجہ سے نہ جاسکا۔ وہ اسلامی بھائی مجھے مسلسل مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت پیش کرتے رہے، یہاں تک کہ ایک دن میں نے شرکت کی سعادت حاصل کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے معرّمعّر ماحول کی بَرَکت سے مجھے گناہوں بھری زندگی سے نجات مل گئی۔ میں نے توبہ کر لی اور نیکیوں کا عامل بن گیا، سنّت کے مطابق چہرے پر داڑھی سجائی اور مَدَنی لباس زیب تن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر ذیلی مشاورت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرنے میں کوشاں ہوں۔

ترا شُکْرُ مولا دیا مَدَنی ماحول نہ چھوٹے کبھی بھی خدامدَنی ماحول سلامت رہے یا خدامدَنی ماحول بچے بد نظر سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کے فضائل پڑھئے

مزید نیکیوں کی تفصیل اور ان کے فضائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی

کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، مثلاً شیخ

طریقۃ امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار

قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تمام تصانیف بالخصوص ﴿فیضانِ سنت﴾ (جلد اول) ﴿

تلاوت کی فضیلت﴾ نماز کے احکام ﴿رفیقِ الحرمین﴾ ﴿رفیقِ المعتمرین﴾ نیکی

کی دعوت ﴿فیضانِ سنت کا ایک باب﴾ ﴿اسلامی بہنوں کی نماز﴾ مدنی شیخ سورہ ﴿

سمندری گنبد ❀ مدینے کی مچھلی ❀ عفو و درگزر کے فضائل ❀ اہلق گھوڑے
سوار ❀ 163 مدنی پھول ❀ 101 مدنی پھول ❀ مسجدیں خوشبودار رکھیے ❀ صبح
بہاراں ❀ خاموش شہزادہ ❀ آقا کا مہینہ ❀ بیٹھے بول ❀ انمول ہیرے
(وغیرہ) کا مطالعہ کیجئے اور مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کی پیش کردہ
تالیفات میں سے ❀ فیضانِ زکوٰۃ ❀ جنت کی دوچابیاں ❀ توبہ کی روایات
و حکایات ❀ ضیائے صدقات ❀ قبر میں آنے والا دوست ❀ خوفِ خدا ❀ چالیس
فرامینِ مصطفیٰ ❀ جنت میں لے جانے والے اعمال ❀ حسنِ اخلاق ❀ سایہ عرش
کس کس کو ملے گا؟ ❀ شکر کے فضائل ❀ راہِ علم ❀ فضائلِ دُعا ❀ راہِ خدا میں خرچ
کرنے کے فضائل ❀ بہشت کی کنجیاں ❀ اخلاقِ صالحین ❀ جنت کی تیاری کا مطالعہ
بے حد مفید ہے۔ ان کُتب و رسائل کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ
www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اس کے
علاوہ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ آئی ٹی (I.T) کی طرف سے ”المدینۃ لائبریری“ کے نام
سے ایک سافٹ ویئر بھی شائع کیا جا چکا ہے جس کی مدد سے ان کُتب و رسائل کا مطالعہ
کرنا اور اپنا مطلوبہ مواد تلاش کرنا بے حد آسان ہو گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ
دینی کتب کا مطالعہ نیک بننے میں مدد دیتا ہے
بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دینی کتب و رسائل کے مطالعے سے جہاں

ہمیں ڈھیروں ڈھیروں معلومات حاصل ہوں گی وہیں عمل کا جذبہ بھی نصیب ہوگا مثلاً جب ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ نماز سے رحمت نازل ہوتی اور گناہ معاف ہوتے ہیں، نماز دُعاؤں کی قبولیت اور روزی میں بَرَکت کا سبب ہے، نماز جنت کی کنجی اور بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نمازی کو تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی اور نمازی کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اسے بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا تَوَانِ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دل میں فرض نماز کے ساتھ ساتھ نوافل پڑھنے کی بھی حرص پیدا ہوگی۔ اسی طرح جب ہمیں یہ پتا چلے گا کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شُمار کیا جاتا ہے، عرش اُٹھانے والے فرشتے روزہ داروں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور ایک حدیثِ پاک کے مطابق ”رَمَضَانَ کے روزہ دار کیلئے دریا کی مچھلیاں افطار تک دُعاے مُغْفَرَت کرتی رہتی ہیں“ تو دل میں روزہ رکھنے کی رغبت پیدا ہوگی۔ اسی طرح جب حج کی یہ فضیلت پڑھنے کو ملے گی کہ جس نے حج کیا اور رَفَث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تو ہمارا دل سہرِ حج کے لئے مچل جائے گا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماخذ و مراجع

ہم کتاب	مطبوعہ	ہم کتاب	مطبوعہ
کثرۃ الایمان ترجمہ تفرقان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	تفسیر قرطبی	دار الفکر بیروت
التفسیر الکبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	تفسیر نعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر روح البیان	کوئٹہ	تفسیر خزائن عرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت	تفسیر المومنین	دار الفکر بیروت
صحیح مسلم	دار ابن جریر بیروت	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت
سنن الترمذی	دار الفکر بیروت	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت
سنن النسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت	مجمع الجوامع للسیوطی	دار الکتب العلمیہ بیروت
سنن ابی داؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	مصنف ابن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت
سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ بیروت
الموطأ	دار المعرفہ بیروت	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت
سنن الدارمی	دار الکتب العربی بیروت	الترغیب والترہیب	دار الکتب العلمیہ بیروت
فردوس الاخبار	دار الفکر بیروت	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت
الموسوۃ لابن ابی الدنیا	مکتبۃ المدینہ بیروت	مشکوۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت
المستدرک	دار المعرفہ بیروت	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت
اسنن الکبریٰ	دار الکتب العلمیہ بیروت	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ بیروت
المستدرک	دار الفکر بیروت	القاصد احمدیہ	دار الکتب العربی بیروت
میزن عدین حمید	المکتبۃ الشاملہ	کشف الخفاء	دار الکتب العلمیہ بیروت
المجمع الکبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	جامع العلوم والحکم	المطبعۃ مکتبہ المکرمہ
الادب المفرد	مکات	شرح النووی علی المسلم	دار الکتب العلمیہ بیروت
نزهۃ القاری	برکاتی پبلشرز کراچی	الحدیث المباحث	کوئٹہ
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت	مرقاۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
نوادیر الاصول	مکتبہ امام بخاری	الدر الخیر	دار المعرفہ بیروت
رد المحتار	دار المعرفہ بیروت	التنزیل والحدیث	دار الفکر بیروت
غنیۃ المستملی	لاہور	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
فتاویٰ رضویہ (نخر ج ۱)	رضا فاؤنڈیشن لاہور	نماز کے احکام	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
الفتاویٰ رضویہ فقہ محمد علی	مرکز ابھارت برکات رضا بھند	کشف التباس فی کتاب اللباس	دار احیاء العلوم
سیرت مصطفیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	لوحۃ الانوار القدیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تاریخ مدینہ و شفق	دار الفکر بیروت	جلاء الافیام	دار الکتب العلمیہ بیروت
حیات محدث اعظم	رضا فاؤنڈیشن لاہور	افضل الصلوات علی سید السادات	دار الکتب العربی بیروت
مظاہر المنہج	نور مدنیہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور	کتاب الجمع فی تصوف (مترجم)	اسلام آباد
القول البدیع	مکتبۃ الریان بیروت	لغات ابن عربین و آثارہ لخلق الفکرانی	دار الکتب العلمیہ بیروت
ذم اصولی	پشاور	احیاء علوم الدین	دار صادر بیروت
اتحاد السادۃ المتحفظین	دار الکتب العلمیہ بیروت	مکافئہ القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت
کیا سائے سعادت	تہران، ایران	شرح الصدور	مرکز نقل سنت (احمد)
الزوائد جرح اقراف الکبار	دار المعرفہ بیروت	تہذیب لہ خیرین	دار المعرفہ بیروت
تہذیب الفقہائین	پشاور	المہتممات علی الاستعداد لایم العاد	
فیضان سنت (جلد اول)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	خاموشی شہزادہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
غیبت کی جادوگریاں	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	سمندر کی لہر	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
مدنی احکامات	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	الطہارۃ الکبریٰ	دار الفکر بیروت
نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	تذکرۃ الاولیاء	انتشارات نجف شہر ان
زکریا دلاس کے اسباب	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	مکام و اخلاق	دار الکتب العلمیہ بیروت
مدینہ کی کھلی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	صدائق بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
سلمان بخشش	ضیاء المدینہ پبلی کیشنز کراچی	وساطت بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ

فہرِس

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
20	بِسْمِ اللّٰهِ دُرست پڑھئے	1	دُرود شریف کام آگیا
20	زہرِ قاتل بے اثر ہو گیا	1	صرف ایک نیکی چاہئے
21	گھریلو جھگڑوں کا علاج	2	ہر نیکی اہم ہے
22	(3) ذِکْرُ اللّٰہ کرنا	3	بروز قیامت نیکی خوشخبریاں سنائے گی
22	افضل درجے میں ہوگا	4	شیر دھاڑتے وقت کیا کہتا ہے؟
22	تمہاری زبان ذِکْرُ اللّٰہ سے تر رہا کرے	4	نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ جانو
23	ذِکْر کی اقسام	4	عذاب سے چھکارے کے اسباب
24	مجھ پر رحمت کی نظر رکھنا	8	وہ مالک و مختار ہے
24	میری گواہی دیں	9	نیکیوں کی دو قسمیں
25	مَدَنی انعامات اور ذِکْرُ اللّٰہ	9	کیا نیکی کمانا مشکل کام ہے؟
26	اَذکار و اُرد اور ان کے ثواب	10	ہر نیکی مشکل نہیں ہوتی
26	100 حج کا ثواب	10	جتنی مشقت زیادہ اتنا ثواب زیادہ
26	برائیاں مٹا کر نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں	11	آسان نیکیاں
27	100 کے بدلے ہزار	11	عمل شروع کر دیجئے
27	جنت میں کھجور کا درخت	12	83 آسان نیکیاں
27	گناہوں کی معافی	14	(1) اچھی اچھی نیتیں کرنا
28	افضل عمل	14	اچھی اچھی نیتیں کرنے کا طریقہ
28	زبان پر ہلکے میزان پر بھاری	15	ایک دم سے کام شروع نہ کر دیجئے
28	ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا	15	مَدَنی انعامات اور اچھی اچھی نیتیں
28	جنتی پودا	16	امی جان صحت یاب ہو گئیں
29	بیس لاکھ نیکیوں کا ثواب		(2) ہر جائز کام ”بِسْمِ اللّٰہ“ سے
29	نیکیاں ہی نیکیاں	18	شروع کرنا
30	ایک ہزار نیکیاں	19	بِسْمِ اللّٰہ پڑھے جائیے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
47	چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب	30	گناہ چھڑتے ہیں
48	قُرْبِ مصطفیٰ	31	جنتی خزانہ
48	سب سے افضل دُرودِ پاک		دس نیکیوں کا اضافہ اور دس گناہوں کی
49	مُحَشِّش و مُغْفِرَت	31	معافی
50	مال میں خیر و برکت	32	(4) بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا
50	قُوَّتِ حافظہ مضبوط ہو	33	(5) تلاوت کرنا
50	دین و دنیا کی نعمتیں حاصل کیجئے	33	واہ! کیا بات ہے عاشقِ قرآن کی
51	دُرودِ شفاعت	35	(6) قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا
51	آبِ کوثر سے بھرا پیالہ	35	ایک منٹ میں قرآن پڑھنے کا ثواب
51	گیارہ ہزار دُرود کا ثواب	35	سورہٗ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے
52	ہر قسم کے فتنے سے نجات کیلئے	36	میں تہائی قرآن پڑھوں گا
52	ایک لاکھ دُرودِ پاک کا ثواب	36	تلاوت کا مَدَنی انعام
52	دنیا و آخرت کی سُرُخروئی	37	(7) دُرودِ پاک پڑھنا
53	چودہ ہزار دُرودِ پاک کا ثواب	38	قیامت کی دہشتوں سے نجات پانے کا نسخہ
53	دُرودِ تَنْجِیْنَا		عمر میں ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا
54	(8) مختلف سنتوں پر عمل	38	فرض ہے
56	سنت پر عمل کا جذبہ	39	دُرود شریف کے 30 مَدَنی پھول
57	مَدَنی انعامات اور سنتوں پر عمل	41	وَمَ بَدَمَ صَلَّ عَلٰی
57	سنّتیں سیکھئے	43	دُرودِ پاک کا عاشقِ مَدَنی مَنّا
58	(9) عمامہ شریف باندھنا اور کھولنا	44	دُرود شریف کا صدقہ
59	(10) توبہ کرنا	46	18 دُرود و سلام
59	جنت میں داخلہ	46	شبِ مُجْتَمِعہ کا دُرود
59	توبہ کرنا مشکل کام نہیں ہے	47	تمام گناہ مُعاف
61	گلوکار کی توبہ	47	رحمت کے ستر دروازے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
80	مغفرت کر دی جائے گی	62	توبہ کا مَدَنی انعام
80	(25) نماز کے انتظار میں بیٹھنا	63	(11) اذان دینا
81	گناہوں کو مٹانے والا عمل	63	موتی کے گنبد
81	(26) روزہ افطار کروانا	64	مَدَنی انعامات اور اذان
82	(27) سلام میں پہل کرنا	65	(12) اذان کا جواب دینا
82	صرف سلام کرنے کیلئے بازار جایا کرتے	65	3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے
83	سلام کرنے کا مَدَنی انعام	66	اذان کا جواب دینے والا جتنی ہو گیا
84	(28) سلام کے الفاظ بڑھانا	67	اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ
85	(29) خندہ پیشانی سے سلام کرنا	69	جواب اذان کا مَدَنی انعام
85	(30) مصافحہ کرنا	70	(13) اذان کے بعد کی دعا پڑھنا
85	گناہ جھڑتے ہیں	70	(14) وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا
86	جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟	71	(15) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا
86	امیر اہلسنت کی خاموش انفرادی کوشش	71	(16) با وضو رہنا
87	(31) خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا	72	ہر وقت با وضو رہنے کے سات فضائل
88	(32) دعا کرنا	72	با وضو رہنے کا مَدَنی انعام
88	دعا مومن کا ہتھیار ہے	73	(17) با وضو سونا
89	دعا کے تین فائدے	74	(18) مسجدیں آباد کرنا
89	مَدَنی انعامات اور آداب دعا	75	(19) مسجد سے محبت کرنا
90	(33) قبرستان والوں کے لئے دعا کرنا	75	کیا مسجد سے بہتر بھی کوئی جگہ ہے؟
90	(34) آیت یاسنت سکھانا	76	(20) عمامے کے ساتھ نماز پڑھنا
91	(35) نیکی کی دعوت دینا	77	(21) نماز سے پہلے مسواک کرنا
92	تمام عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا	77	(22) پہلی صف میں نماز پڑھنا
94	ایک سال کی عبادت کا ثواب	78	پہلی صف کا مَدَنی انعام
95	سمجھنا کب واجب ہے؟	79	(23) صف میں داہنی طرف کھڑے ہونا
96	فائدہ ہی فائدہ	79	(24) صف میں خالی جگہ پُر کرنا
97	عصیاں کا مریض عالم بن گیا		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
120	(48) مسلمان سے محبت رکھنا	98	(36) جمعے کے دن ناخن کاٹنا
121	اللہ بھی تجھ سے محبت فرماتا ہے	99	ناخن کاٹنے کا طریقہ
121	مجھے آپ سے محبت ہے	99	(37) صالحین کا ذکرِ خیر کرنا
122	(49) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا	100	ہمیں بزرگوں کی باتیں سنائیے
123	جنت میں داخلہ	100	(38) شعائرِ اسلام کی تعظیم کرنا
123	ایک نیکی نے جادونا کام کر دیا	101	قرآن پاک کو چومنا کرتے
125	(50) جانوروں پر رحم کھانا	101	ہاتھ چہرے پر پھیر لیا
126	جانوروں پر رحم کی اپیل	101	(39) ایثار کرنا
127	مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسلَّط ہو سکتا ہے	102	انوکھا دسترخوان
128	کتے کو پانی پلانے والے کی بخشش ہوگی	103	ایثار کا ثواب مُفت لوٹنے کے لئے
129	مکھی پر رحم کرنا باعثِ مغفرت ہو گیا	104	(40) خاموش رہنا
129	مکھی کو مارنا کیسا؟	105	میزانِ عمل پر بہت بھاری ہے
130	(51) مریض کی عیادت کرنا	105	بولنے کی چار اقسام
130	فرشتے عیادت کریں گے	107	مدنی ماحول بنانے میں خاموشی کا کردار
131	عیادت کے مدنی پھول	108	(41) مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا
131	مریض کے لئے ایک دُعا	109	کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے والے چند کام
132	عیادت کا مدنی انعام	109	(42) نرم گفتگو کرنا
132	(52) مسلمان کی حاجت روائی کرنا	110	میٹھے بول کی برکت
133	پریشانی دور فرمانے گا	112	نرمی کا مدنی انعام
134	میں نے تمہاری حاجت پوری کی تھی	113	(43) مسلمان بھائی کو تکیہ پیش کرنا
134	(53) جائز سفارش کرنا	113	(44) مسلمان بھائی کے لئے مسکرائنا
135	(54) جھگڑے سے بچنا	115	مغفرت کر دی جاتی ہے
136	(55) اعتکاف کرنا	116	(45) نیچی ہوئی چیز واپس لینا
138	(56) تعزیت کرنا	117	(46) قبلہ رخ بیٹھنا
139	مدنی انعامات اور غم خواری	117	تین فرامینِ مصطفیٰ ﷺ
140	(57) تنگ دست قرض دار کو مہلت دینا	119	(47) مجلسِ برخاست ہونے کی دعا پڑھنا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
158	یہ آبِ زم زم ہے	142	صدقہ کا ثواب ملے گا
159	(69) مصیبت چھپانا	143	میں نے تجھے معاف کیا
159	(70) صبر کرنا	143	(58) رشتے دار پر صدقہ کرنا
160	صبر کسے کہتے ہیں؟	144	تمہارے لئے دُگنا ثواب ہے
161	صبر کر کے اجر کمانے کے بعض مواقع	145	(59) تنگ دست کا بقدر رطافت صدقہ کرنا
163	(71) غفو و درگزر کرنا	145	انگور کا دانہ صدقہ کیا
164	قاتلانہ حملہ کرنے والے کو معاف فرمادیا	146	(60) چھپا کر صدقہ دینا
165	(72) صلح کروانا	147	بعدِ وصال سخاوت کا پتا چلا
166	صلح کروانے کا ثواب	147	(61) اہل خانہ پر خرچ کرنا
166	سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کروائی	148	چار روزہ کو دے دی
167	(73) شکر کرنا	149	زوجہ کو پانی پلایا
169	(74) اپنی آخرت کے بارے میں غور و فکر کرنا	149	(62) سوال نہ کرنا
170	(75) ماں باپ کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا	150	مجھے پیاس لگی ہے
171	(76) والدین کی قبروں پر حاضری دینا	150	(63) قرض دینا
171	(77) نمازِ جنازہ پڑھنا	151	(64) ادا کرنے کی نیت سے قرض لینا
172	(78) عاجزی کرنا	151	قرض کو ٹانے کی دلچسپ حکایت
173	لکڑیوں کا گٹھا خود اٹھا کر لائے	153	(65) یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا
174	(79) نیک مسلمان سے حسنِ ظن رکھنا	154	(66) تلبیہ پڑھنا
175	(80) عیب پوشی کرنا	154	(67) بیتُ اللہ میں داخل ہونا
176	(81) ایصالِ ثواب کرنا	155	حطیم کعبہ شریف میں داخل ہے
177	(82) دوسروں کیلئے دعائے مغفرت کرنا	156	(68) آبِ زم زم پینا
178	(83) نیک اجتماعات میں شرکت کرنا		قیامت کی پیاس سے تحفظ کے لئے پی
181	مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے	156	رہا ہوں
182	میں ایک بدمعاش تھا	157	نفع بخش علم، وسیع رزق اور تندرستی مانگتے
183	نیکیوں کے فضائل پڑھئے	157	صحت مند ہو گئے
184	مطالعہ نیک بننے میں مدد دیتا ہے	158	پیٹ بھر کر پینا چاہئے

مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ اصلاحی کتب کی طرف سے پیش کردہ 34 کتب و رسائل

- 01..... غوث پاک رَحِمَی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات (صفحات: 106) 02..... تکبر (صفحات: 97)
- 03..... فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (صفحات: 87) 04..... بدگمانی (صفحات: 57)
- 05..... تنگ دستی کے اسباب (صفحات: 33) 06..... نور کا کھلونا (صفحات: 32)
- 07..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش (صفحات: 49) 08..... فکرِ مدینہ (صفحات: 164)
- 09..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (صفحات: 32) 10..... ریاکاری (صفحات: 170)
- 11..... قومِ جنات اور امیرِ اہلسنت (صفحات: 262) 12..... عشر کے احکام (صفحات: 48)
- 13..... توبہ کی روایات و حکایات (صفحات: 124) 14..... فیضانِ زکوٰۃ (صفحات: 150)
- 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (صفحات: 66) 16..... تربیتِ اولاد (صفحات: 187)
- 17..... کامیاب طالب علم کون؟ (صفحات: 63) 18..... ٹی وی اور موسیقی (صفحات: 32)
- 19..... طلاق کے آسان مسائل (صفحات: 30) 20..... مفتیؒ دعوتِ اسلامی (صفحات: 96)
- 21..... فیضانِ چہل احادیث (صفحات: 120) 22..... شرح شجرہٴ قادریہ (صفحات: 215)
- 23..... نماز میں اقمہ دینے کے مسائل (صفحات: 39) 24..... خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (صفحات: 160)
- 25..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (صفحات: 100) 26..... انفرادی کوشش (صفحات: 200)
- 27..... آیاتِ قرآنی کے انوار (صفحات: 62) 28..... قبر میں آنے والا دوست (صفحات: 115)
- 29..... فیضانِ احیاء العلوم (صفحات: 325) 30..... ضیائے صدقات (صفحات: 408)
- 31..... جنت کی دوچابیاں (صفحات: 152) 32..... کامیاب استاذ کون؟ (صفحات: 43)
- 33..... آدابِ مرشدِ کامل (کمل 5 حصے) (صفحات: 275)
- 34..... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی 425 حکایات (صفحات: 590)
- 35..... تذکرہ صدر الافاضل (صفحات: 25) 36..... مزاراتِ اولیاء کی حکایات (صفحات: 48)



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِٖ وَآلِهِٖ وَسَلَّمَ

سُنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مجھے مجھے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعراتِ مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے انجھی انجھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی فی السجہ ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی فی قلوبوں میں پختہ ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ قلمی مدینہ کے ذریعے مدنی فی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی فی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو متفق کروانے کا معمول بنالیتے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد سے پختہ سنت بنے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گونے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بی بی بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی فی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی فی قلوبوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: عظیم مسجد کراچی۔ فون: 021-32203311
- لاہور: دارالارحام مارکیٹ گلج کلاں روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرور آباد (پہل پور): اٹن چور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیدان پور۔ فون: 058274-37212
- میدان پور: فیضان مدینہ انڈیا۔ فون: 022-2620122
- مٹان: نزدیکی ہائی سہ ماہی روڈ پر گیت۔ فون: 061-4511192
- نارنگ: کانالہ ایٹل ٹوبہ سہ ماہی روڈ پر ایٹل ٹوبہ۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: محلہ راجہ زکی علی چوک۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 اور پریٹ۔ فون: 030-5571686
- نارنگ: چور بازار چوک تیرکانہ۔ فون: 0244-4362145
- نارنگ: چوک شہیدان پور۔ فون: 071-5619195
- گورکھ پور: فیضان مدینہ گورکھ پور۔ فون: 055-4225653
- گورکھ پور: گورکھ پور۔ فون: 048-6007129

فیضان مدینہ محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net